سنتوں بھرے

حصہ دوم

اصلاحی بیانات

جدید تخریج شدہ

معراج شریف ایڈیشن

ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمن قادری

مبلغین ومقررین کیلئے مختلف موضوعات کے 21 بیانات کا مجموعہ

سُنتوں بھرے

اِصلاحی بیانات

ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری

ترتیب

محمد زاہد عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

نام کتاب	سنتوں بھرے اصلاحی بیانات (حصہ دوئم)
مصنف	ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری
مرتب	محمد زاہد عطاری 0321-9226463
کمپوزنگ	محمد یاسر عطاری 0344-4195144
پروف ریڈنگ	حافظ محمد عرفان قادری عطاری
ناشر	یونیک پرنٹرز 210/E مکہ مارکیٹ شاہ عالم لاہور 0321-9226463
بائنڈنگ	خرم بک بائنڈر سردار چپل چوک بلال گنج لاہور
صفحات	۳۵۲
سن اشاعت	جمادی الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق اپریل 2010ء
ہدیہ	210 روپے

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور 042-7225605

رضا ورائٹی ہاؤس دربار مارکیٹ نزد ستا ہوٹل لاہور 042-37247673

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور 042-37247301

لاثانی سی ڈی سنٹر نزد مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ لاہور 0321-9479226

انتساب

اس کتاب کی نسبت میں اپنے والد محترم جناب عبدالرحمٰن مرحوم ومغفور کی طرف کررہا ہوں۔ جن کی عبادات وریاضات ودعاؤں کی برکت سے مجھ جیسے نکمے کو یہ سعادت عطا ہوئی ہے۔ کہ جس کے بارے میں کبھی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔

سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ تین افراد کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ۱۔ والدین کی دعا اولاد کے حق میں۔ ۲۔ مسافر کی دعا مقیم کے حق میں۔ ۳۔ مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں

والد صاحب ریلوے میں ملازم تھے انہوں نے قلیل آمدن میں اولاد کی تعلیم وتربیت کس طرح کی۔ اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس پر وہ وقت گزرا ہو۔ آج دل میں تمنا ہے کہ کاش وہ زندہ ہوتے تو ہم بھی ان کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ میں مبارک باد پیش کرتا ہوں ان افراد کو جن کے والدین حیات ہیں اور وہ ان کی خدمت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ﷻ ان کو دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں گی جو والدین کی خدمت سے محروم ہیں۔ وہ توبہ کریں۔ اور اپنے والدین کو راضی کریں کیونکہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ والدین تمہارے لئے جنت ہیں اور والدین ہی تمہارے لئے دوزخ ہیں۔ ان کی خدمت کریں ان سے دعا لیں تو جنت اور اگر ان کی نافرمانی کی۔ ان کو تنگ کیا تو ان کی بددعا کہیں دوزخ کا سبب نہ بن جائے۔

بہر حال میری دعا ہے کہ اس کتاب کا اجر وثواب سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی ساری امت اور بالخصوص میرے والدین کو عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

دعاؤں کا طالب

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن قادری رضوی

138-A رحمانی روڈ مغل پورہ لاہور

0300/0321-9461943

فہرست مضامین

مناجات

امیر اہلسنت سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا
ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

کب گناہوں سے کنارا میں کرونگا یارب ﷻ
نیک کب اے میرے اللہ بنوں گا یارب ﷻ

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب ﷻ

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر
سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یارب ﷻ

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب ﷻ

قبر میں گر نہ محمد ﷺ کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یارب ﷻ

گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا
قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب ﷻ

قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک
یہ کرم کردے تو میں شاد رہوں گا یارب ﷻ

اذن سے تیرے سر حشر کہیں کاش! حضور ﷺ
ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یارب ﷻ

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

مصنف کے مختصر حالات زندگی

نام: حفیظ الرحمٰن

نسب: حفیظ الرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن احمد دین

نسبت: ابوالمدنی

لقب: آپ کا لقب حافظ صاحب جو کہ زبان خاص وعام ہے۔

تاریخ پیدائش: 1955ء

جائے پیدائش: آپ کی جائے پیدائش داتا صاحب کانگر لاہور ہے۔

خاندان: آپ کا تعلق مغلیہ خاندان سے ہے۔

ابتدائی تعلیم

قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے میٹرک علامہ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور سے کیا پھر گورنمنٹ کالج باغبانپورہ سے ایف ایس سی کا امتحان دیا۔ جس میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ بی ایس سی کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی لیکن اللہ کے فضل اور رسول اکرم ﷺ کی نظر عنایت سے بی ایس سی کے بعد قرآن پاک بھی حفظ کیا۔

صحبت اولیاء

ابتداء ہی سے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت تھی۔ دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بڑھنے کا اشتیاق دل ہی دل میں پیدا ہوا۔ اسی دوران مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ قبلہ ابوالبرکات سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت نصیب ہوئی جنہوں نے آپ کے دل پر نظر ڈالی تو زندگی کا رخ یکسر بدل دیا۔ آپ ہی کی توجہ سے حفظ قرآن مکمل کیا۔ اکثر اوقات آپ کے پاس محض علمی پیاس بجھانے اور اللہ کا قرب پانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔

جن علماء کرام کی صحبت سے فیض یاب ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حضور سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

(۲) غزالی زماں حضرت علامہ مولٰینا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم انوارالعلوم ملتان

(۳) حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعیمیہ لاہور

(۴) حضرت علامہ مولانا احمد حسن نوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامعہ مسجد حنفیہ فاروقیہ مغل پورہ لاہور

(۵) حضرت علامہ مولٰینا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ مجاہد آباد لاہور

(۶) حضرت علامہ مولٰینا واحد بخش غوثوی صاحب مسکین پورہ لاہور

سلسلہ بیعت

جید علماء کرام کی معیت نے آپ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا پروانہ بنا دیا آپ کے دل میں والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔ اکثر آپ کی تصانیف اور فرمودات کا مطالعہ فرماتے رہتے اس طرح آپ جان گئے کہ یہی وہ خاندان ہے جو میری تقدیر بدل سکتا ہے۔ دلی خواہش ہوئی کہ ان کے خاندان کے کسی بھی چشم و چراغ سے بیعت کی سعادت حاصل ہو جائے۔ اللہ عزوجل نے کرم فرمایا ان دنوں مسند اعلیٰ حضرت کے جانشین ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولٰینا مفتی اختر رضا خان الازہری دامت برکاتہم العالیہ جو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ لاہور تشریف لائے نورانی چہرہ دیکھتے ہی ان کے گرویدہ ہو گئے۔ پھر آپ ہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

تحریری میدان

قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات لوگوں کے دلوں پر اثر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کے بیانات سے متاثر ہو کر چند اسلامی بھائیوں بموسوم ''سنتوں بھرے اصلاحی بیانات'' شائع کر دیئے۔ جس کو بے حد مقبولیت و پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے الحمدللہ دوسرا حصہ بھی منظر عام پر آ گیا تھا ایک ہزار کی

تعداد میں شائع ہوا۔لوگوں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔لوگوں کے پرزور اصرار پر اس کو دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔مزید براں کہ اس کو تصحیح و تخریج بھی کیا گیا ہے۔جس سے اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔امید ہے کہ آپ اس کو بھی پسند فرمائیں گے۔آپ کی رائے کے ہم منتظر رہیں گے۔الحمدللہ حافظ صاحب کی تحریر کردہ مزید کتابیں جو کہ بے حد مقبول ہیں ان میں ا۔ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ ۲۔شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت؟ ۳۔اصلاح معاشرہ،۴۔کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟اس کے علاوہ نمازی بننے کا نسخہ جبکہ مومن کون قرآن وحدیث کی روشنی میں؟ بھی زیر طبع ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ جلد منظر عام پر آجائے گی۔آپ کی پذیرائی ہماری حوصلہ افزائی کا سبب ہوگی۔اس طرح انشاءاللہ تحریری میدان میں مزید کام ہوتا رہے گا۔

دعوت اسلامی اور حافظ صاحب

آپ پر اللہ عزوجل کا احسان عظیم ہے کہ آپ 1985ء میں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور آج تک اسی ماحول سے منسلک ہیں۔پاکستان کے مختلف شہروں میں سالانہ اجتماعات اور بیرونی ممالک میں مدنی ماحول کی بہاریں لٹا رہے ہیں۔ان بیانات میں علامہ احمد حسن نوری علیہ الرحمۃ کا رنگ موجود ہے جو کہ عام فہم اور سادہ سی مثالوں سے بڑے بڑے مسائل سمجھا دیتے تھے۔

خطابت

آپ جہاں پورے ملک اور بیرونی ممالک اپنی خطابت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں ۔وہاں آپ ایک ذمہ دار خطیب بھی ہیں۔اور خطبہ جمعہ باقاعدگی سے پڑھاتے ہیں۔آپ اس وقت دو مساجد میں خطبہ جمعۃ المبارک فرما رہے ہیں۔جامع مسجد انوار محمدیہ مجاہد کالونی مغلپورہ میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد باغبانپورہ کی مشہور اور مرکزی مسجد باغیچی سیٹھاں والی میں خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔اور نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔

زیارت حرمین شریفین

شب و روز جس لجپال کی باتیں زبان پر ہوں قول و فعل میں ہوں خلوت یا جلوت میں

ہوں وہ لجپال اپنے سچے غلام اور ثنا خوان کو مایوس نہیں فرماتے۔آپ کو سرکار ﷺ نے تین بار حج کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا ایک بار والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے ساتھ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔دوسری بار امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس عطار قادری کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی۔اس کے علاوہ گیارہ بار عمرہ کی سعادت حاصل کی ہے۔

دروس قرآن

اس وقت مختلف علاقوں میں قبلہ حافظ صاحب کا ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

دنیاوی شغل:

اس وقت پاکستان ریلوے کے اپرنٹس ٹریننگ سنٹر میں بطور انچارج اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

کلمات اختتام

اللہ تعالیٰ پیکر استقامت علم وحکمت کے روشن چراغ مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان بے نظیر خطیب،حضرت علامہ مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان کو جاری و ساری فرمائے۔اور آپ کے علم وفضل میں برکت فرمائے باری تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے اہل علم وعوام کے لئے علمی تشنگی کی سیرابی کا ذریعہ بنائے۔

واللہ اعلم بالصواب

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم الاسلام والمسلمین
محمد ندیم قمر حنفی و رضوی فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور
پرنسپل جامعہ قمریہ طاہر العلوم شاہ جہاں روڈ عقب تھانہ مغلپورہ لاہور۔
فون نمبر 0300-6996016/0300-4046761

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

حمد اس رب ذوالجلال کو جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو پیدا فرمایا۔ درود ہو محمد مصطفیٰ ﷺ پر جس نے اللہ عزوجل کو ظاہر فرمایا۔ امابعد

عالم ارواح میں اللہ عزوجل نے تمام ارواح کو جمع فرمایا۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ تمام ارواح نے اقرار کیا۔ قَالُوْا بَلٰی بولے ہاں بے شک تو ہمارا رب ہے۔ یہی ارواح جب لباس بشری میں اس کائنات میں آئیں تو اپنا وعدہ بھول گئیں۔ جو عالم ارواح میں رب ذوالجلال سے کیا تھا۔ اس لئے اس کو انسان کہا گیا۔ جو کہ نسیان سے نکلا ہے۔ یعنی بھول جانے والا۔

اس وعدے کو یاد دلانے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی مقدس ہستیوں کو چنا۔ اس کے ساتھ ساتھ آسمانی کتابیں اور صحیفے بھی نازل فرمائے۔ سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ورسالت اور وحی کا سلسلہ ختم ہوا۔ اب تبلیغ دین کا کام علماء کرام کے سپرد کیا گیا۔ جس کے بارے میں سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا۔

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَالْاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ علماء نبی نہیں بلکہ ان نبیوں کی طرح ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ رسول صاحب شریعت ہوتا ہے۔ اور نبی صاحب شریعت نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ پچھلے رسول کی شریعت کے احکامات کو آگے پہنچاتا ہے۔ جبکہ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی امت کے علماء کرام کا کام بھی یہی ہے کہ وہ شریعت محمدیہ کو لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ کام تحریر وتقریر اور اولیاء کاملین کی روحانیت سے سرانجام پاتا ہے۔

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کے صدقے کرم فرمایا اور علماء کرام کی ابتداء سے

ہی صحبت نصیب ہوئی۔ جس کی بدولت دل میں انقلاب برپا ہوا کہ بگڑے ہوئے کام معاشرے کی اصلاح کیلئے کوئی قدم اٹھایا جائے۔ اس سلسلے میں مختلف تنظیموں سے رابطے کئے۔ مگر دل کو تسلی نہ ہوئی۔ آخر دعوت اسلامی کا مدنی ماحول میسر آگیا۔ دل کا درد دوسروں تک بیان کرنے کی صورت میں پہنچانے کا موقع ملا۔ بیان عام اور سادہ زبان میں ہوتے۔ جس کی وجہ سے عوام الناس بہت متاثر ہوئی۔ چند اسلامی بھائیوں کی خواہش ہوئی کہ ان بیانات کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ لہٰذا بیانات کو ریکارڈ کرنے کے بعد کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ اور اس کتاب کو سنتوں بھرے اصلاحی بیانات کا نام دیا گیا۔

اللہ عزوجل نے اس کتاب کو اتنی مقبولیت عطا فرمائی۔ کہ نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں بھی عام ہوتی چلی گئی۔ مارکیٹ میں عموماً کتابوں کی شارٹیج رہتی ہے۔ اس لئے اس میں تیار شدہ بیانات مل جاتے ہیں۔ جس کو عوام الناس ومبلغین بلکہ علماء کرام نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

مفتی اعظم محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام اسلامی بہنوں کا ایک عظیم الشان مدرسۃ المدینہ برائے طالبات قائم کیا گیا۔ جس میں حفظ وناظرہ کے علاوہ عالمہ فاضلہ (عامہ۔ خاصہ) اور درس نظامی کا کورس کروایا جاتا ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی بہو بھی اس مدرسے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل ہوئی۔ تعلیم کے لئے ساتھ ساتھ بیان کا شوق دل میں پیدا ہوا۔ لیکن بیان کیسے کیا جائے۔ انہیں کا بیان ہے کہ ایک رات میں سو رہی تھی۔ میرے سسر خواب میں تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا کہ پریشان نہ ہو حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب کی تصنیف کردہ کتاب سے بیانات کرنا شروع کردے۔ الحمدللہ عزوجل اس کتاب کی بدولت وہ مبلغہ بن گئیں۔ اور نہ جانے کتنے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس کتاب کی بدولت مبلغ اور مبلغہ بن گئے۔

حزب الاحناف کے مدرس کے تأثرات

ایک مرتبہ حزب الاحناف میں جانے کا اتفاق ہوا ایک مبلغ ایسے پرتپاک انداز سے ملے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب آپ نے ہماری مشکل آسان کر دی ہے۔ پہلے جمعے کی تیاری کے لئے مختلف کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑتا تھا۔ اب آپ کی کتاب پڑھ کر جمعہ کا بیان کر دیتے ہیں۔

اس طرح جلوموڑ کا ایک آدمی ملاقات کرنے کے لئے آیا۔ اس کے ملنے کے انداز میں اتنا کمال تھا کہ بیان سے باہر۔ اس طرح کتاب کے بارے میں مختلف افراد کے اچھے تاثرات سے دل میں شوق پیدا ہوا کہ اس کتاب کو مزید بڑھایا جائے۔ لہٰذا سنتوں بھرے اصلاحی بیانات کا دوسرا حصہ بھی شائع کیا گیا۔ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے علاوہ ''ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟'' اور ''شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت'' تحریر کی گئیں۔ ان کتابوں نے اتنی مقبولیت حاصل کی۔ کہ دو ماہ میں تقریباً دس دس ہزار کتابیں فروخت ہوئیں۔ اس کے ساتھ ''اصلاح معاشرہ'' کے موضوع پر بھی کتاب چھپ چکی ہے۔ سنتوں بھرے اصلاحی بیانات کیونکہ کیسٹوں سے ہی لکھے گئے تھے۔ لہٰذا اس میں الفاظ کی تکرار اور دیگر زائد الفاظ بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ تخریج کا کام بالکل نہ ہونے کے برابر تھا۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کی پرزور اپیل پر اس کتاب کو دوبارہ جدید طریقے سے اور تخریج شدہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ اس کاوش کو بھی پسند فرمائیں گے۔

بے عیب ذات ہے اللہ عزوجل کی یا اس کے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ بندہ گنہگار ہے۔ تحریر میں بھی کم علمی کی وجہ سے غلطیاں نظر آئیں گی۔ اصلاح کی نیت سے مشورہ عنایت فرمائیں تو مشکور ہوں گا۔

ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن
A-138 رحمانی روڈ مغل پورہ لاہور
فون نمبر 0300/0321-9461943

تقریظ جلیل

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
ط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ برائی کو ہاتھ سے روکنا ایمان کا افضل ترین درجہ ہے۔ اور اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبان سے روکے۔ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو برائی کو دل سے برا جانے۔ یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔

برائی کو ہاتھ سے روکنا یہ حاکم وقت کی ذمہ داری ہے۔ اور زبان سے روکنا یہ علماء کرام کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ دل سے برا جاننا یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں کیسے پتہ چلے کہ ہمارے اندر ایمان موجود ہے۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں نیکی اچھی لگنے لگے اور گناہ برا محسوس ہونے لگے۔ تو سمجھ جاؤ کہ ایمان کی دولت موجود ہے۔

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ معاشرے کی اصلاح کے لئے وعظ ونصیحت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں ایمانیات، معاملات، حقوق اللہ اور حقوق العباد غرضیکہ انسان کے لئے ماں کی گود سے لے کر قبر کی دیواروں تک زندگی کے ہر شعبے میں مکمل رہنمائی موجود ہے۔ مگر افسوس آج ہم نے وعظ ونصیحت کو چند موضوعات تک محدود کر لیا ہے۔ لہٰذا اگر بیانات کا سلسلہ دیکھا جائے۔ تو چند ایک موضوعات پر تحریر کردہ کتابیں ملیں گی۔ چنانچہ قبلہ حافظ صاحب کے بیانات کا مجموعہ بنام ''سنتوں بھرے اصلاحی بیانات'' کو پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ عزوجل پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ کہ موصوف نے جن عنوانات کا انتخاب کیا۔ وہ نہایت اہم اور موزوں ہیں۔ جو کہ معاشرے کی اصلاح کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مزید برآں موصوف کا تعلق ایک ایسی تحریک سے ہے۔ جو قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے۔ جس کا مدنی مقصد یہ ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

لہٰذا دعوت اسلامی کے پلیٹ فارم پر حافظ صاحب کے مختلف موضوعات پر ایسے ایسے روح پرور اور رقت انگیز بیانات فرمائے کہ جن سے متاثر ہو کر اکثر لوگوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا۔اور وہ علم و عمل کی چلتی پھرتی تصویر بن گئے۔چہ جائیکہ اس تحریک نے بے شمار مبلغین پیدا کئے۔مگر حافظ صاحب کے بیانات سننے کے بعد یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے۔کہ محترم موصوف پر اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی خصوصی نظر عنایت ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کے بیانات سے متاثر ہو کر بے شمار لوگ نہ صرف باعمل ہو گئے۔بلکہ دوسروں کی اصلاح کا سبب بھی بن گئے۔

ان کے بیانات کی خصوصیات میں سے اہم خصوصیت سے یہ بھی ہے کہ موصوف کے بیانات عام فہم پر مغز اور پھر سمجھانے کے لئے ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں۔کہ ایک کم علم بندہ بھی آسانی سے سمجھ جاتا ہے۔اسی لئے چند اسلامی بھائیوں نے مل کر حافظ صاحب کے بیانات کو ریکارڈ کیا۔اور پھر اس کو کتابی شکل میں بنام سنتوں بھرے اصلاحی بیانات سے چھپوایا یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی۔کہ اکثر مبلغین اور واعظین کے پاس اس کتاب کو دیکھا گیا۔بالائے کرم کہ موصوف نے مزید کوشش کی۔اس کتاب کو مزید اصلاح اور تخریج شدہ کروا کر اشاعت ثانی کی۔جس کی بدولت کتاب جامعیت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

اس کے علاوہ موصوف کی دیگر موضوعات پر تحریر کردہ کتابیں جن کو پڑھ کر بے شمار افراد جو عقائد و اعمال میں تذبذب کا شکار تھے۔ان کو عقائد و اعمال میں پختگی نصیب ہوئی۔انہیں صراط مستقیم کے پر استقامت کی دولت نصیب ہوئی۔ 1 - ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟2- شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت 3- اصلاح معاشرہ 4- سنتوں بھرے اصلاحی بیانات (حصہ دوئم)5- کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟ مزید کتابیں جو زیر طبع ہیں۔نمازی بننے کا نسخہ اور تین بابرکت مہینے

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ محترم حافظ صاحب کی اس سعی کو قبول فرمائے۔اور ان کی عمر دراز کرے۔ان کی تقریر اور تحریر میں مزید تاثیر پیدا فرمائے۔تاکہ یہ معاشرے کی اصلاح کے لئے مزید کوشش کر سکیں۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

ابوالحسان محمد عرفان عطاری قادری
پرنسپل ادارہ کنزالایمان لاہور کینٹ

حمد باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِیْ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِیْ يَانُوْرَ اللّٰه

دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نسخہ

بعض بزرگان دین کا یہ عمل رہا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جو ربیع الاول شریف میں درود پاک کثرت سے پڑھے گا ان شاء اللہ عزوجل اس کو سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا تو اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

اوّل وآخر، ظاہر وباطن

ربیع الاول کے بابرکت مہینے کی مناسبت سے میں نے ستائیسویں پارے میں سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی تیسری آیت مبارکہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ارشاد رب العالمین عزوجل ہوتا ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.

(سورۃ الحدید پ27، آیت 3 رکوع 17)

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے اول، وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

ھوالاوّل اس سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے۔جب کچھ نہیں تھا تو رب تھا۔وہ خالق عزوجل ہے۔وہ مالک عزوجل ہے۔بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اول ہے لیکن

اس کے باوجود وہ آخر بھی ہے۔ کیونکہ جب ساری مخلوق فنا ہو جائے گی تو باقی رہنے والی ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام (الرحمٰن 27، آیت 27-26)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ہر شے فنا ہونے والی ہے باقی رہنے والی ذات صرف رب تعالیٰ کی ہے۔

احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو ہر شے فنا ہو جائے گی۔ سوائے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے پھر رب تعالیٰ دریافت فرمائے گا اے اسرافیل علیہ السلام کون زندہ ہے؟ عرض کریں گے کہ مالک ومولا میں زندہ ہوں اور تو زندہ ہے۔ رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو بھی مرجا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بھی موت آجائیگی۔ پھر رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْم — آج کس کی بادشاہی ہے؟

کوئی جواب نہیں دے گا۔ — رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّار ۔(المومن: ۱۶، پارہ: ۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: ایک اللہ سب پر غالب کی

وہی رب عزوجل ہے جو قہار و جبار ہے اسی کی بادشاہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بیک وقت اول بھی ہے اور آخر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ ساری کائنات کا خالق ہے۔ وہ بنانے والا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اُس کی ذات کو فنا نہیں۔ وہ تھا تو اُس نے تخلیق فرمائی۔ (شعیب الایمان جلد 1، ص 313-312، صحیح مسلم شریف کتاب صفات المنافقین و احکامھم حدیث نمبر 8051 صفحہ 1164)

اب میٹھے اسلامی بھائیو! اول اور آخر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ظاہر بھی ہے۔ ظاہر کس حوالے سے؟ کہ اس کی قدرتوں کو دیکھو تو ہر ہر شے کے اندر رب تعالیٰ کی ذات کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمانوں کو بنایا۔ انسان کیلئے طرح طرح کے پھل پھول لگائے۔ اناج اُگایا۔ زمین جب مردہ ہو جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے۔ اُس مردہ زمین کو دوبارہ زندہ

کر دیتا ہے۔ اور پھر آپ دیکھیں کہ زمین کے اوپر آپ کسی شے کو چھوڑو وہ نیچے گر جاتی ہے۔ لیکن اللہ رب العزت کی شان دیکھو کہ اللہ رب العزت نے بادلوں کو زمین اور آسمان کے درمیان معلق کر دیا ہے۔ ان بادلوں کے اندر برف موجود ہے اولے برستے ہیں۔ پانی برستا ہے، بارش برستی ہے، یہ پانی کو کس نے زمین اور آسمان کے درمیان معلق کر دیا ہے کہ گرنے نہیں دے رہا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

دہریے کو جواب

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک اللہ کا نیک بندہ بس میں سفر کر رہا تھا بس میں آپ کو پتہ ہے مختلف ذہن مختلف خیالات رکھنے والے بندے موجود ہوتے ہیں تو کوئی دہریہ بھی اُسی بس میں سفر کر رہا تھا۔ (دہریہ اس کو بولتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کو نہیں مانتا وہ کہتے ہیں یہ ساری کائنات کا جو نظام چل رہا ہے آٹومیٹک ہے خود بخود ہی چل رہا ہے اس کو چلانے والا کوئی نہیں)۔ تو وہ دہریہ اپنے ساتھی سے یہ کہہ رہا تھا کہ تم کہتے ہو کہ اللہ عزوجل ہے۔ کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل ہے؟ یہ بیچارہ سادہ لوح سا بندہ تھا۔

ایسوں سے بچ کر رہیے

ایک بات یاد رکھو کہ اس قسم کے جو بدبخت ہوتے ہیں ان کا مطلب علم حاصل کرنا نہیں ہوتا انکا مطلب ہوتا ہے کہ سادہ لوح کم عقل بندوں کو ڈانواں ڈول کر دیا جائے۔ بڑے آپ کو ایسے بندے ملیں گے کہ جی میں مطمئن ہونا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے مطمئن کرو میں آپ کی طرف آجاؤں گا۔ بندہ پوچھے اگر تو نے مطمئن ہونا ہے تو کسی عالم دین کے پاس جا کسی مفتی کے پاس جا جو تمہیں حوالے بھی دے۔

اب ایک بندہ جس نے عربی زبان پڑھی ہی نہیں ہے۔ جس کے پاس علم دین ہے ہی نہیں اس کو کہتے ہو مجھے مطمئن کرو اصل میں وہ اپنے آپ کو مطمئن نہیں کرنا چاہتا بلکہ دوسرے کا

بیڑا غرق کرنا چاہتا ہے۔ جس بندے نے دین کے معاملے میں سوال کرنا ہے مطمئن ہونا ہے وہ ایک جاہل کے پاس جا کر کہے مجھے مطمئن کر دو۔ درحقیقت وہ تو دھوکہ دے رہا ہے اگر اُس نے واقعی مطمئن ہونا ہے تو اُسے چاہیے کہ ایسے بندے کے پاس جائے جو اہلِ علم ہے۔ اور جو علمی طور پر اس کو سمجھا سکے ان کے پاس نہیں جائینگے بلکہ نئے نئے بندوں کو پکڑ لیں گے۔ او جی ہمیں بتلاؤ حاضر و ناظر کے بارے میں۔ ہمیں علمِ غیب کے بارے میں بتلاؤ۔ دیکھو فلاں بندے یوں کہتے ہیں۔ (نُوْرٌ مِنْ نُوْرِ اللّٰہ)

اللہ کے نور سے وہ نور بنے تو وہ اس کا حصہ بن گئے تو اللہ تعالیٰ کی ذات تو (لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ) نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ تو دیکھو یہ شرک ہو گیا میں تو مطمئن ہونا چاہتا ہوں آپ مجھے مطمئن کر دو وہ بے چارہ کیا مطمئن کرے گا تو ان کا مطلب اپنی اصلاح نہیں بلکہ دوسرے کا عقیدہ خراب کرنا ہے۔ مجھے کسی بارے میں علم حاصل کرنا ہے اپنے آپ کو مطمئن کرنا ہے تو کسی اہلِ علم کے پاس جاؤں تو وہ دہریہ اس کو کہنے لگا کہ میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو نہیں مانتا تم مجھے کوئی دلیل دو۔ میں تمہارے پیچھے آ جاتا ہوں میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔

وہ بے چارہ سادہ سا بندہ تھا۔ علم پلے نہیں تھا وہ خاموش ہو گیا اب یہ اُس پر چڑھائی کرتا جا رہا ہے۔ بتاؤ بتاؤ! تم ایسے پڑھتے ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کوئی الٰہ نہیں ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ کیا دلیل ہے تمہارے پاس۔ تو اللہ تعالیٰ کا ایک نیک بندہ وہاں بیٹھا تھا۔

اہلِ علم تھا۔ اس سے برداشت نہ ہو سکا۔ کام بڑھتا ہی جا رہا ہے اس نے سوچا کہ اس طرح تو بندوں کے ذہن خراب ہونگے وہ آگے بڑھ کر کہنے لگا جناب! آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا جی میرا نام اسلم ہے۔ تمہارے باپ کا کیا نام ہے؟ کہنے لگا کہ میرے باپ کا نام اکرم ہے۔ کہنے لگا کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ اکرم ہی تمہارا باپ ہے؟ میں نہیں مانتا کہ اکرم تیر اباپ ہے۔ اب وہ سیخ پا ہو گیا۔ آپ کو شرم نہیں آتی آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ فرمایا شرم کی کیا

بات ہے میں کہتا ہوں اکرم تیرا باپ نہیں تم کہتے ہو ہے میں کہتا ہوں دلیل تمہارے پاس کیا ہے؟ تو اس میں ناراض ہونے والی کونسی بات ہے کہنے لگا جی آپ بات کو ٹال رہے ہیں میں آپ سے پوچھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے ہونے کی دلیل کیا ہے؟ تو آپ مجھے باپ کے بارے میں پوچھ رہے ہو، فرمایا تیرے اس جواب کے اندر وہ جواب بھی موجود ہے۔

بتلاؤ تیرے پاس کیا دلیل ہے کہ اکرم ہی تیرا باپ ہے۔ سوچ سوچ کر کہنے لگا کہ میری ماں نے کہا کہ اکرم تیرا باپ ہے۔ تو میں نے اس کو باپ مان لیا اور بات بھی درست ہے اس لئے کہ ہم نے آنکھوں سے تو نہ دیکھا کہ ہم کس کے نطفے سے ہیں ماں نے کہہ دیا کہ یہ تیرا باپ ہے۔

بس مان لیا اور کئی آپ نے ایسے واقعات دیکھے ہونگے کہ لے پالک بچے۔ یعنی جو بچے لے کر کسی کے پال لیے جاتے ہیں۔ چھوٹے ہی ہوتے ہیں، اب ماں وہ جو اس کی پرورش کرتی ہے اپنے خاوند کے متعلق کہتی ہے یہ تیرا والد ہے وہ بڑا ہو کر اسی کو اپنا والد ماننا شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ یہ ہے غلط۔ قرآن مجید کی آیت مبارکہ کے مطابق یہ بات غلط ہے جو اس کا اصل باپ ہے اُس کے نام سے پکارنا چاہیے۔

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ (الاحزاب، پ21، آیت5، رکوع17)

ترجمہ کنزالایمان:۔ انہیں ان کے باپ ہی کا نام لے کر پکارو۔

ہمارے معاشرے میں کیا ہوتا ہے؟ ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو دیکھا کہ اس کی اولاد نہیں ہے تو اپنا نومولود بیٹا اس کو دے دیا۔ اب ہونا تو یہ چاہیے کہ جو اس بچہ کا حقیقی والد ہے۔ اس بچہ کی ولدیت بھی وہی لکھوائی جائے لیکن وہاں ولدیت بھی تبدیل کر دیتے ہیں۔

سکول کے اندر داخل کروائیں گے تو وہاں بھی ولدیت تبدیل کر کے لکھوائیں گے یہ غلط ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے والد تو وہی ہوگا جس کے نطفے سے یہ پیدا ہوا ہے۔ اب کسی کو بچہ

دے دینے سے اس کی ولدیت تبدیل تو نہیں ہو جائے گی تو ہمارے معاشرے میں عموماً ہوتا ہے۔

توجیہ

آپ کو بتلاؤں اگر کوئی بندہ اس طرح نام لکھ کر مثال کے طور پر محمد طارق بچے کا نام ہے۔ اور اس کے حقیقی باپ کا نام ماجد ہے اور طارق کی پرورش اس کے چچا اسلم نے کی جو بے اولاد تھا۔ اگر طارق نے اپنے والد کا نام ماجد نہیں لکھا بلکہ اسلم لکھا دیا جو چچا کا نام ہے اور نکاح پڑھ دیا گیا تو نکاح نہیں ہوگا۔ کیونکہ ولدیت درست ہی نہیں ہے اس واسطے یہ بات ذہن نشین کرو اس چیز کو ختم کرنا چاہیے۔

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ (الاحزاب، پ21، آیت5، رکوع17)

ترجمہ کنزالایمان: " انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو "۔

تو میرے پیارے اسلامی بھائیو! جب دہریے نے کہا کہ میری ماں دلیل ہے تو انھوں نے فرمایا اچھا مجھے یہ بتلا کہ تیری ماں نے زندگی میں کبھی جھوٹ بولا ہے۔ چپ ہو گیا۔ فرمایا بولتے نہیں؟ تیری ماں نے کبھی زندگی میں جھوٹ بولا ہے۔ کہنے لگا جی کئی مرتبہ بولا ہے۔ بیٹا ادھر آؤ میں تمہیں پیسے دونگی بیٹا آتا ہے پکڑ لیتی ہے پیسے دیتی نہیں کئی مرتبہ کہتی ہے۔ سو جا مائی نیکی آئی ہے فلاں بابا آیا ہے۔ اسی طرح کئی جگہ پر جھوٹ بولا ہوگا۔ کہنے لگا کہ جی میری ماں کئی مرتبہ جھوٹ بولتی ہے۔ کہنے لگا وہ ماں جو کئی مرتبہ جھوٹ بولتی ہے اس نے کہا کہ اکرم تیرا باپ ہے تو نے مان لیا جس زبان سے وہ جھوٹ بولتی ہے اس زبان سے اس نے کہا کہ تیرا باپ ہے تو نے اس کو باپ مان لیا جو اللہ عزوجل کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے بارے میں کافر بھی یہ کہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے جھوٹ کبھی نہیں سنا وہ جب یہ کہے کہ رب ہے تو میں کیوں نہ مانوں؟

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے میں ریلوے میں ملازمت سے پہلے شیخوپورہ روڈ پر ایک ڈیٹا (Deta) لیبارٹری میں بطور کوالٹی کنٹرولر کام کرتا تھا میرے ساتھ ایک فارماسسٹ (Farmasist) بھی ہوتا تھا تو آپس میں کبھی موقع مل جاتا تو بیٹھ کر گپ شپ بھی ہوتی تھی وہ کہنے لگا کہ حافظ صاحب اگر ایک بندے کے دل میں تعصب نہ ہو۔ تعصب سے مراد کئی بندے ایسے ہیں جو میں نہ مانوں، میں نہ مانوں، اس کا تو کوئی حل نہیں۔ بحر حال وہ کہنے لگا کہ اگر بندے کے اندر تعصب نہ ہو ہٹ دھرمی نہ ہو تو صرف اپنے وجود ہی کو دیکھ کر رب تعالیٰ کی ذات پر یقین کر لے گا۔

دلیل نمبر 1۔

کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کا چہرہ بنایا اس کا حدود اربعہ کتنا ہوگا میرا خیال ہے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ فٹ مربعہ ہوگا یا دو فٹ کا ہی لگا لو تو اب دو فٹ مربعہ کے اندر رب تعالیٰ نے کتنی شکلیں بنا دیں چیزیں وہی ہیں آنکھ ناک ہونٹ منہ یہ کان یہی ہے اور کروڑوں کی تعداد میں مخلوق بنا دی ایک چہرہ دوسرے سے مل نہیں رہا یہ کون ہے مصور؟ بھئی سب میں یہ چیزیں (Common) کامن ہی ہیں ناں دو آنکھیں رکھی ہیں اتنے سارے حصے میں رب تعالیٰ نے کیسی کاریگری دکھائی کہ کروڑوں کی تعداد میں مخلوق بنائی ایک چہرہ دوسرے سے مل نہیں رہا۔ یہ کسی بندے کے اندر کمال نہیں۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ۔ (سورۃ آل عمران، پ3، آیت6 رکوع9)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اللہ وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے صورت بناتا ہے کالا چاہے کالا بنا دے چاہے گورا بنا دے خوبصورت چاہے خوبصورت بنا دے چاہے بدصورت بنا دے۔

وہ رب ذوالجلال عزوجل جس نے پانی کی بوند سے آنکھ بھی بنا دی اس کا فنکشن ہی علیحدہ ہے اسی بوند سے ناک بنا دی اس کا فنکشن ہی علیحدہ ہے اسی بوند سے کان بنا دیئے اس کا

فنکشن ہی علیحدہ ہے اسی بوند سے ہاتھ بنادیئے اس کا فنکشن ہی علیحدہ ہے۔ اسی بوند سے پاؤں بنا دیئے اسکا فنکشن ہی علیحدہ ہے۔ اسی بوند سے انسان کا جسم بنادیا اس میں معدہ بنادیا۔ اس میں جگر بنادیا اس میں پھیپھڑے بنادیئے اور اس کے اندر انتڑیاں بنادیں اور ہر ایک کا فنکشن علیحدہ علیحدہ بنادیا آپ اندازہ کریں کہ ایک ذہن ہے دماغ ہے یہ بھی اسی پانی کے قطرے سے بنادیا اور اس کا فنکشن ہر ایک سے جدا ہے۔

دل بنادیا اس کا فنکشن ہی جدا ہے کوئی کاریگر ایسا بنا کے تو دکھائے کہ چلنے اور کھڑا ہونے کیلئے ہڈیاں اور ہڈیوں میں جوڑ، جوڑوں میں گریس سب کچھ اسی بوند سے آپ اندازہ کریں ایک بندہ روٹی کھاتا ہے اور روٹی کا لقمہ منہ میں ڈالتا ہے۔ وہ روٹی جو کہ مکئی، گندم، جوار، باجرہ اور سالن سب منہ میں چبانے، مکس کرنے کا انتظام دانت اور الٹ پلٹ کرنے کا نظام زبان کے سپرد کردیا۔

جب اچھی طرح باریک ہو کر لقمہ بن گیا حلق سے نیچے جاتا ہے۔ اور کس طرح معدے میں جاتا ہے اور پھر کس طرح یہ ہضم ہوتا ہے اور اسی ایک لقمے سے خون بن رہا ہے۔ اسی سے فضلہ بھی بن رہا ہے اسی سے پیشاب بھی بن رہا ہے اسی سے صفراء بھی، یہ سب کچھ بن رہا ہے ایک روٹی کے ٹکڑے سے، یہ سب کچھ جو بنا رہا ہے وہ رب تعالیٰ کی ذات ہے۔

دلیل نمبر 2۔

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ ۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ. (النحل،، پارہ 14 آیت 66، رکوع 15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کیلئے

یہ جو ہم بھینس، بکری اور اونٹنی کا دودھ پیتے ہیں یہ کہاں سے آتا ہے؟ گوبر،

پیشاب، پاخانہ، خون سب کے اندر سے یہ دودھ نکل کر آتا ہے نہ اس میں پیشاب کی بدبو ہے نہ اس میں پاخانے کی بدبو ہے نہ اس میں خون کا ذائقہ شامل ہے اور کس طرح صاف شفاف رب تعالیٰ نکال کر لا رہا ہے اور پینے والے کو غذا مہیا کر رہا ہے جس سے وہ خوش ہوتا ہے یہ کون ہے جو اس کو ان میں سے نکال کر لا رہا ہے اور اس میں آمیزش نہیں ہونے دے رہا وہ رب تعالیٰ کی ذات ہے۔

دلیل نمبر 3۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک شیشے کا گلاس ہو اس میں پانی ڈالو پھر اس کے اندر ایک قطرہ سیاہی ڈال دو سارے پانی کا رنگ سیاہی جیسا ہو جائے گا اگر آپ نے نیلی سیاہی ڈال دی تو نیلا رنگ ہو جائے گا۔ لال سیاہی ڈال دی تو لال ہو جائے گا۔ سبز سیاہی ڈال دی تو سبز رنگ ہو جائے گا اب پانی بھی لیکوڈ (Liquid) ہے مائع ہے جو آپ نے قطرہ سیاہی کا ڈالا وہ بھی مائع ہے۔ دونوں ایک دوسرے میں مکس ہو گئے رنگ تبدیل ہو گیا۔

اب پیارے اسلامی بھائیو! قرآن کہہ رہا ہے

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ (سورۃ رحمٰن، پارہ 27، آیت 19)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا۔ یعنی دونوں دریا بہتے جا رہے ہیں اور ایک کا پانی دوسرے میں مل نہیں رہا کون ہے جو ان کو ملنے نہیں دے رہا وہی رب تعالیٰ کی ذات ہے جو ان کو ملنے نہیں دے رہا۔

ایک دریا دوسرے دریا کے ساتھ مل رہا ہے اور وہ چلتے ہی جا رہے ہیں جیسے اُن دونوں کے درمیان کوئی پردہ بنا دیا گیا ہے ایک کا پانی دوسرے میں نہیں جا رہا اور دوسرے کا پانی ادھر نہیں آ رہا اور کتنا فاصلہ طے کرنے کے بعد پھر جب جدا ہوتے ہیں وہ اپنے اپنے پانی علیحدہ لے کے جا رہے ہیں کون ہے جو ان کو ملنے نہیں دے رہا وہ رب تعالیٰ کی ذات ہے کہ ان کو ملنے نہیں دے

رہی۔ وہ کہنے لگا کہ بندہ صرف اپنے وجود کے اندر نظر دوڑائے تو یہ نظام انہضام کھانا کس طرح ہضم ہوتا ہے اسی کو صرف سٹڈی (Study) کرے تو وہ مان جائے گا کہ واقعی کوئی ذات موجود ہے جو یہ اندر کا سارا نظام چلا رہی ہے اور جو نظام چلا رہی ہے وہ کون ذات ہے وہی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

دلیل نمبر 4۔

پیارے اسلامی بھائیو! کبھی آپ نے یہ بھی منظر دیکھا ہو کہ جب آپ ہل چلاتے ہیں اُس میں بیج ڈالتے ہیں پھر مٹی کے اندر وہ دب جاتا ہے پھر پانی دے دیتے ہیں۔ پھر اسی بیج میں سے ایک کونپل نکلتی ہے اس کا رخ اوپر کی طرف ہوتا ہے وہ زبان حال سے بتلا رہی ہے بندے تو نے مجھے گلا سڑا کر مٹی میں ملا دیا مجھے اس حَیٌّ قَیُّومٌ ذات نے دوبارہ زندہ کر دیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بیج ہے اس بیج کے اندر پورا درخت سما کے رکھ دیا ہے۔ اسی بیج میں سے کونپل نکل رہی ہے اور پھر وہ کس طرح بڑھتا ہے پھر کس طرح اس کا تنا بنتا ہے اُس کی لکڑی بن رہی ہے اور لکڑی کے اوپر چھلکا چڑھ رہا ہے اور کس طرح پھر اس کی شاخیں نکل رہی ہیں اور پر کس طرح اس کو پتے لگ رہے ہیں اور پھر اُس میں پھل لگتا ہے اور پھل کو کس طرح محفوظ Pre-serve کیا جاتا ہے اس کے اوپر چھلکا چڑھا دیا گیا ہے کوئی سوارخ نہیں اور اندر پورا پھل بن گیا ہے۔ کون ہے، جس نے ایک بیج سے پھل بنایا؟ وہی خدا ہے۔

دلیل نمبر 5۔

ایک مرتبہ کھیوڑہ شہر میں گیا وہاں نمک کی کان دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے پہاڑ ہیں لوگ بڑے بڑے سرنگ نکال کر اندر جا رہے ہیں نمک نکال کر لا رہے ہیں بڑی بڑی اعلیٰ قسم کا نمک وہاں موجود ہے اور اسی کان کے اندر نمک کی مسجد بنائی ہوئی ہے۔ نمک کی اینٹیں استعمال ہوئی ہیں ان کے اندر لائٹ جب جلاتے ہیں تو کمال منظر نظر آتا ہے۔

جب ہم گئے تو وہاں پر کچھ دن پہلے حادثات ہوئے تھے۔ نمک کی کان میں جب ڈائنا مائیٹ لگاتے ہیں اور پھر جب وہ پھٹتی ہے تو نمک ٹوٹتا ہے پھر وہ اس کو ٹھیلوں کے اوپر رکھ کر باہر لاتے ہیں تو بعض اوقات جب وہ ڈائنا مائیٹ لگاتے ہیں وہ اگر زیادہ پھٹ کر گر جائے تو کئی بندے نیچے آ کر ہلاک ہو جاتے ہیں میں اپنے ساتھیوں سے گفتگو کر رہا تھا کہ نیچے نمک ہے اور اوپر ایک تہہ پتھر کی اب اس میں سے سرنگ لگا کر نیچے جانا پڑتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ یہ پتھر کی تہہ نہ ہوتی اور نمک ڈائریکٹ (Direct) ہی ہوتا ایک طرف سے توڑنا شروع کر دیتے تو یہ حادثات نہ ہوتے۔

تو ایک ہمارا ساتھی جس نے فوری طور پر کہا کہ دیکھو حافظ صاحب یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے اس کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے میں نے کہا اس میں کیا حکمت ہے کہنے لگا کہ رب تعالیٰ کو پتہ تھا کہ یہ نمک میری مخلوق کے لیے ہے۔ بارش پڑ گئی تو یہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لیے اس کے اوپر پتھر کی تہہ چڑھا دی تا کہ گرد و غبار سے بھی محفوظ رہے اور صاف شفاف اور خالص نمک ہی نکلے۔ یہ کس کی کاری گری ہے بے شک وہ اللہ عز و جل کی ذات ہے۔

دلیل نمبر 6۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ایک دہریے سے ملاقات ہوئی آپ نے اسے نیکی کی دعوت دی وہ نہ مانا اس نے کہا کہ جی ایسے کرتے ہیں آپ اپنے دلائل کی تیاری کریں میں اپنے دلائل کی تیاری کر لیتا ہوں اور ہم ایک وقت مقرر کر لیتے ہیں اور وہاں پبلک کے سامنے بیٹھ کر آپ اپنے دلائل دیں میں اپنے دلائل دوں گا۔ تا کہ جیت ہار کا پتہ چل جائے، حق اور باطل کا پتہ چل جائے۔

آپ نے فرمایا چلو ٹھیک ہے طے کر لو۔ دن طے ہو گیا وقت طے ہو گیا۔ جو جگہ منتخب کی وہ دریا کے دوسری سائیڈ پر تھی وقت مقررہ پر عوام اکٹھی ہو گئی وہ دہریہ بھی آ گیا۔ امام اعظم ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ جو وقت مقرر تھا اُس سے تاخیر سے پہنچے۔ یوں سمجھو کہ صبح اگر آٹھ بجے کا وقت تھا تو آپ دس یا بارہ بجے پہنچے۔ جیسے ہی آپ وہاں پہنچے اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ میں آپ سے بات نہیں کرتا جی آپ سے ہم کیا بات کریں یہ کوئی تک ہے آپ اتنے لیٹ آئے ہیں؟ جس بندے کو وقت کا احساس ہی نہیں ہم اس سے بات ہی نہیں کرتے۔ یعنی وہ خوب گرم ہوا آپ نے کہا کہ گرم بعد میں ہونا پہلے مجھ سے پوچھ تو سہی کہ میں لیٹ کیوں آیا ہوں۔ عذر تو میرا سنو، خیر بندوں نے کہا کہ جی انکو عذر تو پیش کرنیکا موقع دیا جائے کہنے لگا کہ بتلاؤ جی کیا عذر ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو جگہ مقرر کی گئی تھی دریا کے پرلی طرف ہے تو میں جب دریا کے کنارے پہنچا وقت مقررہ کے مطابق پہنچ گیا۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا تو وہاں کشتی نہیں تھی۔ اب میں دریا میں سے گزر کر کیسے آتا؟ وہ تھوڑا سا جب ٹھنڈا ہوا پھر کہنے لگا کہ جی پھر آئے کیسے کہنے لگے کہ میں دریا کے کنارے کھڑا تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ میں کیسے پرلی طرف جاؤں کشتی کوئی نہیں ہے کہنے لگے کہ اچانک میں نے کیا دیکھا کہ درخت گر گئے پھر ان کے تختے چر گئے تو پھر وہ آپس میں خود ہی مل گئے تو ان میں میخیں بھی خود ٹھک گئیں اور پھر وہ کشتی خود ہی دریا کے اندر آ گئی۔ میں کشتی پر بیٹھ گیا تو کشتی خود ہی چلتی ہوئے مجھے دوسرے کنارے پر لے آئی۔ اس وجہ سے لیٹ ہو گیا۔ اب دہریہ سیخ پا ہو گیا۔ مجمع سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

دیکھو! یہ بڑے امام صاحب آئے میرے ساتھ مناظرہ کرنے تم خود ہی فیصلہ کرو کہ بھلا درخت خود کٹ سکتا ہے بغیر کاٹنے والے کے اس کے تختے بن سکتے ہیں سب کہتے ہیں کہ جی نہیں۔ کیا وہ تختے خود جڑ سکتے ہیں؟ کہنے لگے کہ جی نہیں، کیا خود ہی میخیں ٹھک سکتی ہیں؟ کہنے لگے کہ جی نہیں، کہنے لگا کہ کیا کشتی خود دریا میں آ سکتی ہے۔ کہنے لگے کہ نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ کہتے ہیں کہ کشتی پر میں سوار ہوا کشتی خود چل کر ادھر آ گئی تو بغیر چلانے والے کے کشتی چل سکتی ہے؟ کہنے لگے جی نہیں، کہنے لگا کہ اس کو امام مانتے ہو اتنا بڑا جھوٹ بولتا ہے امام صاحب نے فرمایا کہ تم

کہتے ہو کہ ایک کشتی بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتی بغیر چلانے والے کے نہیں چل سکتی۔ تو یہ ساری مخلوق بنائی گئی ساری جو کائنات بنائی گئی ہے اور یہ کائنات کا جو نظام چل رہا ہے۔ یہ کون چلانے والا ہے یہ وہی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

جب تو یہ سمجھتا ہے کہ ایک کشتی بغیر چلانے والے کے نہیں چل سکتی۔ بنانے والے کے بغیر نہیں بن سکتی تو یہ ساری کائنات بغیر بنانے والے کے کیسے بن گئی؟

دلیل نمبر 7۔

سائنس دانوں کا نظریہ اُن میں غیر مسلم بھی ہوتے ہیں اور مسلمان بھی۔ بہر حال غیر مسلم سائنسدانوں کا نظریہ کیا ہے؟ ان کا نظریہ ہے کہ آپ کبھی ساحل سمندر پر گئے ہوں تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ سمندر کے اندر لہریں بنتیں ہیں۔ یہ کیوں بنتی ہیں؟ یہ ایک قانون ہے کہ دو جسموں کو جب قریب لاؤ گے تو ان کے اندر کشش پیدا ہوتی ہے۔

تو سائنس دانوں کا نظریہ ہے کہ زمین سے چاند قریب ہے تو زمین اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور یہ زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے اب پانی ایک نرم چیز ہے جس کی وجہ سے پانی اس کی طرف اُٹھتا ہے اس کی وجہ سے سمندر میں لہریں بنتی ہیں۔ ان کے نظریے کے مطابق ایک بہت بڑا سیارہ چلتا چلتا سورج کے قریب چلا گیا۔ جس سے سورج کی سطح پر لہریں پیدا ہوئیں پھر جب وہ اور قریب ہوا تو اس نے اسکو اپنی طرف کھینچا سورج کی سطح پھٹ گئی یہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے فضا میں بکھرے تو آہستہ آہستہ وہ پھر ٹھنڈے ہوئے وہ اپنے اپنے مدار میں گھومنا شروع ہوئے تو یہ زمین بھی اسی کا حصہ ہے جو کٹ کے علیحدہ ہوئی۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس پر انسانوں کا وجود بھی خود ہی بن گیا تو یہ سلسلہ ایسے چلا۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ سورج کے قریب کوئی سیارہ گیا اور یہ سب کچھ بن گیا تو وہ سیارہ اب کیوں نہیں جاتا؟ یہ نظریات ہیں اور نظریات تبدیل ہوتے رہتے ہیں

عقیدہ تبدیل نہیں ہوتا سائنس دانوں کے کئی نظریات تبدیل ہوئے ہیں جیسے ہم پڑھا کرتے تھے کہ The Sun is Stationary سورج ساکن ہے اور باقی سب اس کے اردگرد گھومتے ہیں اب جو Latest Theory آئی ہے کہتے ہیں کہ سورج بھی اپنے مدار میں گھومتا ہے۔ تو نظریات تبدیل ہوتے رہتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خالق ہے۔ اس کائنات کو بنانے والا اس کائنات کو چلانے والا ایک ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ ہے۔

دلیل نمبر 8

ایک مرتبہ ایک بڑھیا مائی چرخہ چلا رہی تھی جس سے سوت کاتتے ہیں تو ایک بندہ آ گیا کہنے لگا کہ اماں جی! آپ کہتی ہو اللہ تعالیٰ ہے تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ کہنے لگی کہ میرا چرخہ ہی اس کی دلیل ہے کہنے لگا چرخے کا تعلق اس کے ساتھ کیسے ہو گیا۔ کہنے لگی کہ بس چرخہ ہی اس کی دلیل ہے۔ کہنے لگا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگی یہ چرخہ رکھا ہوا ہے ناں اسکو میں چلاؤں گی تو چلے گا بغیر میرے چلائے چرخہ نہیں چلے گا کہنے لگی کہ ایک چرخہ بغیر چلائے نہیں چل سکتا تو یہ ساری کائنات کا نظام بغیر چلانے والے کے کیسے چل سکتا ہے؟ میں چلاؤں گی تو چلے گا تو یہ ساری کائنات کا نظام چلانے والا کوئی ہے تو چل رہا ہے۔

بغیر چلانے والے کے کیسے چلے؟ کہنے لگا اچھا اماں جی اب یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ کہنے لگی وہ بھی میرا چرخہ ہی ہے۔ کہنے لگا چرخہ اس کی دلیل کیسے بن گیا؟ کہنے لگی دیکھو اکیلی میں چلا رہی ہوں چلتا جا رہا ہے اب تو بھی آ کے چلا اب اس نے دوسری طرف گھمانا شروع کیا اس نے اپنی طرف چلانا شروع کیا۔ وہ بکھر گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا کہنے لگا کہ یہ کیا ہوا؟ کہنے لگی جب تک ایک چلانے والا تھا چلتا رہا جب دو ہوئے تو ٹوٹ گیا تو یہ کائنات کا نظام جو صحیح طریقے سے چل رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ چلانے والا ایک ہے

اگر دو ہوتے تو پتہ نہیں کب کی لڑائی ہو گئی ہوتی۔

ایک نے کہنا تھا کہ بارش برسانی ہے دوسرے نے کہنا تھا کہ نہیں برسانی تو گڑبڑ ہو جاتی اور نظام درہم برہم ہو گیا ہوتا۔ اللہ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا وجود وہ اول بھی اور آخر بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ظاہر بھی ہے۔

دلیل نمبر 9

ایک مرتبہ ایک لڑکا تھا جو بڑا ہی آوارہ قسم کا بہرحال دیکھنے میں آیا کہ وہ اچانک نمازی بن گیا متقی پرہیزگار بن گیا تہجد گزار بن گیا لوگ بہت حیران ہوئے کہ بھئی اس میں اچانک تبدیلی کی کیا وجہ ہے؟ جاننا چاہیے اُس سے پوچھا گیا کہ تیرے اندر تبدیلی ایک دم سے کیسے آ گئی ہم تو تجھے نماز کا کہتے تھے روزے کا کہتے تھے تو پرواہ ہی نہیں کرتا تھا مگر یہ ایکدم تیرا کام سیدھا ہو گیا اس کی وجہ کیا ہے؟

اس نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ تم مجھے نماز کا کہتے تھے روزے کا کہتے تھے۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ فضول باتیں ہیں (معاذ اللہ) میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو بھی نہیں مانتا تھا۔ کہنے لگا کہ ایک دن میں جا رہا تھا میں نے دیکھا کہ پیپل کا ایک پتہ پڑا ہوا ہے میں نے اس پتے کو اٹھایا تو میں دیکھ کر حیران ہو گیا کہ ایک کیڑے نے اس کو کُتر کُتر کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھ دیا ہے میں نے کہا کہ ایک کیڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کے وجود کو مان رہا ہے اور میں انسان ہو کر اللہ تعالیٰ کے وجود کو نہ مانوں۔ تو اللہ تعالیٰ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ ہے وہ اول بھی ہے اور وہ آخر بھی ہے اور یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔ ظاہر اتنا کہ ذرے ذرے کے اندر اس کی ذات نظر آ رہی ہے ہر شے اس کی قدرت کا شاہکار ہے

دلیل نمبر 10

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (سورۃ البقرہ، پ1، آیت23، رکوع3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر اُتارا ہے تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔

یہ قرآن پاک تو عربی زبان میں اُترا ہے اور تم عربی زبان میں ماہر ہو۔ یہ عرب وعجم اس سے کیا مراد ہے۔ عربی ہو یا عجمی ہو اس سے کیا مراد ہے۔ عجمی کہتے ہیں گونگے کو عرب والے علمی طور پر اتنے (Strong) تھے ان کو علم پر اتنا عبور حاصل تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ جو ہم سے باہر ہے عرب سے باہر ہے وہ گونگا ہے ہمارے آگے اس لیے اسے عجمی کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ان اہل علم کے اندر اُتارا خانہ کعبہ کی سرزمین پر قرآن اُتارا اور ساتھ چیلنج بھی دے دیا۔ (اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ) (سورۃ البقرہ، پ1، آیت23، رکوع3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (خاص) بندے پر اُتارا تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ۔

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بندے کا کلام ہے تو تم بھی بندے ہو۔ تمہارے پاس بھی تو علم ہے تمہاری زبان سے الفاظ نکلیں تو وہ لغت بنتی چلی جائے اتنا تمہارے پاس علم ہے اگر اتنے ہی تم اہل علم ہو تو آؤ ایسی ایک سورۃ ہی بنا کر لے آؤ اس جیسی آیت ہی بنالاؤ کتنا بڑا چیلنج ہے۔ اتنا عرصہ گزر چکا ہے آج تک کوئی بندہ اس قرآن کی مثل نہیں بنا سکا نہ بنا سکے گا

اللہ عزوجل اول بھی ہے آخر بھی ہے ظاہر بھی ہے اس کے باوجود وہ باطن بھی ہے اور باطن اتنا ہے کہ ہماری شہ رگ سے قریب ہونے کے باوجود ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر اللہ عزوجل سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کرتے ہیں ایک دن عرض کرتے ہیں کہ اے مالک ومولا عزوجل تیرے ساتھ گفتگو کرنے میں اتنا مزہ آتا ہے تو تیرا دیدار کرنے میں کتنا مزہ آئے گا لہٰذا خواہش کا اظہار کر دیا۔

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ۔ (سورہ الاعراف، پارہ9 آیت143، رکوع7)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ”عرض کی اے میرے رب مجھے اپنا دیدار کرا کہ میں تجھے دیکھوں“۔

جواب ملا قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ۔ (سورہ الاعراف، پارہ9 آیت143، رکوع7)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ”فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا“۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر نہ دیکھ سکے تو ہماری مجال کیا ہے۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے مطالبہ کیا اے موسیٰ علیہ السلام (لن نؤمن لک حتی نری اللہ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ، پارہ2 آیت55، رکوع6)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ”ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں اور تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے“۔

اللہ عزوجل کا دیدار کرنے کے خواہش مند افراد پر ایک کڑک آئی اور تمام ہلاک ہو گئے۔ قرآن مجید میں مزید ارشاد فرمایا۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ (سورۃ الانعام، پارہ7 آیت104، رکوع19)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ”آنکھ اسے احاطہ نہیں کرتی اور سب آنکھیں اس کے احاطے میں ہیں اور وہی ہے باطن پورا خبردار“۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اللہ عزوجل کی شان ہے اس کی قدرت ذرے ذرے میں

جلوہ گر ہے اس کے باوجود ہم دیکھ نہیں سکتے۔ اور اس کو تمام اشیاء کا علم ہے۔ پتہ چل گیا کہ اس کائنات کو جو چلانے والی ذات ہے اسی کا نام اللہ عزوجل ہے اور وہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ ہے۔ جب ہم نے دل سے تسلیم کرلیا کہ اللہ عزوجل ایک ہے تو عملی طور پر اس کا اظہار بھی ہونا چاہیے جب وہ مالک ہے رازق، خالق ہے وہ ہر جگہ موجود ہے تو اس کی موجودگی میں ڈنڈی مارنا۔ اس کی موجودگی میں فراڈ کرنا۔ چوری چکاری کیا ہے۔ باپ کی موجودگی کا احساس برائی سے روکتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کی موجودگی کا احساس برائی سے نہ روکے یہ بات غور طلب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس یقین کو پختہ کرو یہی ایک یقین بنیاد ہے اگر بنیاد مضبوط ہو تو عمارت بھی مضبوط ہوگی اور اگر عمارت کی بنیادیں ہی مضبوط نہ ہوں تو ہوا کا جھونکا آئے گا اور سب کچھ اڑا کر رکھ دے گا بہرحال اللہ تبارک وتعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے

☆ بری بات سے خاموشی بہتر ہے اور اچھی بات کہنا چپ رہنے سے بہتر ہے

☆ تین افراد کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں ہیں۔ 1- والدین کی دعا اولاد کے حق میں 2- مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں 3- مسافر کی دعا مقیم کے حق میں

☆ جس نے عقیدت واحترام سے اپنے والدین کے چہرے کو دیکھا اللہ عزوجل اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم .بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰه

هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (سورۃ الحدید، پارہ 27، آیت 3)

ترجمہ کنز الایمان: وہی اول وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

فضائل درود شریف

حدیث شریف میں ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تین ایسے افراد ہونگے جن کو رب تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ جب کہ سوائے عرش اور کسی شے کا سایہ نہیں ہوگا 1۔ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا 2۔ مسلمان بھائی کی مصیبت میں مدد کرنے والا 3۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے والا۔ (القول البدیع ص 123، سعادۃ الدارین ص 63)

نگاہِ عشق ومستی میں وہی اول وہی آخر

وہی یٰسین وہی طٰهٰ وہی قرآن وہی ایماں

وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔ اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیۂ مبارکہ حمد خدا عزوجل بھی ہے اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہے۔

اللہ رب العزت کی ذات اول بھی ہے اور آخر بھی ہے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔ اور اس کو ہر شے کا علم ہے یہ حمد خدا عزوجل ہے اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح سے ہے کہ سرکار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق میں اول بھی ہیں۔نبیوں میں آخری نبی بھی ہیں۔ظاہراتنے کفار بھی جانتے ہیں اس کے باوجوداتنے باطن (پوشیدہ) کہ اللہ عزوجل کے سوا آپ کی حقیقت کوکوئی جان نہیں سکا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول ہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل نے سب سے پہلے کس چیز کی تخلیق فرمائی یعنی کس چیز کو بنایا۔پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح میں سوال کروں کہ اس مسجد میں سب سے پہلے کس نے اذان دی یا سب سے پہلے کس نے امامت کروائی۔یا سب سے پہلے کس نے خطبہ دیا آخر کوئی تو ہوگا جس نے اذان، جماعت یا خطبہ دیا ہوگا۔اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ رب تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا

يَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَنَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ. (مصنف عبدالرزاق مترجم،صفہ 98،مکتبہ قادریہ لاہور)

ترجمہ:اے جابر اللہ عزوجل نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور (کی تجلی) سے بنایا۔

خلقت اورولادت میں فرق

عدم سے وجود میں آنے کو خلقت کہتے ہیں جیسے رب تعالیٰ نے ارشادفرمایا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ. (سورۃ الفرقان.پارہ 19، آیت59، رکوع3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ''اللہ عزوجل نے زمین اورآسمانوں کی تخلیق فرمائی''۔

پہلے ان کاوجود نہ تھا اللہ عزوجل نے کُن کہہ کران کو عدم سے وجود میں بخشا۔ولادت سے مراد ہے

کہ عورت اور مرد کے ملاپ سے جو چیز معرض وجود میں آئے گی اُس کو ولادت کہا جائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت نہیں ہوئی اُن کی تخلیق ہوئی۔کچھ افراد پریشان ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ. اللہ کے نور سے بنے۔اللہ عزوجل کی شان تو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ہے۔نہ وہ کسی سے جنا اور نہ اُس سے کوئی جنا۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت مبارکہ میں ولادت کی نفی ہے تخلیق کی نفی نہیں ہے۔ہم الحمدللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ عزوجل کا بیٹا نہیں مانتے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کا نام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔اور آپکی والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اور نہ ہی ہم اللہ عزوجل کی ذات کا حصہ مانتے ہیں۔اس کو تو صرف اس طرح سمجھ لو جیسے ایک چراغ سے دوسرا جلایا جائے۔تو پہلے چراغ کا کچھ حصہ یا ٹکڑا دوسرے میں آگیا ہوا ایسا نہیں ہوتا۔کیونکہ نور کو نہ تو تقسیم کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کا حصہ دوسرے میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔اس کی دوسری مثال اس طرح ہے کہ جیسے آسمان پر چاند چمک رہا ہو۔اب اس کا عکس دریا میں دیکھا جائے۔تو اس عکس کو آپ چاند سے جدا بھی نہیں مان سکتے کیونکہ وہ ہے تو یہ ہے اور نہ ہی اسکو چاند کا حصہ مان سکتے ہو۔اور نہ ہی اس کو عین چاند کہہ سکتے ہو۔اسی لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا۔

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی

خدا پہ اس کو چھوڑا ہے خدا جانے کہ تم کیا ہو

حضرت جبریل علیہ السلام کی عمر

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا۔

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ. سب سے پہلے اللہ عزوجل نے میرے نور کو تخلیق کیا قرآن مجید فرقان حمید میں بھی ارشاد رب العالمین ہے۔

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔ (سورۃ مائدہ، پارہ6، آیت15، رکوع7)

ترجمہ کنز الایمان:۔ تحقیق آیا تمہارے پاس رب کی طرف سے نور اور کتاب مبین۔

یہاں نور سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے (تفسیر ابن عباس۔ جلد تین) اور کتاب سے مراد قرآن مجید فرقان حمید ہے۔ تفسیر روح البیان میں یہ حدیث نقل ہے کہ ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا اے جبریل تیری عمر کتنی ہے۔ جبریل امین علیہ السلام عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی عمر کا صحیح علم نہیں۔ البتہ آسمانوں پر چوتھے حجاب میں ایک ستارہ میں دیکھا کرتا ہوں جو کہ (70) ستر ہزار سال کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میں نے اس ستارے کو اپنی زندگی میں (72) بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ اب میری عمر کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اندازہ لگالیں۔ (جبرائیل کی حکایات)

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جبریل قسم ہے مجھے اُس ربِ ذوالجلال کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ انا ذلک الکوکب. وہ ستارہ میرا ہی نور تھا۔ پیارے اسلامی بھائیو! سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت کے لحاظ سے مخلوق میں سب سے اول ہیں۔ (تفسیر روح البیان جلد3، صفحہ 944، جواہر البحار، ص248)

عالم ارواح میں سب سے پہلے گواہی دی

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ (الاعراف، پارہ9، آیت172، رکوع12)

ترجمہ کنز الایمان:۔ اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انھیں خود ان پر گواہ کیا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں۔ اللہ رب

العزت نے عالم ارواح میں تمام روحوں سے اپنی ربوبیت کا اقرار کروانے کے لیے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس کا ذکر مندرجہ بالا آیۂ مبارکہ میں ہے۔ رب تعالیٰ نے تمام ارواح سے پوچھا بتلاؤ میں تمہارا رب نہیں اب کوئی روح جواب نہیں دے رہی۔ اُس وقت سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اقدس نے جواب دیا بلٰی! اے مالک و مولا عزوجل بے شک تو ہمارا رب عزوجل ہے۔ پھر سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا تو سب ارواح نے جواب دیا بے شک اے اللہ عزوجل تو ہمارا رب عزوجل ہے۔ اس لحاظ سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق میں سب سے اول ہیں۔ (تجلی الیقین، ص88، جامع الاحادیث جلد5، صفحہ10، ابن ماجہ جلد2 ص329، مسند احمد بن حنبل جلد2، ص540)

قیامت کے دن سب سے پہلے قبرانور سے باہر تشریف لانے والے

قیامت کے روز جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو اُس وقت سب سے پہلے قبرانور سے باہر تشریف لانے والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہونگے۔ (مشکوٰۃ شریف) (تجلی الیقین)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک طرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری طرف عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے۔ اس کے بعد باقی مخلوق زندہ ہوگی۔

شفاعت کبریٰ کا دروازہ

قیامت کے روز ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ باپ بیٹے سے دور بھاگ رہا ہوگا بھائی بھائی سے دور بھاگ رہا ہوگا۔ ماں اکلوتے بیٹے سے دور بھاگ رہی ہوگی۔ اُس وقت ہر کوئی چاہے گا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شفاعت کے لیے پیش کرنے کے لیے کسی بزرگ ہستی کو تلاش کیا جائے۔ سب مل کر حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش ہونگے اور عرض کریں گے کہ آپ علیہ السلام ابوالبشر ہیں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں۔

حضرت آدم علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے اِذْ هَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ. تم کسی اور کی بارگاہ میں جاؤ۔ اسی طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں پیش ہونگے سب یہی کہیں گے جاؤ تم کسی اور کی بارگاہ میں جاؤ۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہونگے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے۔ اس منصب کے لیے صرف ایک ہی ہستی ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے تم ان کی بارگاہ میں جاؤ اور عرض کرو۔ تمھارا کام ہو جائے گا۔ (جامع الاحادیث صفحہ 7-6، جلد پنجم، جامع صحیح البخاری باب تفسیر سورۃ اسراء جلد 2 صفحہ 683)

کہیں گے سارے نبی اِذْ هَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
میرے کریم کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمھارے لیے (حدائق بخشش)

سبھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونگے اُس وقت پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے ہونگے (اَنَا لَهَا) آؤ میں ہی تمہاری مشکل کشائی کرنے والا ہوں۔ اُس وقت آقا صلی اللہ علی وآلہٖ وسلم مقام محمود پر جلوہ افروز ہونگے اور سجدے میں اپنا سر اقدس رکھ دیں گے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُس وقت میں اللہ عزوجل کی ایسی حمد بیان کروں گا کہ آج تک کسی نبی علیہ السلام نے اور نہ کسی فرشتے نے بیان کی ہوگی۔ پھر رب تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی۔

اِرْفَعْ رَأْسَکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ. (بخاری شریف۔ مشکوۃ شریف)

اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا سر اُٹھائیے۔

جو مانگو کے عطا کیا جائے گا جس کی شفاعت کرو گے بخش دیا جائے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سجدے سے سر اُٹھاؤں گا اور شفاعت کروں گا۔ شفاعت

کبریٰ کا دروازہ سب سے پہلے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کھولیں گے۔ اس کے بعد انبیاء کرام علیہ السلام، پھر شہداء، علماء، حفاظ کرام یہاں تک کہ جو بچے ضائع ہو گئے وہ بھی اور حجر اسود بھی شفاعت کرے گا۔ اس لحاظ سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اول ہیں۔

جنت کا دروازہ

قیامت کے روز جنت کا دروازہ سب سے پہلے جس ہستی کے لیے کھولا جائے گا وہ سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس ہی ہوگی۔ (مشکوۃ شریف) اس لحاظ سے سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اوّل ہیں مندرجہ بالا تمام اوّلیات کے باوجود سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس آخر بھی ہے۔ (جامع الاحادیث جلد 5 صفحہ 12، مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 144، مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد 7 ص 17-16)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ .

(سورہ الاحزاب، پارہ 22، آیت 40، رکوع 2)

ترجمہ کنز الایمان:۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور وہ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔

اللہ عزوجل نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جبکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے رب تعالیٰ نے سب سے آخر میں بھیجا۔ اب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی تشریف نہیں لائے گا۔ اگر کوئی سرکار دوعالم نور

مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہوگا کذاب ہوگا۔

مکان کی آخری اینٹ

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مثال ایسے ہے جیسے ایک خوبصورت محل ہو اور اُس میں ایک اینٹ کی جگہ باقی ہو اور وہ آخری اینٹ میں ہوں۔ (جامع الاحادیث جلد5، صفحہ 446، صحیح بخاری جلد1 صفحہ 501، صحیح مسلم جلد2 صفحہ 248، جامع ترمذی جلد2 صفحہ 109، مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد8 صفحہ 17)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد کیا

مسلیمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اُس کا نام کذاب نہیں تھا۔ کذاب اُس کو اس لیے کہا گیا کہ اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ لہٰذا سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہی کہلائے گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے خلاف جہاد کیا حالانکہ وہ ایک بڑا نازک وقت تھا ہر طرف فتنے ہی فتنے تھے۔ لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کے خلاف جہاد کر کے یہ بھی بتلا دیا کہ جہاد مسلمان کے خلاف نہیں ہوتا۔ کافر کے خلاف ہی ہوتا ہے۔ اور جس نے اعلان نبوت کیا اب وہ کافر ہی ہوگا۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنی صفوں میں دیکھنا چاہیے نبوت کا دعویٰ کرنے والا کون ہے اور کون اسکو ماننے والا ہے وہ سب کے سب کافر ہی ہیں۔ ان کے کفر میں شک نہیں ہونا چاہیے۔ بعض ایسے بھولے بھالے افراد ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور بالآخر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

مرزائی مسلمان ہوگیا

ایک مرتبہ ایک مرزائی قبلہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ

اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ بعد میں اُس نے نماز جمعہ کے بعد بیان بھی کیا اُس نے بتلایا کہ میرا خاندان مرزائی ہے۔ میرے ایک سوال کا جواب کوئی نہیں دے سکا اور میرا چیلنج ہے پوری مرزائیت اور قادیانیت مل کر اس کا جواب قیامت تک نہ دے سکے گی۔ جب مجھے کہیں اس کا جواب نہ ملا تو میں مسلمان ہوگیا ہوں۔

چیلنج

مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے دو گروہ ہیں ایک اس کو نبی مانتا ہے اور دوسرا اس کو مجدد مانتا ہے جب یہ نبی ماننے والوں میں جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں جو مجھے نبی نہیں مانتا وہ کتے اور سور کی اولاد میں سے ہے۔ حالانکہ اس کا سگا بھائی اس کو نبی نہیں مانتا تھا خود کیا ہوا؟ اور جب دوسری طرف جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میں مجدد ہوں مجھے نبی نہ مانو۔

اب پیارے اسلامی بھائیو! اگر فرض کریں اس کو ایک بندہ نبی مانتا ہے تو مجدد کی طرف سے جھوٹا پڑتا ہے اور اگر کوئی مجدد مانتا ہے تو نبی کی طرف سے جھوٹا پڑتا ہے اور جھوٹا نہ نبی ہوسکتا ہے اور نہ مجدد ہوسکتا ہے۔ اُس نو مسلم نے کہا کہ یہ میرا سوال تھا جس کا آج تک کوئی جواب نہ دے سکا۔ بالآخر میں مفتی اعظم پاکستان قبلہ ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کرتا ہوں اور مسلمان ہوتا ہوں۔

نبی علیہ السلام کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا

ایک مرتبہ ایک مرزائی سے میرا مناظرہ ہوا۔ میں نے اُس کو بتلایا کہ نبی (علیہ السلام) کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ استاد کا مقام شاگرد سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور نبی (علیہ السلام) اپنی اُمت میں سب سے افضل ہوتا ہے۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

مرزائی کہنے لگا ٹھیک ہے میں نے فوراً کتاب نکالی جس میں غلام احمد قادیانی کے حالات لکھے ہوئے تھے۔اُس میں اُس نے خود تحریر کیا ہوا تھا کہ میں سکول میں پڑھتا تھا۔ اور کلاس میں سب سے زیادہ نالائق ہوتا تھا۔میرے اساتذہ مجھے سزا بھی دیتے تھے اور میرے کان اتنے کھینچتے تھے کہ کان کھینچ کھینچ کر انھوں نے میرے کان لمبے کر دیئے۔میری اس دلیل کو دیکھ کر وہ خود بھی مسکرانے لگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو حیض آتا تھا

پھر میں نے اُس کو بتلایا کہ حیض تو عورتوں کو آتا ہے۔کبھی مرد کو بھی حیض آیا ہے کہنے لگا نہیں۔میں نے مقیاس نبوت میں اُس کو دکھایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کہا کہ مجھے حیض آتا ہے۔

خدا جب عقل لیتا ہے　　حماقت آہی جاتی ہے

لگا اس کی تاویلیں کرنے کہ اُن کا مطلب تھا کہ میں حائضہ عورت کی طرح شرمندہ ہوں۔میں نے کہا کہ حیض کا آنا اور ہے اور حائضہ عورت کی طرح محسوس کرنا اور ہے۔یہاں تو غلام احمد قادیانی نے صاف لکھا ہوا ہے کہ مجھے حیض آتا ہے۔

مرزا قادیانی کی موت

معدے کے اوپر ایک جھلی ہوتی ہے جو خوراک اور پاخانے کو علیحدہ رکھتی ہے۔مرزا صاحب کی وہ جھلی پھٹ گئی تھی۔اور منہ کے راستے پاخانہ کیا کرتے تھے۔اس حالت میں اُس کو موت آئی۔مگر سب سے زیادہ افسوس اُن پر ہے کہ جو ایسے کو نبی یا مجدد مان رہے ہیں۔اور اس سے بھی زیادہ افسوس اُن پر جو مسلمان ہونے کے باوجود ایسے افراد سے میل جول رکھتے ہیں اللہ عزوجل ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

میرے بعد اگر نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے صحابی ہیں کہ بہت سارے مقامات پر اللہ عزوجل نے ان کی رائے کے مطابق قرآن مجید کی آیات نازل فرمائیں۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ۔ (جامع الاحادیث جلد 5 صفحہ 575، جامع ترمذی باب مناقب عمر جلد 2 صفحہ 687 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 154، معجم کبیر جلد 17، صفحہ 298))

ترجمہ: میرے بعد اگر نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک نبی میں جو کمالات ہونے چاہئیں وہ تمام کے تمام کمالات میرے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں موجود ہیں۔لیکن میرے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔لہٰذا یہ نبی نہیں ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بارے میں غیر مسلم مورخ بھی لکھتے ہیں کہ اگر اسلام میں ایک عمر اور ہوتا تو پوری دنیا میں اسلام ہی ہوتا۔

آپ اندازہ کریں کہ اگر اتنے جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے اندر اتنے کمالات بھی موجود ہیں پھر بھی نبی نہیں ہو سکتے تو ایک ایسے بندے کو نبی ماننا جسکی بے شمار پیشن گوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔کسی حماقت سے کم نہیں۔

ایسوں سے بچیں

قرآن مجید فرقان حمید کی آیات کے غلط مطلب بیان کر کے بے شمار لوگوں کو گمراہ کرنے والوں سے بچیں۔اس سلسلے میں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔

(الاحزاب. پارہ 22، آیت 40، رکوع 2)

ترجمہ کنزالایمان:۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

اب یہاں خاتم النبیین کا مطلب بعض افراد افضل نبی کرتے ہیں دیکھو (دیوبند علماء کی تحریر کردہ) تحذیر الناس میں لکھا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد آخری نبی (جوکہ عوام الناس میں مشہور ہے) نہیں بلکہ اس سے مراد افضل نبی ہے۔ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہزاروں نبی بھی آجائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر اثر نہیں پڑے گا۔ (نعوذباللہ) کسی نے خاتم سے مراد مہر لے لی۔ اور کہا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مہر ہے وہ جس پر بھی لگادیں وہ نبی بن جاتا ہے۔ (نعوذباللہ)

بلکہ پیارے اسلامی بھائیو! قرآن مجید کی تفسیر اور مطلب وہی درست ہوگا جو سرکار دو عالم نور مجسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور بزرگان دین نے مراد لیا۔ خاتم سے مراد مہر لی جائے تو اس مہر سے مراد یہ ہوگی کہ جب کوئی تحریر لکھی جاتی ہے کوئی فتویٰ دیا جاتا ہے تو آخر میں مہر لگادی جاتی ہے اس سے مراد کہ اب اس میں کوئی کمی و بیشی نہیں کی جائے گی۔ یہ بات مکمل ہوچکی ہے تو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں میں سب سے آخر میں تشریف لائے تو مہر لگ گئی کہ اب بات مکمل ہوچکی ہے اس میں نہ کمی ہوگی نہ زیادتی کی جاسکے گی۔

ختم نبوت کی واضح دلیل

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں روزانہ قرآن مجید پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بلکہ کوشش کریں گھر میں کنزالایمان اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شہرۂ آفاق ترجمہ گھر میں موجود ہونا چاہیے تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھنی چاہیے۔ تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ قرآن مجید ہمیں کیا پیغام دے

رہا ہے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد رب العالمین میں مومن کی تعریف بتائی گئی ہے کہ مومن کس کو کہتے ہیں؟

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ. وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ. (البقرہ پارہ 1، آیت 4-3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ مومن وہ جو غیب پر ایمان رکھے۔ نماز قائم کرے اور اللہ عزوجل کے دیئے میں سے اس کے راستے میں خرچ بھی کرے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اتارا گیا ہے تجھ پر اور جو اتارا گیا ہے تم سے پہلوں پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

اب اس آیہ مبارکہ میں بالکل واضح کردیا گیا ہے کہ مومن وہ ہے جو ایمان لاتا ہے اُس پر جو اتارا گیا اے میرے پیارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ پر یعنی قرآن مجید اور جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام پر اتارا گیا۔ یعنی توریت، زبور، انجیل اور دیگر آسمانی صحیفے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر نبوت کا سلسلہ جاری رہنا ہوتا تو اللہ عزوجل ارشاد فرماتا کہ اُس پر بھی ایمان رکھنے والا مومن ہوگا جو میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بعد بھی اتارا جائے گا۔ اس آیہ مبارکہ کے بعد میں اتارے جانے والے کسی کلام یا اس پر ایمان کا ذکر نہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے کہ میرے اوپر وحی اُتری ہے۔ تو وہ کذاب ہے جھوٹا ہے اور اُس پر ایمان لانے والے بھی جھوٹے ہونگے۔ اسی طرح قرآن مجید کی بے شمار آیات ہیں جن میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نازل ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم اور وحی کا سلسلہ بھی ختم۔ پیارے اسلامی بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول و آخر ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر بھی ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الظاہر ہیں

حضرت آدم علیہ السلام میں جب روح پھونکی گئی تو آپ علیہ السلام نے عرش کی طرف نگاہ کی تو عرش پر لکھا ہوا دیکھا لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. (تفسیر نعیمی)

عرض کرنے لگے اے مالک ومولا عزوجل یہ کس ہستی کا نام ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا اے آدم علیہ السلام اگر اس نام والے کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں تجھے پیدا نہ کرتا نہ زمین بناتا نہ آسمان بناتا بلکہ اگر اس کو بنانا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کا اظہار ہی نہ کرتا۔ (مدارج النبوۃ جلد 2، صفحہ 618، مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر 122، صفحہ 232، موضوعات کبیر صفحہ 59، خفا جلد 2 صفحہ 232، تذکرہ صفحہ 86 فوائد صفحہ 362، ضعیفہ صفحہ 282)

پھر رب تعالیٰ نے عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا کہ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر تمہارے دور میں تشریف لائیں تو ان پر ایمان بھی لانا ہے اور ان کی مدد بھی کرنی ہے۔ (آل عمران:۸۱ پارہ۳)

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے دور میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کے تذکرے کرتے رہے۔ اس کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تذکرے موجود ہیں یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ. (سورہ الصف، پارہ 28، آیت 6 رکوع 9)

ترجمہ کنزالایمان:۔ میں تمہیں خوشخبری سنانے آیا ہوں کہ میرے بعد رسول تشریف لا رہے ہیں اُن کا نام احمد ہے۔

کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں آسمانوں پر احمد ہوں اور

زمین پر میرا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے دعا

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ. (البقرہ۔ پارہ 1، آیت 89، رکوع 11)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے اور جب تشریف لایا اُن کے پاس وہ جانا پہچانا اُن سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گری سے پہلے کفار پر جب کوئی مصیبت آجاتی یا کوئی دوسرا حملہ کر دیتا تو یہ دعا کرتے کہ اے مالک ومولا ہم تجھے اس آخر زمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ پیش کرتے ہیں جن کے تذکرے ہماری کتابوں میں موجود ہیں۔ ہماری اس مصیبت کو ٹال دے۔ رب تعالیٰ اُن سے ناراض نہ ہوتا بلکہ اُن کی حاجات کو پورا فرما دیتا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا جس نبی کے وسیلے سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ جب وہ تشریف لے آئے اور اِن کو پہچان بھی لیا کیوں کہ وہ تمام نشانیاں جو اِن کی کتب میں موجود تھیں وہ سب کی سب ان میں موجود ہیں اور پھر انکار کر دیا۔ فرمایا لعنت ہو ان کفار پر۔

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس کائنات میں جلوہ گری نہیں ہوئی لوگ ان کے وسیلے سے دعائیں کر رہے ہیں رب تعالیٰ خوش بھی ہو رہا ہے اور ان کی حاجات بھی پوری فرما رہا ہے اب تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گری بھی ہو گئی۔ تو اب ان کے وسیلے سے دعا کرنا تو بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس اس قدر ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ ھُمْ. (سورہ البقرہ۔ پارہ 2 آیت 146)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔

اہل کتاب تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیاں دیکھ کر اس طرح پہچانتے جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اولاد ابھی ماں کے رحم میں ہے والد کو علم ہو جاتا ہے اس دنیا میں معرض وجود میں آنے سے پہلے جان رہا ہے۔ اس طرح سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی اس دنیا میں جلوہ گر نہ ہوئے تھے یہ پہلے سے ہی جانتے تھے۔

بے شمار ایسے افراد جنہوں نے چہرہ مبارک دیکھا دیکھتے ہی پکار اٹھے یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں دیکھتے ہی مسلمان ہو گئے۔ جو مسلمان نہ ہوئے وہ صرف بغض اور حسد کی وجہ سے محروم رہے کوئی کہتا یہ بنی اسماعیل کو سعادت کیوں ملی۔ بنی اسرائیل کو کیوں نہ ملی کوئی کہتا ہے کہ اگر نبوت عطا کرنی ہوتی تو کسی بادشاہ کو دی جاتی۔ امیر کو دی جاتی کوئی فرشتہ ہی آجاتا۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ میں جس کو چاہوں نبوت اور رسالت کا تاج عطا فرمادوں۔ کفار مکہ یہ جانتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں کسی سے علم حاصل نہیں کیا۔ اس کے باوجود سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کلام سنا رہے ہیں اُس کی نہ مثال ہے نہ نظیر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَ کُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ (سورہ البقرہ۔ پارہ 1 آیت 23، رکوع 3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے خاص پر اُتارا تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

اگر تمہیں اس میں شک ہے کہ کلام الٰہی نہیں تو تم بھی تو انسان ہی ہو اور یہ کلام عربی

میں ہے اور تم عربی کے ماہر بھی ہو اس جیسی ایک سورت ہی بنا کر لے آؤ۔ چاہے اپنی مدد کیلئے اپنے حمایتیوں کو بھی بلا لو۔ مگر قیامت تک اس جیسی نظیر نہیں بنا سکو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فارس سے چلتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا تمام نشانیاں جو اُن کی کتب میں موجود تھیں وہ سب دیکھ لیں۔ ایک نشانی رہتی تھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پشت مبارکہ سے کپڑا اٹھایا اور ارشاد فرمایا۔ مہر نبوت کی نشانی رہتی تھی وہ بھی دیکھ لے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جلدی سے آگے بڑھے اور مہر نبوت کو بوسہ دیا اور ساتھ پڑھنے لگے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

کفار مکہ اپنے بڑے بزرگ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے تفصیلات بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑا جادوگر ہے (معاذ اللہ) اُس نے جواب دیا چلو چیک کر لو۔ یاد رکھو جادو کا اثر صرف زمین کی اشیاء پر ہوتا ہے آسمان کی اشیاء پر جادو نہیں چلتا۔ تم اُس سے کہو کہ وہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ اگر دو ٹکڑے کر دیں تو سمجھ جانا یہ جادوگر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ لہٰذا کفار مکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور چاند کو دو ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ ابوقبیس (دنیا کا قدیم ترین پہاڑ ہے اور یہ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے ساتھ ہی موجود ہے) پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور انگلی سے اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ پھر اشارہ کیا تو چاند پھر سلامت ہو گیا ایسے بے شمار واقعات جن سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت بالکل واضح ہوتی ہے انکار کی گنجائش ہرگز نہیں رہتی۔ (بخاری شریف کتاب المناقب جلد 1 صفحہ 513، مسلم شریف جلد 2 صفحہ 373)

حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس قدر ظاہر ہونے کے باوجود سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس باطن بھی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر وحدت ہیں کوئی رمز اُن کی کیا جانے

شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

کسی کی حقیقت کو جاننے کیلئے اس کا قرب ضروری ہے، جس کو جس قدر قرب حاصل ہوگا۔ اتنا ہی اُس کی حقیقت سے آشنا ہوگا۔ اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيْق۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک دن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخ انور کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے صدیق رضی اللہ عنہ بے شک تو بچپن میں، جوانی میں، بڑھاپے میں، سفر وحضر میں اور غار میں میرے ساتھ رہا۔ بلکہ بزرگ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا سایہ نہیں تھا لیکن اگر سائے کی طرح کوئی ساتھ رہا ہے تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔ اس قدر قرب پانے والے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے صدیق رضی اللہ عنہ کہیں تم یہ دعویٰ نہ کر دینا کہ میں نے حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالیا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لَمْ يَعْرِفْ حَقِيْقَتِيْ غَيْرُ رَبِّيْ۔

ترجمہ: میری حقیقت کو میرے رب عزوجل کے سوا کوئی نہیں پہچان سکتا۔ (مطالع المسرات، تجلی الیقین صفحہ 141)

نبی کو اپنے جیسا بشر کہنا کن کا طریقہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن مجید میں اللہ عزوجل

نے ارشاد فرمایا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰىٓ اِلَيَّ۔ (سورہ حم سجدہ پارہ 24، رکوع 15، سورہ کہف پارہ 16 رکوع 3)

اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجیے میں تمہارے جیسا بشر ہوں مگر میرے اوپر وحی اترتی ہے۔ یہی آیت پڑھ کر اپنے جیسا بشر کہنے والے ذرا غور کریں اسی میں مثلیت کی نفی ہو رہی ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں مگر میرے اوپر وحی اترتی ہے اب وحی کے اترنے نے مثلیت کی نفی کر دی۔ اگر ہمارے اوپر وحی اترتی ہے تو پھر بات کریں بلکہ جن پر وحی اترتی ہے وہ بھی مثلیت کا دعویٰ نہیں کرتے۔

یاد رکھیں نبی کو بشر اللہ عزوجل نے کہا۔ نبی علیہ السلام نے اپنے آپ کو بشر کہا۔ نبی کو بشر کفار نے کہا چوتھا کسی نے نہیں کہا اب نبی کو بشر کہنے والا سوچے میں ان تینوں میں سے کیا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا۔ (التغابن۔ پارہ 28، آیت 6، رکوع 15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ جنہوں نے کہا کہ بشر ہمیں سمجھانے کے لئے آیا تو وہ کافر ہوگیا (حقیر جان کر) صوم وصال رکھنے کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روزے رکھنے شروع کر دیئے جن کی نہ سحری نہ افطاری چند دن بعد کمزور ہو گئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے تھے ہم نے بھی رکھنے شروع کر دیئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَيُّكُمْ مِثْلِيْ (بخاری شریف) تم میں سے کون ہے جو میری مثل ہو۔ کسی صحابی نے مثلیت کا دعویٰ نہیں کیا۔

الحمد للہ عزوجل ہم نبی کو بشر مانتے ہیں مگر بے مثل کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل البشر ہیں۔ اور نور مانتے ہیں تو وہ بھی بے مثل نور اور بشر سمجھانے کے لئے ہے مگر سرکار صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی حقیقت کو سوائے اللہ عزوجل کے کوئی نہیں جانتا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کا علم ہے

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کی عطا سے ہر چیز کا علم رکھتے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا. (النساء، پارہ5، آیت 113، رکوع14)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ بھی نہیں جانتے تھے وہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھا دیا ہے اور تیرے رب کا تمہارے اوپر بہت بہت فضل ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔یہ نماز ظہر تک جاری رہا نماز ظہر پڑھی پھر شروع فرمایا، یہ عصر تک جاری رہا۔اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شروع سے لے کر آخر تک سب کچھ بیان کر دیا۔جو ہو چکا تھا وہ بھی جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا۔ہم میں بڑا عالم وہ تھا جس نے اُس کو زیادہ یاد رکھا۔ (صحیح مسلم شریف کتاب الفتن واشراط الساعۃ جلد2 صفحہ 390)

بعض اوقات سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شے کے بارے میں سوال کریں تو اُس سوال کرنے میں بھی حکمت ہوتی ہے۔اس سے یہ مطلب مت لیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہیں۔ کیوں کہ اگر کوئی سوال کرنا یا پوچھنا علم نہ ہونے کی دلیل قرار پائے تو پھر قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے بھی پوچھا سوال کیا۔

وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی قَالَ هِیَ عَصَایَ (سورہ طٰہٰ۔ پارہ16، آیت 17، رکوع10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے عرض کی یہ عصا ہے۔

رب تعالیٰ پوچھ رہا ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ عزوجل کو علم نہیں بلکہ سوال کرنے کا مطلب تھا میں پوچھوں گا موسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے تو ان کو ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ان کا لقب کلیم اللہ ہوگا۔

اس طرح بڑی مشہور حدیث ہے کہ اللہ عزوجل نے فرشتوں کی ایک جماعت جس کو سیاحین فرشتے کہتے ہیں وہ زمین پر چکر لگاتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں کہ کہاں اللہ عزوجل کے ذکر کی محفلیں ہو رہی ہیں اور جب محفل برخاست ہوتی ہے تو فرشتے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں رب تعالیٰ سب کچھ جاننے کے باوجود پوچھتا ہے اے فرشتو تم کہاں سے آئے ہو وہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

(صحیح مسلم شریف باب فضل مجالس الذکر جلد2، صفحہ 344، مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد3 صفحہ 332)

پیارے اسلامی بھائیو! ہر سوال کرنے والے کو لاعلم نہ سمجھا جائے سوال کرنے میں بے شمار حکمتیں بھی ہوتی ہیں اسی طرح اگر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مقام پر سوال کر دیں تو اس کا یہ مطلب مت سمجھیں کہ علم نہیں تھا۔ یا کسی جگہ خاموش ہیں یا نہ بتلائیں تو اس میں حکمت سمجھی جائے۔

بتلا دیتے تو تیمم کا انعام کیسے ملتا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلے میں تشریف فرما ہیں فجر کی نماز کے لئے پانی وضو کرنے کیلئے موجود نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قافلہ یہاں رُک جائے اور فجر سے پہلے قافلہ قریبی گاؤں میں جا کر وضو کر لے نماز فجر ادا کی جائے۔قافلہ فجر سے پہلے کوچ کرنے لگا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا ہار گم ہو گیا ہے نبی پاک نے ارشاد فرمایا ہار تلاش کرو۔ہار تلاش کرتے کرتے فجر کا وقت وہیں ہو گیا۔اب مسئلہ درپیش ہے کہ اگر نماز یہیں پڑھتے ہیں تو پانی نہیں اگر

گاؤں جائیں گے تو وقت گذر جائے گا اسی وقت جبریل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اللہ عزوجل نے آپ کی امت پر جہاں خصوصی انعامات فرمائے ہیں ان میں ایک اور انعام یہ دیا کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرلیا جائے۔ بعد میں اونٹ کو اٹھایا گیا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔
(پوراواقعہ صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 160، مسند ابن ابی عوانہ جلد 1 صفحہ 302، صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 48)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعہ ایک ہی ہے اب اسی میں دو گروہ بن گئے ایک کہتا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہیں تھا۔ (معاذ اللہ) اس لئے کہ اگر علم ہوتا تو بتلا دیتے کہ ہار تو اونٹ کے نیچے ہے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلا دیتے تو امت کو تیمم کا انعام کیسے ملتا تھا۔
حدیث مبارکہ میں ہے کہ مومن کے بارے میں حسن ظن رکھو۔

حسن ظن اور سوءِ ظن

حسن ظن سے مراد ہے۔ اچھا گمان رکھنا۔ سوءِ ظن سے مراد ہے بدگمانی رکھنا مثلاً محفل میں سے ایک بندہ اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔ سوءِ ظن یہ ہے کہ اُس کے بارے میں گمان رکھا جائے کہ بندہ بڑا غلط ہے۔ اُس کو محفل کے آداب کا پتہ نہیں۔ علم دین کی مجلس چھوڑ کر چلا گیا ہے اور حسن ظن یہ ہے کہ بندہ اس کے بارے میں یہ گمان رکھے کہ ہوسکتا ہے اس کو استنجاء کی حاجت ہوگئی ہو۔ ہمیں حکم بھی ہے کہ مومن کے بارے میں اچھا گمان رکھا جائے اور جو مومنوں کے سردار ہیں جوان کے بارے میں بدگمانی رکھے اُس کا کیا انجام ہوگا آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ گمان رکھنا کہ اُن کو علم ہی نہیں تھا اگر علم ہوتا تو بتلا دیتے۔ اور دوسرا گمان یہ ہے کہ علم تو تھا مگر امت کی بھلائی کی خاطر کہ امت کو تیمم کا انعام مل جائے اس لئے نہیں بتلایا اب کون حسن ظن رکھ رہا ہے اور کون سوءِ ظن رکھ رہا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے علم پر اعتراض کی غرض سنیے۔ یہ بھی ایک نقطہ اٹھایا جاتا ہے۔ ذرا آپ بھی اس کے بارے میں فیصلہ کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اور پریشان بھی رہے۔ پھر ان سے علیحدگی بھی رکھی۔ اسی صورت میں اعتراض کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ علم ہوتا تو پریشان کیوں ہوتے۔ خاموش کیوں رہتے۔ علیحدگی کیوں اختیار کی۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بندہ سچا ہو۔ اُس پر الزام لگ جائے پریشان تو وہ بھی ہو جاتا ہے۔ جہاں تک خاموشی اور علیحدگی کا تعلق ہے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ کے بارے میں صفائی پیش کرتے تو ہوسکتا تھا کہ کوئی کہہ دیتا کہ اپنی بیوی کے بارے میں تو ہر کوئی صفائی پیش کرتا ہے۔ خاموش اس لئے تھے کہ ان کے لئے تو قرآن کی آیات اُترنے والی تھیں۔ بزرگوں پر تہمت لگنا کوئی نیا کام نہیں تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی ایک بچے نے گواہی دی۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کہ چند دن کے تھے انہوں نے گواہی دی۔ لیکن جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ پر تہمت لگی تو اللہ عزوجل نے گواہی دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ خود فیصلہ کریں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر تھی یا کہ اللہ عزوجل کی گواہی۔ اس لئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں تھا کہ میری بیوی پاکیزہ ہے اور خاموش اس لئے تھے کہ اللہ عزوجل کا قرآن اترنے والا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طہارت قرآن بیان کرے گا۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ عقیدہ رکھنا چاہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلا دیں اس میں بھی

حکمت ہے نہ بتلائیں اس میں بھی حکمت ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا ہوا ہے۔ (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 515 میں ارشاد فرمایا کہ "اللہ کی قسم میں اپنی بیوی کی پاکیزگی بالیقین جانتا ہوں")

شیطان سے سجدہ کیوں نہ کروایا

ایک بندہ کافی دن میرے ساتھ بحث کرتا رہا۔ آخر ایک دن کہنے لگا کہ تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختار نبی مانتے ہو اگر اُن کے پاس اختیار تھا تو بتلاؤ انہوں نے اپنے چچا ابوطالب کو مسلمان کیوں نہ کیا۔ اُنہیں کلمہ شریف کیوں نہ پڑھا سکے۔

میں نے اُس کو جواب دیا کہ بھائی اللہ عزوجل تو ہر چیز پر قادر ہے اُس کی شان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. (البقرہ۔ پارہ 1، آیت 20، رکوع 2)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بے شک اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے۔

جب اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے تو اُس نے شیطان سے سجدہ کیوں نہ کروادیا۔ میرا جواب سن کر کافی دیر خاموش رہا پھر کہنے لگا جی اس میں کوئی حکمت ہوگی۔ میں نے جواب دیا کہ اگر اللہ عزوجل کے کام میں حکمت ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جن کی شان قرآن بیان کر رہا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ . (البقرہ۔ پارہ 1، آیت 129، رکوع 15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور کتاب اور حکمت سکھانے کے لئے تشریف لائے۔

کہنے لگا کہ حافظ صاحب میں یہ تسلیم کر گیا ہوں کہ سنی ہمیشہ ادب کا پہلو نکال لیتے ہیں اور حسن ظن رکھتے ہیں۔

گمراہ کون اور غضب والے کون

قرآن مجید میں جہاں ہمیں دعا مانگنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے وہاں انعام یافتہ لوگوں کا راستہ اختیار کرنے اور گمراہ اور غضب والوں کے راستے سے

بچنے کی تلقین بھی کی گئی ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ . صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ . (سورہ فاتحہ۔ آیت نمبر 5,6)

ترجمہ کنزالایمان:۔ چلا ہمیں سیدھے راستے پر راستہ اُن کا جن پر تیرا انعام ہوا نہ اُن کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ اُن کا جو گمراہ ہوئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں غضب والوں سے مراد یہودی اور گمراہ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ حالانکہ دونوں ہی کافر ہیں۔ پھر ان میں فرق کیوں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہودیوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بے ادبی کی۔ اُن کو ناحق قتل کیا، اُن کو جھٹلایا اس وجہ سے اللہ عزوجل کے غضب کا شکار ہوئے۔

اور نصاریٰ نے بے ادبی نہیں کی بلکہ نبی علیہ السلام کی شان بڑھائی۔ کسی نے نبی علیہ السلام کو خدا کہہ دیا اور کسی نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل کا بیٹا کہہ دیا۔ اب ظاہر ہے انہوں نے ایسا بے ادبی کی وجہ سے نہیں بلکہ ادب کی وجہ سے کہا تو اللہ عزوجل نے اُن پر غضب نہیں فرمایا بلکہ اُن کو گمراہ کہا۔

اس سے پتہ چلا کہ اللہ عزوجل کے محبوبوں کی شان میں بے ادبی غضب کا باعث بنتی ہے اور ادب کرنا اس میں عافیت ہے۔

الحمد للہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تو اللہ عزوجل مانتے ہیں اور نہ ہی اللہ عزوجل کا بیٹا مانتے ہیں۔ بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں جو بھی کمالات مانتے ہیں وہ اللہ عزوجل کی عطا سے مانتے ہیں ذاتی طور پر کسی کے اندر کوئی کمال نہیں اور اللہ عزوجل کے جتنے بھی کمالات ہیں وہ ذاتی ہیں ازلی ہیں ابدی ہیں ایسے کمالات مخلوق میں کسی کے بھی نہیں مانتے۔

تو اللہ عزوجل اول، آخر، ظاہر اور باطن ہے اور اُس کو ہر شے کا علم ہے یہ سب کچھ ذاتی ہے۔ اور اللہ عزوجل کی عطا سے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق میں اول، آخر، ظاہر اور باطن ہیں اور اُن کو ہر شے کا علم ہے۔

ہمیں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا چاہے کہ اُس نے ہمیں ایسے عظمت والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنایا۔ جب اللہ عزوجل نے اتنا کرم فرمایا تو ہمیں بھی ان کو راضی کرنے والے اعمال کرنے چاہییں۔ اور چاہے کہ ہم ان کی نافرمانی سے بچیں۔ نیک بننے کے لئے اچھا ماحول ضروری ہے اور یہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں حاصل ہوگا۔ اللہ عزوجل ہمیں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں جینا مرنا نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیکی کی دعوت کی اہمیت

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰہ

نفلی اعتکاف

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی عادت بنالیں جب بھی اللہ رب العزت مسجد میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائے تو مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا پڑھ لیا کریں۔

(اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ)

ترجمہ:۔ اے ہمارے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

یہ پڑھنے کے بعد اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ میرے اسلامی بھائیو! جتنی دیر ہم مسجد میں رہیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دیگر عبادات کے ساتھ نفلی اعتکاف کا ثواب مفت میں عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اونٹ بول پڑا

پیارے اسلامی بھائیو! انیس الواعظین میں درود وسلام کی فضیلت میں حدیث پاک نقل ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ سرکار دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک زمانہ ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ پر چوری کا الزام لگا۔ مقدمہ چلا فیصلہ کیا گیا کہ ان کا ہاتھ کاٹ دیا

جائے۔قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا. (سورۃ المائدہ، پارہ 6 آیت 38 رکوع 10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ چوری کرنے والا مرد چوری کرنے والی عورت۔ان دونوں کا ہاتھ کاٹ دو۔ عورت ہو یا مرد اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں بھی اسلامی قانون کا نفاذ فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں برائیاں اس لیے بڑھ رہی ہیں کہ مجرموں کو صحیح سزائیں نہیں دی جارہی ہیں۔اگر ایک مجرم کو صحیح معنوں میں سزا مل جائے تو دوسرے بندے الرٹ ہوجاتے ہیں۔برائیوں سے باز آجاتے ہیں لیکن جب ایک بندہ برائی کرکے اگلے دن دندناتا پھر رہا ہوتا ہے تو دوسرے کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔وہ کہتا ہے کہ اس نے بُرا کام کیا تو اس کو کوئی گرفت نہیں ہوئی تو ہم بھی بُرا کام کرتے ہیں، اس طرح دیکھا دیکھی معاشرے میں بُرائی بڑھتی جاتی ہے۔ایک ملک کے بارے میں آتا ہے کہ وہاں پر چوریاں بہت ہوتیں تھیں۔وہاں پر ایک چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو وہاں دس سال تک کسی نے چوری نہیں کی۔کیونکہ اتنی بڑی سزا ہے کہ جس کا ہاتھ کٹ جائے تو جو بھی ملتا ہے پوچھتا ہے۔بھئی کیا ہوگیا تمہیں، بھئی فلاں کے ہاں رشتہ نہیں کرنا۔اس کے باپ نے چوری کی تھی۔دیکھو اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے۔کتنی بدنامی اور پریشانی سامنے آتی ہے تو بندہ چوری کرنے سے پہلے سوچتا ضرور ہے۔بہرحال جب فیصلہ کیا گیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو ایک اونٹ قریب کھڑا تھا۔اس نے بولنا شروع کردیا۔ وہ انسانی زبان میں بولا کہ یہ چور نہیں ہے۔اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔بہرحال مقدمہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقدمے میں ثابت یہ ہوا کہ یہ چور ہے جب سزا سنائی گئی کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو قریب سے اونٹ بول پڑا کہ یہ چور نہیں۔اب آپ بتلائیں کیا کرنا چاہیے۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ہاں اونٹ سچ کہہ رہا ہے کہ یہ چور نہیں ہے۔اس کو چھوڑ دیا جائے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی کو بلایا اور پوچھا کہ تو ایسا کون سا عمل کرتا ہے جس کے صدقے اللہ تعالیٰ نے تجھے دنیا کی رسوائی سے بچا لیا دیکھیں چاہے مقدمے کی تحقیقات صحیح نہیں ہوئی اگر ہاتھ کٹ جاتا بدنامی تو تھی اور رسوائی بھی۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تو ایسا کون سا عمل کرتا ہے، جس کے صدقے اللہ تعالیٰ نے تجھے دنیا کی رسوائی سے بچالیا۔اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تو مجھے کچھ علم نہیں البتہ میں آپ پر روزانہ ایک سو مرتبہ درود شریف ضرور پڑھتا ہوں۔اب اس عمل سے بچت ہوئی یا کسی اور عمل کی وجہ سے۔اس کی تصدیق تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمانی تھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان سنو۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابی رضی اللہ عنہ جس طرح اس درود پاک نے تجھے دنیا کی ذلت و رسوائی سے بچایا ہے یہی درود و پاک تجھے قیامت کے روز بھی ذلت و رسوائی سے بچالے گا۔

(سعادۃ الدارین صفحہ 137، نزہۃ المجالس)

ضابطۂ حیات

پیارے اسلامی بھائیو! انسان اس دنیا میں آیا ہے اس کو دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے کسی قانون کی، کسی طریقہ کی ضرورت ہے۔کیونکہ یہ بندہ جب اپنی من مانی کرے گا تو معاشرے میں امن برقرار نہیں رہ سکے گا۔معاشرے کے اندر اسی صورت میں امن برقرار ہوسکتا ہے۔جب سب مل جل کر رہیں گے اور ایک قانون اور ضابطے کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس کوئی ضابطہ ہونا چاہیے۔کوئی قانون ہونا چاہیے جس کے تحت ہم اپنی زندگی بسر کریں لہٰذا ہمارے دل میں خواہش ہے کہ ہمارے پاس کوئی کتاب ہو۔اس کتاب کے مطابق ہم زندگی

بسر کریں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر تشریف لے گئے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے مالک و مولا میری قوم مطالبہ کرتی ہے کہ ان کو کوئی کتاب عطا فرمائی جائے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے اے موسیٰ علیہ السلام تم کوہِ طور پر آؤ اور اعتکاف کرو اور اعتکاف کے بعد تمہیں کتاب دی جائے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیس دن کا اعتکاف کیا اور پھر حکم ہوا کہ دس دن اور اعتکاف کرو۔چالیس دن کا اعتکاف کیا۔اب چالیس دن آپ اپنی قوم سے جُدا رہے کیونکہ جب بندہ معتکف ہوتا ہے۔جیسے مسجد میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔اتنے دن بندہ اپنے گھربار سے اپنے رشتے داروں سے کنارہ رہتا ہے۔عبادت کرتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن کا اعتکاف کیا۔اپنی قوم سے چالیس دن جدا رہے۔اب قوم نے پیچھے بچھڑا پوجنا شروع کر دیا۔سامری نے منصوبہ بنایا اور لوگوں سے کہا اے لوگو حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہیں کہتے ہیں کہ ہمارا رب ایک ہے۔دیکھا تو ہم نے نہیں اور نہ نظر آتا ہے۔یہ دیکھو یہ بچھڑا تمہارے سامنے ہے اور یہ بولتا بھی ہے۔لہٰذا یہی تمہارا معبود ہے۔اس کی عبادت کرو۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں تین گروہ بن گئے۔پہلا گروہ وہ تھا جو بچھڑے کی پوجا کرتا تھا۔دوسرا گروہ وہ تھا جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی پوجا کرتا تھا لیکن بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کو بُرا نہیں کہتا تھا۔منع نہیں کرتا تھا اور تیسرا گروہ وہ تھا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت بھی کرتا تھا اور ساتھ ان کو منع بھی کرتا کہ بچھڑے کی پوجا نہ کرو۔یہ ہمارا معبود نہیں۔ (مفہوم آیت سورۃ البقرہ پارہ 1 رکوع 5 آیت 51)

یہ ہمارا خالق نہیں۔ہمارا خالق وہ ہے جو وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ ہے۔ جو ساری کائنات کا بنانے والا ہے۔اس بچھڑے کو تو سامری نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے جو بننے میں سامری کا محتاج ہے۔وہ ہمارا خالق کیسے ہوسکتا ہے۔ہمارا مالک کیسے ہوسکتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں تین گروہ بن گئے۔پہلا گروہ جو بچھڑے کی پوجا کرتا تھا۔دوسرا گروہ وہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔لیکن بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کو منع نہیں کرتا تھا جس طرح

ہم کہتے ہیں۔یار کوئی اپنے گھر جھنج بجائے کوئی چھانٹی بجائے ہمیں کیا۔کوئی نماز پڑھے نہ پڑھے ہمیں کیا۔ہم نے تو اپنی قبر میں جانا ہے۔انہوں نے اپنی قبر میں جانا ہے۔

نجات پانے والا گروہ

تیسرا گروہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت بھی کرتا اور بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کو منع بھی کرتا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ بچھڑے کی پوجا کی جارہی ہے آپ کو بڑا غصہ آیا۔بڑا جلال آیا۔اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام سے کہنے لگے میں آپ کو اپنے پیچھے چھوڑ کر گیا تھا۔یہ قوم گمراہ ہو گئی۔آپ نے ان کو سمجھایا کیوں نہیں۔حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا میں نے ان کو بہت سمجھایا لیکن یہ نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں بددعا کی۔پیارے اسلامی بھائیو!اس قوم پر عذاب آیا اور عذاب کس گروہ پر آیا۔

پیارے اسلامی بھائیو!دو گروہوں پر عذاب آیا۔ایک جو بچھڑے کی پوجا کرتے تھے۔دوسرا جو رب تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے لیکن بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کو منع نہیں کرتے تھے۔بُرائی سے منع نہیں کرتے تھے ان پر بھی عذاب آیا اور بچا وہ گروہ جو خود بھی نیکی کرتا تھا اور بُرائی کرنے والوں کو منع بھی کرتا تھا۔

ہم کس گروہ میں شامل ہیں

میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میری آپ سے ایک مدنی التماس ہے کہ آپ بھی اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں آج ہم کس گروہ میں شامل ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں۔کیا ہم بُرائی کرنے والوں کو منع کرتے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلی قوموں کے واقعات اس لیے بتلائے کہ ان کے واقعات پڑھو اور سنو پھر تم اپنی اصلاح کرو۔ان کے واقعات سے عبرت پکڑو۔اگر اللہ تعالیٰ کے عذاب

سے بچنا چاہتے ہو تو پھر اس گروہ میں شامل ہو جاؤ جو خود بھی رب تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے اور نیکی کی دعوت بھی دیتا ہے اور برائی سے بھی منع کرتا ہے۔

آج پیارے اسلامی بھائیو! حالات کچھ اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ آج اگر کسی سے کہا جائے کہ بھائی چلو نیکی کی دعوت دینے کے لئے جواب ملتا ہے کہ حالات بڑے خراب ہیں۔ آج کسی کو نیکی کی دعوت دینے کا زمانہ نہیں اس لئے کہ آج کسی کو منع کرو تو وہ دشمن بن جاتے ہیں۔ آج نیکی کی دعوت دینے کا وقت نہیں رہا۔ میرے پیارے اسلامی بھائیو! ہم یہ کہتے ہیں حالات بڑے خراب ہو چکے ہیں کسی کو نیکی کی دعوت دینے کا زمانہ نہیں رہا۔ میں کہتا ہوں حالات اچھے ہیں۔

سنت کے چھوٹنے پر آنسو

ایک اللہ عزوجل کا ولی تھا جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کسی نے پوچھا حضرت صاحب کیا بات ہوگئی۔ کہنے لگے مجھ سے سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سنت چھوٹ گئی ہے۔ اس کی وجہ سے میں رو رہا ہوں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ان بزرگوں سے کوئی سنت چھوٹ جاتی تو روتے تھے۔ آج ہمارے فرائض چھوٹ جاتے ہیں تو ہماری آنکھوں سے آنسو نہیں بہتے اور سنت بھی کون سی چھوٹی آپ سن کر حیران رہ جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کی حضرت صاحب ہم نے تو آپ کو ہمیشہ سنت پر عمل کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا میں دین کی تبلیغ کے لیے لوگوں کے پاس جاتا تھا۔ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے جاتا تھا لیکن مجھے کسی نے پتھر نہیں مارے میں چاہتا تھا کہ میں دین کی تبلیغ کیلئے جاتا تو لوگ مجھے پتھر مارتے۔ میرے جسم سے خون نکلتا۔ میری جوتیوں میں خون آتا۔ سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ادا ہو جاتی کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف کی وادی میں تشریف لے گئے تو وہاں نوجوان اوباش قسم کے لڑکے پیچھے لگے۔

انہوں نے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر پر پتھر برسائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے خون بہا اور اتنا خون بہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین پاک خون سے بھر گئیں۔ پیارے اسلامی بھائیو! ہم کہتے ہیں حالات بڑے خراب ہیں۔

پھولوں کی پتیاں نچھاور

ہم نیکی کی دعوت دینے جاتے ہیں لوگ ہمارے اوپر پھولوں کی پتیاں برساتے ہیں۔ ہمارے گلوں میں ہار ڈالتے ہیں۔ ہمارے لئے اہتمام کرتے ہیں۔ ہم پھر بھی نہیں جاتے۔ ذرا سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھو حالات بڑے خراب ہیں۔ حضور پاک علیہ السلام نے اپنے شکم اطہر پر پتھر باندھ کر بھی تبلیغ کی اور پیدل سفر بھی کیا۔ آج ہمارے لیے طرح طرح کی سہولتیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں حالات بڑے خراب ہیں۔ کس طرح نیکی کی دعوت دیں۔

حاکم سے رعیت کا سوال

پیارے اسلامی بھائیو! اور کچھ نہیں تو آپ کو ایک عام سی بات بتاؤں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ہر بندہ حاکم ہے۔ قیامت کے روز اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (مسلم شریف)

مثال کے طور پر ہم اپنے گھر میں حاکم ہیں۔ ہمارے ماتحت ہماری اولاد ہے۔ چھوٹے بھائی بہن ہیں۔ ہماری بیوی ہے۔ یہ سب ہماری رعیت میں ہیں۔ ہم نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ ہمارے گھر میں سارے نماز پڑھتے ہیں۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھتے تو کیا ہم نے کبھی ان کو تلقین کی ہے۔ ایک بندہ کہنے لگا حافظ صاحب حالات بڑے خراب ہیں۔

اولاد کو آج کہنے کا زمانہ نہیں ہے۔ میں نے کہا اچھا حالات بڑے خراب ہیں۔ کہنے لگا جی ہاں حالات بڑے خراب ہیں۔ میں نے کہا اگر تیرا بیٹا سکول نہ جائے کیا تو اس کو کچھ نہیں کہتا۔ کہنے لگا

حافظ صاحب میں ڈنڈا پکڑ لیتا ہوں خوب مرمت کرتا ہوں۔ میں نے کہا اگر سکول نہ جائے تو پھر
حالات کو پیش نظر نہیں رکھتا اور اس پر تشدد بھی کرتے ہو۔ ارے ماں برقعہ پہن کر چھوڑنے چلی
جاتی ہے۔ بیٹا سکول چل اور جب نماز نہیں پڑھتا تو ہمارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کیا
قیامت کے روز یہی اولاد ہمارے گریبان سے نہیں پکڑے گی۔ کہ اے مالک و مولا عزوجل یہ وہ
میرا باپ ہے اگر میں سکول نہیں جاتا تھا تو مجھے ڈنڈے مار کر چھوڑنے جاتا تھا۔ اور میں سکول
پڑھنے والا بن گیا۔ اگر یہی سختی میری نماز کے لیے کرتا تو میں نمازی بن جاتا۔ میرے بے نمازی
ہونے میں میرا باپ برابر کا شریک ہے۔ پہلے اس کو دوزخ میں ڈال بعد میں مجھے ڈالنا۔

راہ خدا میں تکالیف

پیارے اسلامی بھائیو! کہیں اس اولاد کی وجہ سے دوزخ کا ایندھن نہ بن
جائیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے سوہنے آقا علیہ السلام نیکی کی دعوت دینے جاتے تھے تو آپ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھا دیئے جاتے اور سرکار علیہ السلام ان کانٹوں پر
چل کر بھی تبلیغ کرتے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں گڑھے کھود دیئے جاتے
تاکہ یہ اپنے راستے سے اپنے مشن سے باز آجائیں بلکہ ایک مرتبہ ایسا موقع بھی آیا کہ سرکار دو
عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت کے
اوپر اونٹ کی اوجڑی ڈال دی گئی۔ ایک مرتبہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ ایک کافر
بدبخت آیا۔ اس نے گلے میں چادر ڈال کر بل دینے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مبارک باہر آنے لگیں۔ یہاں تک پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ
معظمہ سے خانہ کعبہ سے بڑا پیار تھا۔ اتنا پیار تھا کہ پیارے آقا علیہ السلام وہاں پر نماز ادا کرتے تو
اس وقت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم تھا لیکن پیارے آقا علیہ السلام اُس
سمت نماز ادا کرتے جس میں کعبہ بھی سامنے آجاتا اور بیت المقدس بھی۔ لیکن پیارے اسلامی
بھائیو! حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین کی خاطر مکہ معظمہ بھی چھوڑنا پڑا۔

لیکن اس کے باوجود پیارے آقا علیہ السلام نے نیکی کی دعوت کو ترک نہیں کیا بلکہ ایک
ایسا موقع بھی آیا۔ حضور علیہ السلام کے چچا ابوطالب کے پاس کافر اکٹھے ہو کر آئے انہوں نے کہا
کہ آپ اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ۔ اگر اس کو دولت چاہیے تو ہم مہیا کر دیتے ہیں۔ اگر ان کو کسی اونچے
گھرانے میں شادی کرانے کی خواہش ہے تو ہم یہ بھی بندوبست کر دیتے ہیں۔ اگر یہ ہمارا لیڈر
بننا چاہتا ہے تو ہم اس کو لیڈر بھی ماننے کے لیے تیار ہیں لیکن یہ ہمارے بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ
دے۔ پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! اے میرے چچا اگر یہ میرے ایک ہاتھ پر سورج
ایک ہاتھ پر چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے راستے سے نہیں ہٹوں گا۔ آج ہم کہتے ہیں
حالات بڑے خراب ہیں۔ بھائی ہم نیکی کی دعوت دینے کے لیے جاتے ہیں۔ ہمارے راستہ میں
پھول بچھائے جاتے ہیں۔ ہمارے لیے اہتمام کیا جاتا ہے پھر بھی ہم کہتے ہیں۔ حالات بڑے
خراب ہیں۔

قبلہ سید ابوالبرکات شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے ہمارے قبلہ سید
ابوالبرکات شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے ولی کامل اور مفتی اعظم پاکستان تھے۔ آپ ریلوے
کالونی میں جمعہ پڑھانے آیا کرتے تھے۔ تقریباً پچپن سال آپ نے جمعہ وہاں پڑھایا۔ بہت
بڑے عالم دین تھے۔ آپ بیان تھوڑا کرتے تھے باقی سوالوں کے جواب دیا کرتے تھے۔ پورے
پاکستان سے، باہر کے ملکوں سے بھی لوگ سوال لکھ کے بھیجتے تھے۔ ایک دوست قریب کھڑا ہو جاتا
تھا۔ وہ سوال پڑھتا جاتا۔ آپ جواب منبر شریف پر بیٹھے دیئے جاتے تھے۔ ایک دن سوال کیا گیا
کہ اگر بیوی روٹی پکا کر نہ دے تو کیا مرد اس پر تشدد کر سکتا ہے۔ عجیب سوال آیا سب کے کان
کھڑے ہو گئے۔ کہ دیکھو قرآن و حدیث اس کے بارے میں کیا جواب دیتے ہیں۔ قبلہ
ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ اگر عورت روٹی پکا کر نہ دے تو مرد کو چاہیے اس کو

بازار سے لا کر دے۔اس لئے کہ عورت کو روٹی دینا اور کپڑے دینا مرد کی ذمہ داری ہے۔

وَرِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ۔آیت 233، پارہ 2 رکوع 14)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور۔

اس کو کھانا دینا اس کو کپڑے پہنانا یہ مرد کی ذمہ داری ہے۔فرمایا اگر وہ روٹی پکا کر نہیں دیتی تو مرد کو چاہئے بازار سے لا کر اس کو دے۔اس پر تشدد نہیں کر سکتے اور فرمایا اگر تیری بیوی نماز نہیں پڑتی تو اس کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔یقین جانو بندوں کی چیخیں نکل گئیں کہ ہماری بیوی روٹی پکا کر نہ دے تو ہم ڈنڈا پکڑ لیتے ہیں۔ڈیوٹی سے گھر آئے۔آگے روٹی نہ پکی ہو۔یہ چھابی جارہی ہے۔برتن توڑے جارہے ہیں۔کہ میرے آنے تک روٹی نہیں پکائی۔

کیا کبھی نماز نہ پڑھنے پر بھی ناراض ہوئے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! کیا ہم نے بیوی پر ایسے وقت پر ناراضگی کی ہے کہ جب اس نے نماز نہ پڑھی ہو۔آج ہم بیوی کو نہیں سمجھا رہے۔بچوں کو نہیں سمجھا رہے۔ہمارے اردگرد کا ماحول جس میں برائیاں بڑھتی جارہی ہیں۔آپ دیکھیں پہلے آپ کے اس گاؤں میں جوئے کے کتنے اڈے تھے۔آج کتنے بڑھتے جارہے ہیں۔کس قدر لوگ برائی کی طرف بڑھتے جارہے ہیں۔مسجدیں ویران ہوتی جارہی ہیں اور بُرائی دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔اگر ہم نے اس برائی کے آگے بند باندھنے کی کوشش نہ کی تو پھر یہ گندہ پانی ہمارے گھروں کے اندر گھس آئے گا اور اللہ نہ کرے ہماری اولاد اِن برائیوں کے اندر ڈوب جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دور میں جس کی اولاد نیک ہے تو ماں باپ کے لیے دنیا ہی جنت ہے اور اگر کسی کی اولاد بُری سوسائٹی میں پڑ کر بُرے کام کرنے لگ جائے تو ماں باپ کے لیے دنیا ہی دوزخ ہے۔لہٰذا اپنی اولاد کی طرف توجہ دیں۔ ان کو نیکی کی دعوت دیں۔اپنی اولاد کا بھی فکر کریں اور سرکار علیہ السلام کے سارے امتیوں کا بھی فکر کریں۔ہماری زندگی کا مقصد کیا

ہے؟ ہمیں تو اپنی بھی اصلاح کرنی ہے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی بھی کوشش کرنی ہے۔

سوچوں میں فرق

آج ہمیں اگر کوئی نیکی کی دعوت دیتا ہے یا کوئی کہتا ہے کہ قافلے میں چلو ہم جواب دیتے ہیں جی ہمارے پاس وقت ہی نہیں۔آج کے دور میں ہم اپنی نماز پڑھ لیں تو بھی بڑی غنیمت ہے۔یعنی ان کے کہنے کا مقصد اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو۔ہم پانچ نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔یعنی پانچ نمازیں پڑھ کر بھی کسی پر احسان جتلا رہے ہیں حالانکہ حقیقت میں دیکھا جائے ہم ساری زندگی رب عزوجل کی عبادت کرتے رہیں تو بھی ہم اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ہم کہتے ہیں کہ شکر کریں ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔

بنی اسرائیل کا عابد

آیئے میرے اسلامی بھائیو! آپ کو ایک حیرت انگیز واقعہ سناؤں۔بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے جبرائیل علیہ السلام اس قوم پر عذاب نازل کرنا ہے۔عرض کیا کہ اے مالک و مولا عزوجل اس قوم کے اندر تیرا ایک ایسا بندہ ہے جو ہر وقت تیری عبادت میں مصروف رہتا ہے۔اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ رب تعالیٰ نے فرمایا سب سے زیادہ عذاب اس پر نازل کرنا ہے۔

عرض کی! مالک و مولا عزوجل جیسے تیرا حکم ہوگا ویسے میں نے کرنا ہے۔لیکن حکمت جاننا چاہتا ہوں کہ وہ جو شب و روز تیری عبادت میں مشغول رہتا ہے اس پر عذاب۔فرمایا! اے جبرائیل علیہ السلام اس بستی کو اٹھاؤ اور اسی عابد کے سر پر دے مار۔ میں اس کی چیخیں سننا چاہتا ہوں۔اس لئے کہ اس کے سامنے میرے احکامات کی نافرمانی ہوتی تھی اور اس کے ماتھے پر بل بھی نہیں پڑتا تھا۔وہ اپنی جنت کے حصول میں لگا رہا اور لوگوں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتا تھا۔بُرائی

سے منع نہیں کرتا تھا۔ مجھے ایسی عبادت کی ضرورت نہیں۔ (خلاصہ عبارت تنبیہ المغترین)

پیارے اسلامی بھائیو! کہیں ہمارا بھی یہی انداز تو نہیں بنتا جارہا۔ ہمیں اپنی فکر پڑی ہے۔ کسی کی بھی پرواہ نہیں کررہے۔ آج اگر کوئی نیکی کی دعوت دینے کے لیے کہتا ہے جواب ملتا ہے کہ جناب کوئی اپنے گھر میں چمچ بجائے یا چھاننی بجائے ہمیں کسی سے کیا سروکار ہے۔ ہم نمازیں پڑھتے ہیں اور حلال کی روزی کماتے ہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ یہ سوچیں اللہ عزوجل نہ کرے۔ اللہ عزوجل نہ کرے اگر یہی سوچ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہوتی یہی سوچ اگر اللہ عزوجل نہ کرے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء کاملین کی ہوتی کہ حلال کی روزی کماؤ اور پانچ نمازیں پڑھو۔ بس یہی کافی ہے۔ ہر کوئی اپنی جگہ نماز پڑھتا رہتا تو عین ممکن ہے کہ آج ہم کسی بت کے آگے جھکے ہوئے ہوتے۔ اولیاء کاملین نے اپنے گھر بار کو چھوڑا اور دین کی سربلندی کیلئے نکلے۔ ان کی محنتوں سے ان کی کاوشوں سے انکی قربانیوں سے برصغیر کے اندر اور پوری دنیا کے اندر اسلام پھیلا۔

جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس وقت کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے اور سب کے مزارات آپ کو مدینہ شریف میں نہیں ملیں گے۔ ہم مدینہ شریف کی تڑپ رکھتے ہیں اور انہوں نے مدینہ شریف چھوڑا اور دنیا کے اندر پھیل گئے اور آج دنیا کے اندر جو اسلام نظر آرہا ہے ان کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ہمارے ایک اسلامی بھائی جو شاہ عالمی میں کام کرتے ہیں کاروبار ان کا اپنا ہے۔ آجکل تاجروں کا چائنہ جانے کا بڑا رجحان ہے وہ چائنہ سے ہوکر واپس آئے تو انہوں نے مجھے ایک بک لیٹ دکھائی۔ اس پر اس شہر کا نقشہ بنا ہوا تھا اور جہاں جہاں مساجد ہیں ان کو ہائی لائٹ کیا گیا تھا۔ تاکہ تم مسلمان اس شہر میں آئے ہو۔ نماز پڑھنی ہے تو فلاں جگہ پہنچ جانا۔ یعنی انہوں نے نقشہ دیا ہوا تھا اور دوسری طرف اس بک لیٹ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کی تصویر بھی بنی ہوئی

تھی۔ یقین جانیں جب میں نے تصویر دیکھی تو میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ وہ منظر گھوم گیا کہاں مدینہ منورہ اور کہاں چائینہ اور اس دور میں سفر کتنا مشکل تھا۔ راستے میں جنگلات، راستے میں ندی، نالے، دریا، سمندر، کتنی چیزیں آتی ہیں اور اللہ عزوجل کے نیک بندے کس طرح سفر کر کے وہاں پہنچے اسی لئے تو مزار شریف بنا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جن کو سرکار علیہ السلام رخصت کرنے کیلئے خود باہر تشریف لائے ہیں اور سرکار علیہ السلام کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہیں اور سعد رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہیں۔ پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سعد رضی اللہ عنہ عین ممکن ہے کہ دوبارہ تمہارے ساتھ اس دنیا میں ملاقات نہ ہوسکے۔ ارے کیا جذبات لیکر وہ وہاں سے نکلے ہوں گے۔ انہوں نے سرکار علیہ السلام کا پیارا مدینہ چھوڑا اور سرکار علیہ السلام کا بظاہر قرب چھوڑا اور کہاں چائنہ پہنچے اور وہاں جا کر تبلیغ کی اور آج ہم اپنے محلے کے اندر تبلیغ کرتے ہوئے ڈر رہے ہیں۔

میرے میٹھے میٹھے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی ان سستیوں کو دور کرنا چاہئے۔ اگر نجات چاہتے ہو بھلائی چاہتے ہو، اس کا بہترین حل یہ ہے، اپنا شمار اس گروہ کے اندر کرو جو خود بھی رب عزوجل کی عبادت کرنے والا ہے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا بھی ہے۔ برائی سے منع کرنے والا بھی ہے۔ وہی کامیاب اور کامران ہے۔ میں آپ کو اس سلسلہ میں ایک اور بڑی ایمان افروز بات بتا رہا ہوں۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا تبلیغ کی خاطر

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ جنہوں نے کئی سال پیارے آقا علیہ السلام کے مزار پرانوار پر اپنی داڑھی سے جھاڑو دیا اور ایک رات سو رہے ہیں۔ خواب میں انہیں سوہنے آقا علیہ السلام کا دیدار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی سوہنے آقا علیہ السلام کا دیدار نصیب فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اے عبدالحق اب تو ہندوستان چلا جا اور وہاں جا کر ہمارے دین کی تبلیغ کر۔ حضرت شیخ محقق عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں جب میں پریشان ہوتا ہوں تو سبز گنبد کو دیکھ لیتا ہوں۔ مجھے سکون آ جاتا ہے چین آ جاتا ہے۔ وہاں پریشان ہو گیا تو کیا بنے گا۔ پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا عبدالحق تو انڈیا چلا جا یہاں پریشان ہوتا ہے۔ تو سبز گنبد کو دیکھ کر سکون ملتا ہے۔ وہاں پریشان ہوگا تو سبز گنبد والے کو دیکھ لیا کرے گا۔ دین کی سربلندی کیلئے جو کام کرنے والے ہیں۔ سرکار علیہ السلام کا پیغام آگے تک پہنچانے والے ہیں یہ ان کے لئے انعام واکرام ہے۔ آؤ میرے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہو کہ اس انعام واکرام کے مستحق بن جائیں۔ ہمارے اوپر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرم ہو جائے تو دین اسلام وہی دین ہے۔ اس کی تبلیغ کوئی بھی کرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں انعام پائے گا۔

علم دین کی اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! دین کی تبلیغ کرنا ایک بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ بڑا اہم کام ہے لیکن اگر ایک بندہ دنیاوی کام کرنا چاہتا ہے۔ بغیر سیکھے کرے گا تو فائدے کے بجائے نقصان پائے گا۔ ایک بندہ خراد مشین کا کام جانتا ہی نہیں ہے۔ اس کو خراد مشین پر کھڑا کر دو فائدے کے بجائے نقصان کرے گا تو پیارے اسلامی بھائیو! جب یہ دنیا کے کام کرنے کے لئے پہلے سیکھنا پڑتا ہے تو دین کا کام تو سب سے اہم کام ہے۔ اس کو کرنے سے پہلے بھی سیکھنا پڑے گا۔ دین کا کام سیکھیں گے کس طرح اور سیکھنے کے بعد کتنا فائدہ ہوگا اس کی میں آپ کو آسان سی مثال دیتا ہوں۔

حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تبلیغ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بوڑھے

بابا جی تھے۔ وہ وضو غلط کر رہے تھے اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں شہزادے دیکھ رہے تھے کہ بابا جی وضو غلط کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا۔ بابا جی آپ کے بال سفید ہو گئے کہاں بال سفید کر لئے آج تک وضو کرنا ہی نہیں آیا۔ بلکہ دیکھو شہزادے اتنے تربیت یافتہ ہیں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کرنے والے ہیں اور جنہوں نے نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تربیت حاصل کی ہے۔

کون شبیر وہ جس کا نانا نبی جس کی ماں فاطمہ اور بابا علی
اُس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں شہزادے بابا جی سے کہنے لگے۔ اچھا ہوا۔ آپ آ گئے ہمیں ایک پریشانی لاحق تھی۔ یہ کہتا ہے کہ میں وضو صحیح کرتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں صحیح کرتا ہوں ہم دونوں وضو کریں گے تو آپ ذرا دیکھ کر فیصلہ کیجئے گا۔ غلط وضو کس کا ہے اور صحیح وضو کس کا ہے۔ اب دونوں شہزادوں نے وضو کیا۔ جب وضو کر کے فارغ ہو گئے تو کہنے لگے ہاں بابا جی بتلائیں کس کا وضو صحیح ہے کس کا وضو غلط۔ بابا جی نے فرمایا تم دونوں کا وضو صحیح تھا۔ غلط وضو میرا ہی تھا۔ یہ ہے تربیت کا فائدہ۔ تربیت حاصل کر کے پھر تبلیغ کرو گے تو اس کا فائدہ ہوگا۔

تربیت کس طرح ہوگی؟

مدنی قافلوں میں سفر کرنا بہت ضروری ہے۔ الحمدللہ ثم الحمد للہ اسلامی بھائیوں نے درس کا طریقہ سیکھا۔ اسی طرح سے نیکی کی دعوت۔ اور نمازیں یاد کیں۔ یہ سب مدنی قافلوں کی برکتیں ہیں۔ وہ اسلامی بھائی جن کی بیس، چالیس سال عمریں بیت گئیں ہیں ان کو کلمے یاد نہ تھے۔ الحمد للہ یہ مدنی قافلوں کی برکتیں ہیں۔ ان کو یہ چیزیں یاد ہونا شروع ہو گئیں۔ میری آپ سب سے مدنی التجا ہے۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ

وابستہ ہو جائیں اور اس ماحول سے وابستہ ہو کر علم دین سیکھ کر آگے دین کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

تبلیغ دین کا فائدہ

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہماری کوشش سے ہماری محنت سے کوئی بندہ نمازی بن جاتا ہے، کوئی نیکی کے راستہ پر آ جاتا ہے، تو یقین جانو یہ اتنی خوشی کا کام ہے میں کہتا ہوں کروڑوں اربوں روپے خرچ کر کے انسان کو وہ خوشی حاصل نہیں ہوتی جو کسی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم کوشش کر کے کسی کو نمازی بنا دیں گے تو جتنی دیر تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا جتنا اس کو ثواب ملے گا۔ اتنا ہمیں بھی ملتا رہے گا۔ یہ تو ایسی نیکی ہے۔ بندہ مر بھی جائے تو ثواب جاری رہتا ہے۔ اگر ہم مر بھی گئے تو ثواب قبر میں پہنچتا رہے گا۔ لہذا ابھی کوشش کریں۔ پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اپنے دلوں میں نیت کر لو۔ اے مالک و مولا آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ رمضان شریف کے روزے بھی نہیں چھوڑیں گے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کریں گے (ان شاء اللہ) اور مدنی قافلوں میں سفر بھی کریں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے اس ان شاء اللہ کہنے کی لاج رکھ لے اور ہمیں دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ تین افراد کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں ہیں۔ 1- والدین کی دعا اولاد کے حق میں 2- مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں 3- مسافر کی دعا مقیم کے حق میں

حقوق العباد

نویت سنت الاعتکاف

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر خیر ہو وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے تو وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع صفحہ 140) بلکہ یہاں تک آتا ہے کہ قیامت کے روز ایک بندہ جس کی بہت زیادہ نیکیاں ہونگی۔ نیکیوں کے سبب جب اس کو حکم ملے گا کہ تو جنت میں چلا جا تو جب وہ جنت میں جانے لگے گا تو وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ اس لیے دنیا میں اس کا دستور تھا کہ سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی سن کر درود وسلام نہیں پڑھا کرتا تھا اور فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر خیر ہو۔ وہ مجھ پر درود پاک پڑھ لے تو یوں سمجھو کہ جیسے اُسے جنت کے راستے کا پتہ چل گیا ہے۔

صلوا علی الحبیب

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلی آلک و اصحابک یاسیدی حبیب اللہ

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حقوق ہیں۔ (مسلم شریف باب من حق المسلم علی المسلم جلد 2 صفحہ 213) وہ حقوق کون کونسے ہیں۔ میں عرض کیے دیتا ہوں آپ حضرات ذرا توجہ کریں کہ کیا ہم ان حقوق کو ادا کرتے ہیں اگر ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اور استقامت کی دعا بھی مانگیں اور اگر عمل نہیں کرتے تو آج کے بعد ہمیں اس کا فکر کر لینا چاہیے وہ چھ حقوق کون کونسے ہیں۔

1۔ پہلا حق کہ جب دو مسلمان بھائی آپس میں ملیں تو سلام کرنا چاہیے اور سننے والے پر واجب ہے کہ وہ سلام کا جواب دے بلکہ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا (سورۃ النساء۔پ 5 آیت 86 ع 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اسے بہتر لفظ میں جواب کہو یا وہی کہہ دو۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی آپ کو کہتا ہے السلام علیکم! تو آپ اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو کم از کم السلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام ہی کہہ دو۔

سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ السلام علیکم کہتا ہے اللہ رب العزت اسے دس (10) نیکیوں کا ثواب عطا فرما دیتا ہے اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے رب تعالیٰ بیس (20) نیکیاں عطا فرما دیتا ہے۔ اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے رب تعالیٰ اس کو تیس (30) نیکیوں کا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ (جامع الترمذی کتاب الاستئذان والادب باب ماذی فضل السلام جلد 4 صفحہ 315)

تو میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ چھوٹی سی زبان ہلا دینے سے ہمارے نامہ اعمال میں نیکیاں درج ہونا شروع ہو جاتی ہیں تو یہ بھی یاد رکھیں کہ شیطان نہیں چاہتا کہ ہمارے نامہ اعمال میں نیکیاں درج ہو جائیں لہٰذا وہ ایک غریب آدمی کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ تو غریب ہے تو امیر آدمی کو کیوں سلام کرتا ہے کیا تو اس سے لے کے کھاتا ہے اور دوسری طرف امیر آدمی کے دل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ یہ مطلب کی وجہ سے سلام کر رہا ہے اس کو ادھر روک دیا اور امیر آدمی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ غریب آدمی کو سلام کرنا تیری توہین ہے۔ اسے ادھر روک دیا حالانکہ رب تعالیٰ کے ہاں کون بندہ کتنے درجے والا ہے قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ

(سورۃ الحجرات۔آیت 11، پارہ 26، رکوع 14)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں

سے بہتر ہوں۔

لہٰذا میرے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آج سے پہلے اس میں سستی تھی تو اب یہ سستی دور ہو جانی چاہیے آپ کو جو بھی ملے آپ اس کو جانتے ہیں یا نہیں جانتے ہو وہ مسلمان اس کو سلام کریں کیونکہ سلام کرنے سے پرائے اپنے بنتے ہیں اور سلام نہ کرنے سے اپنے بھی پرائے بنتے چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سلام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

2۔ دوسرا حق کیا ہے؟ کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ بلند آواز سے کہے الحمد للہ تو سننے والے پر واجب کہ وہ اس کا جواب دے یعنی کہے یرحمک اللہ۔ اسلئے کہ یرحمک اللہ کا مطلب ہے تیرے اوپر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

دانت اور کان کے درد کا نسخہ

ایک نسخہ بھی آپ کو عرض کر دوں جس بندے کو چھینک آئے وہ الحمد للہ کہنے کی بجائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو سبھی کو یاد ہے عَلٰى كُلِّ حَالٍ اتنا پڑھنے کے بعد اپنی زبان کو اپنے دانتوں پر پھیریں انشاء اللہ عزوجل اسکے دانتوں اور کانوں میں کبھی درد نہ ہوگا۔

دیکھو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کے فائدے بلکہ میں عرض کروں جتنی پریشانیاں ہمیں آتی ہیں۔ یہ دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوری کے نتیجے میں آتی ہیں اور چھینک کا آنا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دلیل ہے اور جماہی کا آنا نحوست ہے جس کو ہم پنجابی میں باسی بولتے ہیں یہ نحوست ہے اور چھینک کا آنا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دلیل ہے لہٰذا جب دعا کرتے ہوئے چھینک آ جائے تو بزرگ فرماتے ہیں یہ دعا کی قبولیت کی دلیل ہے اور نماز کے اندر اگر جماہی آئے تو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جماہی روکنے کا طریقہ

ایک تو اس کو روکنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنے منہ کے اندر نیچے والے ہونٹ جو ہیں اس کو دانتوں کے نیچے لے کر دبائے اور ناک کے راستے سانس خارج کر دے اس طرح کرنے سے انشاءاللہ تعالیٰ جماہی کنٹرول ہو جائے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ دل کے اندر یہ خیال کرے زبان سے الفاظ ادا نہ کرے کہ انبیاء کرام علیھم السلام اس سے پاک تھے انکو جماہی نہیں آتی تھی۔ جب یہ تصور لائے گا تو انشاءاللہ عزوجل جماہی رک جائے گی اس کے باوجود اگر جماہی آئے تو منہ کو کھلا نہ چھوڑے جیسے جماہی آتی ہے اور منہ کھولتے ہیں تو منہ کھولنا منع ہے۔ اگر منہ کھلتا بھی ہے تو اپنا بایاں ہاتھ اس کی پشت اپنے منہ پر رکھے۔ تاکہ منہ کھلے نہ اور اگر کھلے بھی تو منہ خالی نہ ہو اور اگر قیام کی حالت میں ہے اور ہاتھ باندھے ہوئے ہیں تو اُلٹا ہاتھ نہیں بلکہ سیدھا ہاتھ استعمال کرے اس لیے اگر ہاتھ بندھے ہونگے تو اُلٹا ہاتھ نیچے سے نکالے گا تو دونوں ہاتھ حرکت میں آئیں گے

عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

تو نماز کے اندر بغیر کسی شرعی عذر کے بندہ دونوں ہاتھوں سے کوئی عمل کرے تو اس کو عمل کثیر کہتے ہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد 2 صفحہ 464، حبیب الفتاویٰ صفحہ 379، بہار شریعت جلد 1 صفحہ 94 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اگر آپ کو ضرورت محسوس ہو کوئی زیادہ مجبوری ہے تو آپ ایک ہاتھ کو استعمال کر سکتے ہیں جیسے کھجلی ہو گئی ہے تو آپ ایک ہاتھ سے کھجلی کر کے پھر نیچے ہاتھ کر لیں جب ہاتھ بندھے ہوں اُلٹا ہاتھ استعمال نہ کریں اس کے علاوہ جب ہاتھ نہیں بندھے ہوئے تو آپ اُلٹا ہاتھ استعمال کریں یعنی التحیات میں بیٹھے ہیں تو آپ الٹا ہاتھ استعمال کریں اور جب ہاتھ اٹھائیں تو اس کے لیے بھی ایک ٹائم پیریڈ (Time Period) ہے یہ نہیں کہ آپ

نماز کیلئے کھڑے ہوئے ہیں اور آپ نے ہاتھ اٹھایا ہے اب کھجلا رہے ہیں کھجلاتے ہی جا رہے ہیں بلکہ جتنی دیر تک بندہ کہتا ہے سبحان اللہ اتنی دیر تک آپ کھجلا سکتے ہیں بلکہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے زیادہ مقدار ہو جائے تو اس سے بھی نماز میں فرق آ جاتا ہے۔ بعض بندے آپ نے دیکھے ہوں گے نماز پڑھتے ہیں تو کبھی ہاتھ کھجلا رہے ہیں، کبھی سر کھجلا رہے ہیں کبھی کپڑے سیدھے کر رہے ہیں کوئی ناک میں انگلی داخل کر رہا ہے یعنی یہ بھول ہی جاتے ہیں کہ ہم کس ہستی کے سامنے کھڑے ہیں آپ اندازہ کریں کہ بندہ ایک بڑے افسر کے سامنے کھڑا ہو اور کبھی اپنے ناک میں انگلی داخل کرے کبھی ادھر کھجلائے تو اس نے تو یہ کہنا ہے کہ چل بھاگ جا یہاں سے تمہیں ہمارے دربار کے ہمارے دفتر کے آداب کا پتہ نہیں ہے تو کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ایک دنیا کے افسر کے سامنے جائیں تو ہم بڑے باادب ہو کر کھڑے ہوتے ہیں اور جب احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوں تو ہمارا ہاتھ کبھی اِدھر جا رہا ہے کبھی اُدھر جا رہا ہے کبھی کپڑے درست ہو رہے ہیں کبھی بازو چڑھائے ہوئے ہیں گریبان کھلا ہوا ہے جیسے پتہ نہیں کہیں کشتی کرنے جا رہے ہیں۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (المومنون۔ آیت 1-2 پ 18)

ترجمہ کنزالایمان: "بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں یعنی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں"۔

خشوع و خضوع کس طرح پیدا ہوتا ہے وہ اسی طرح پیدا ہوگا کہ بندہ باادب طریقے سے کھڑا ہو۔ اکڑ کر کھڑا ہونا، نماز میں کھجلاتے رہنا، کوئی داڑھی کو کھجلا رہا ہے کوئی کانوں کو کھجلا رہا ہے تو کوئی پیچھے سے کپڑا صحیح کر رہا ہے کوئی آگے سے کپڑا صحیح کر رہا ہے۔ ایک واقعہ میں پڑھ رہا تھا تو یقین جانو دل پر اثر ہوا کہ ایک ہندو اپنے ہاتھ سے بت بناتا ہے اور پھر اس کے سامنے کس طرح کھڑا ہوتا ہے کس طرح یکسوئی کے ساتھ اور پوری توجہ اُس بت کی طرف کر کے کتنا مؤدب

کھڑا ہوتا ہے وہ جھوٹے معبود کے سامنے کتنے ادب سے کھڑا ہوتا ہے اور ہم اپنے سچے معبود کے سامنے کس طرح کھڑے ہوتے ہیں لہٰذا میرے پیارے اسلامی بھائیو! میں عرض کر رہا تھا کہ اگر کسی کو چھینک آجائے تو وہ الحمدللہ کہے اور چھینک کی آواز کو پست کرو اور الحمدللہ اونچی آواز سے کہو۔ ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے؟ چھینک کی آواز کو اونچا کر دیتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے بھی ہیں تو آہستہ حالانکہ یہ چاہیے کہ چھینک کی آواز کو پست کرو۔ چھینک آجائے کوئی نماز کی حالت میں نہ ہو تو کپڑا یا ہاتھ آگے رکھے تاکہ اس کی آواز کو پست کیا جائے۔ اور بلند آواز سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ تو اب جو بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سنے گا اس پر یہ واجب ہے کہ اس کا جواب دے یَرْحَمُکَ اللہ اور اگر کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہیں کہتا تو پھر یرحمک اللہ کہنا اس پر واجب نہیں ہوگا۔

3۔ تیسرا حق یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری بھی کرنی چاہیے جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو آپ اس کی تیمارداری کرنے جائیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر صبح کو جائے گا تو شام تک 70 ہزار فرشتے اسکے لیے دعا مغفرت ہی کرتے رہیں گے اور اگر شام کو جائے گا تو صبح تک 70 ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ لیکن میں یہ بات عرض کروں کہ اگر کوئی بیمار پڑ جائے تو اس کی تیمارداری کو ہم جاتے ہی نہیں اور اگر جائیں گے تو کیا سمجھ کر جائیں گے چلو یار ہو آتے ہیں وہ تندرست ہو گیا تو کیا دل میں خیال کرے گا یار اگر آج میں نہ گیا اور کل کو میں بیمار پڑ گیا تو کوئی نہیں آئے گا۔ اب یہ کیا ہے؟

عبادات میں اخلاص پیدا کریں

اس میں اخلاص نہیں ہے کوئی امیر آدمی بیمار ہو گیا تو اب شاپر میں سیب ڈال کر جا رہا ہے پھل ڈال کر جا رہا ہے تیمارداری کرنے جا رہے ہیں اور اگر کوئی غریب آدمی بیمار ہو جائے تو خالی ہاتھ بھی جانا پسند نہیں کرتا۔ کوئی رشتہ دار بیمار ہو جاتا ہے اس کی تیمارداری کیلئے جا رہے ہیں پھل لے جا رہے ہیں کیوں جا رہے ہیں؟ یار خالی ہاتھ گیا تو کیا

سمجھے گا دل میں کیا خیال کرے گا؟ چلو کچھ نہ کچھ لے جاتے ہیں۔ پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنے اعمال میں اخلاص نہیں پیدا ہونے دیتے ہیں۔

اخلاص کیلئے نسخہ

میں آپ کو ایک نسخہ بتلاؤں، ہے تو مشکل کام لیکن عمل کرو گے تو فائدہ بڑا ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مسلمان کو صحت وتندرستی عطا فرمائے بیماریوں سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ جسمانی بیماری سے بھی بچائے اور روحانی بیماری سے بھی بچائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہمارا کوئی عزیز ہسپتال میں داخل ہے ہم اس کی تیمارداری کیلئے جا رہے ہیں ہسپتال میں ہیں ہم اسی کے بیڈ کے پاس جا کر کھڑے ہوتے ہیں مجھے اب یہ بتلائیں کہ اس ہاسپٹل میں کوئی اور بھی بیمار ہے کہ نہیں؟ کبھی ہم نے اسکی تیمارداری کی ہے اس حدیث پاک میں یہ شرط تو نہیں لگائی گئی کہ بھئی بیمار رشتہ دار ہوگا تو اس کی تیمارداری کرو ورنہ نہیں بلکہ یہاں تو کھلی بات کی گئی ہے کہ جو بیمار کی بیمار پرسی کرے گا صبح کو کرے گا تو 70 ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کرینگے اور اس میں کوئی قید تو نہیں لگائی گئی کہ کوئی رشتہ دار ہوگا اس کی تیمارداری کرو گے تو ثواب ملے گا اور جو رشتہ دار نہیں اس کی تیمارداری نہیں کرنی۔ تو بھئی جو ہسپتال میں اتنے سارے بیڈ پر پڑے ہوئے ہیں وہ بھی تو بیمار ہیں کبھی ان کے پاس کھڑے ہو کر انکی تیمارداری کی ہے۔

جو ہمارے رشتے دار ہیں ہم جائیں گے ان کے پاس سیدھا وہ سیب کا تھیلا اس کے پاس جا کر رکھیں گے یار وہ جو بیڈ پر پڑے ہوئے ہیں کیا وہ اس بات کے مستحق نہیں کہ ان کی بھی خدمت کی جائے۔

ہمارے بڑے محسن حضرت علامہ احمد حسن نوری صاحب اللہ تعالیٰ ان کے مزار پُر انوار پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کبھی ہسپتال جاؤ

تو دو چار کلو سیب لے جاؤ اور ایسے چلتے جاؤ کہ ایک سیب نکال کر اِدھر بیٹھ والے کے پاس رکھ دیا ایک نکال کر اُدھر بیٹھ والے کے پاس رکھ دیا۔ فرمایا تم اپنے رشتہ داروں کے پاس جو لے کر جاؤ گے وہ تو رد کیا جا سکتا ہے کہ اس نے تو اپنی رشتہ داری کو نبھانے کیلئے سب کچھ کیا ہے لیکن جو یہ تم چلتے چلتے پکڑا رہے ہو یہ رد نہیں کیا جائے گا۔ تم یہ کہو گے کہ اے مالک و مولیٰ عزوجل! یہ تو میرا کچھ نہیں لگتا تھا۔ میں نے اس کی جو خدمت کی یہ تیری رضا اور خوشنودی کیلئے کی۔ آج ہمارے اندر اخلاص نہیں ہے حالانکہ حدیث پاک میں ہے کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کیا ہو گا تو قیامت کے روز میزان میں یہ بڑا وزنی ہو جائے گا۔ ہم تو نماز پڑھنے بھی آتے ہیں تو ہمارے دل میں ہوتا ہے چلو یار مسجد میں چلتے ہیں نماز پڑھتے ہیں ذرا واک (Walk) بھی ہو جائے گی نماز پڑھیں گے تو ذرا ایکسر سائز بھی ہو جائے گی۔ یا نماز پڑھنے جائیں گے تو کسی سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔

فلاں بندے سے کام بھی ہو جائے گا اب نماز پڑھنے میں کتنی چیزیں شامل ہو گئیں اور اگر نماز پڑھنے جائے صرف رب تعالیٰ کی رضا کے لیے اور کوئی دل میں مطلب نہ ہو۔ اخلاص پیدا کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ یوں سمجھو جیسے جوئے شیر لائے۔

کیمیائے سعادت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں ایک بڑا پیارا واقعہ نقل فرماتے ہیں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عابد کو پتہ چلا کہ فلاں علاقے میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو درخت کی پوجا کرتے ہیں اس کو بڑا غصہ آیا غصے میں اٹھا اور اس نے سوچا کہ کلہاڑا اٹھاتا ہوں اور اس درخت کو جڑ سے کاٹ دیتا ہوں نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ نہ درخت ہو گا نہ اس کی پوجا کرنے والے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن جائینگے۔ اب اس نے کلہاڑا کندھے پر رکھا اور اس جانب جا رہا ہے راستے میں شیطان آڑے آ گیا وہ انسانی روپ میں تھا

پوچھنے لگا بھئی کدھر جا رہے ہو۔ کہنے لگا کہ بس میں آج شرک کو جڑ سے اکھاڑنے جا رہا ہوں۔ اُس نے کہا کہ ہوا کیا ہے مجھے بتلا تو سہی کہنے لگا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ فلاں علاقے میں لوگ درخت کی پوجا کرتے ہیں تو میں اُس درخت کو ہی کاٹنے جا رہا ہوں۔ کہنے لگا بے وقوف تو ایک درخت کاٹے گا وہ دوسرے کی پوجا شروع کر دینگے چل جا واپس چلا جا کہنے لگا نہیں اگر وہ دوسرے کی پوجا کریں گے۔

میں اسکو بھی کاٹ دوں گا۔ وہ کہنے لگا کہ کیا تجھے کوئی وحی آئی ہے جا جا کے اپنی عبادت کر اللہ عزوجل اللہ عزوجل کر۔ کیوں کسی کے لیے اپنے آپ کو چکر میں ڈال رہا ہے وہ کہنے لگا کہ نہیں نہیں میں نے برائی کو ہاتھ سے روکنا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ میں تجھے نہیں جانے دوں گا۔ اب دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی اس عابد نے شیطان کو اٹھا کر مارا آخر کار شیطان کو نیچے لٹا کر اس کی چھاتی پر سوار ہو گیا اور اس کی گردن تن سے جدا کرنے لگا اس شیطان نے کہا کہ بھئی تم مجھے قتل نہ کرو میں تمہیں ایک نسخہ بتلا دیتا ہوں۔ مجھے ذرا چھوڑو۔ اس نے چھوڑ دیا کہنے لگا کیا نسخہ ہے؟ کہنے لگا کہ اگر تو مجھے قتل نہ کرے تو میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ تو رات کو سویا کرے گا تو تیرے سرہانے سے پیسے نکلا کریں گے۔ تو ان پیسوں کو خود بھی خرچ کرنا اور عبادت بھی کرنا اور رب تعالیٰ کے راستے میں خیرات بھی کر دینا اب اس کے ذہن میں دنیاوی مال کا لالچ آ گیا ایک بندے نے بڑی بات کی کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے چھوڑ کر اس دنیا میں ہر کوئی بکتا ہے۔
(کیمیائے سعادت)

بکنے کی قیمت

لیکن بکنے کی قیمت علیحدہ علیحدہ ہے کوئی ایک سگریٹ پر بک جاتا ہے کوئی چائے کے کپ پر، کوئی لاکھوں کروڑوں میں بکتا ہے۔ بہر حال اس کے ذہن میں خیال آیا کہ بات تو ٹھیک ہے اگر میں نے ایک درخت کاٹ بھی دیا تو یہ لوگ دوسرے درخت کی پوجا شروع

کر دیں گے۔ دوسرے کو کاٹوں گا تو تیسرے کی پوجا شروع کر دیں گے اور پھر یہ کہ میں کوئی اللہ تعالیٰ کا نبی بھی نہیں ہوں مجھے کوئی حکم بھی تو نہیں آیا کہ میں اس درخت کو جا کر ختم کر دوں اس نے سوچا کہ چلو ٹھیک ہے مجھے جو پیسے ملیں گے اس میں سے ایک درہم میں خود استعمال کر لوں گا اور ایک اللہ کے راستے میں خیرات کر دوں گا۔

غریبوں کا بھلا ہو جائے گا مسجدیں بناؤں گا یعنی یہ پروگرام ذہن میں بنانا شروع کر دیا خیر واپس آیا رات کو سویا صبح اٹھا تو واقعی سرھانے کے نیچے پیسے نکل آئے بڑا خوش وہ پھر اگلے دن سویا پھر پیسے نکل آئے بڑا خوش ہوا۔ پھر چند دنوں کے بعد وہ پیسے نکلنے بند ہو گئے۔ اب اس کو پھر بڑا غصہ آیا اب اس نے پھر کلہاڑا کندھے پر رکھا چل پڑا پھر شیطان آ گیا راستے میں پوچھا کدھر جا رہے ہو۔ کہنے لگا کہ میں درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں کہنے لگا کہ میں تجھے نہیں جانے دوں گا۔ عابد کہنے لگا! تو کون ہوتا ہے میرے راستے میں آنے والا ہٹ پیچھے۔ لڑائی شروع ہو گئی اب کی مرتبہ شیطان اس کو اٹھا اٹھا کر مارنے لگا اس عابد کو پنخ کے نیچے مارا اور اس کے سینے پر سوار ہو گیا اور لگا اس عابد کی گردن کو کاٹنے تو یہ عابد کہنے لگا کہ بھئی مجھے تم قتل نہ کرو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہنے لگا کیا بات ہے؟ کہنے لگا ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ میں نے تجھے اٹھا اٹھا کر مارا تھا۔

اور آج تو مجھے اٹھا اٹھا کر مار رہا ہے وجہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ پہلے جب تو جا رہا تھا تو رب تعالیٰ کی رضا کے لیے جا رہا تھا تیرے پیش نظر رب تعالیٰ کی رضا تھی تیرے اندر اخلاص تھا لہٰذا میں تیرے اوپر غالب نہ آ سکا۔ رب تعالیٰ کی مدد تیرے شامل حال تھی اور تو مجھے اٹھا اٹھا کر مارتا تھا اور اب کی مرتبہ تو رب تعالیٰ کی رضا کے لیے نہیں بلکہ پیسے نہ نکلنے کی وجہ سے آ رہا ہے تیرا غصہ اللہ کی رضا کے لیے نہیں ہے۔ تیرا غصہ تو پیسوں کی خاطر ہے لہٰذا اس کام میں رب تعالیٰ کی مدد اب تیرے شامل حال نہیں اس لئے میں تجھے اٹھا اٹھا کر مار رہا ہوں۔

تو میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اخلاص والا کام کرنا چاہیے کیا پتہ یہی اخلاص والا

چھوٹا سا کام ہمارے لیے جنت میں جانے کا سبب بن جائے۔

4۔ چوتھا حق یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان بھائی انتقال کر جائے تو اس کے جنازے میں بھی شرکت کرنی چاہیے آج اس میں بھی بڑا عجیب سا چکر ہے وہ یہ کہ اگر کوئی امیر آدمی فوت ہو جائے تو کثیر تعداد میں افراد جنازے میں شرکت کرتے ہیں۔ جب کوئی غریب آدمی انتقال کر جائے تو بہت کم افراد جنازے میں شرکت کرتے ہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ امیر آدمی کے گھرانے سے ذاتی مفاد وابستہ ہو سکتا ہے حالانکہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان بھائی فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کی جائے۔ اس میں غریب اور امیر کی کوئی تخصیص نہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مسلمان بھائی کے جنازے میں شرکت کرے اور دفن کرنے تک ساتھ رہے تو رب تعالیٰ اسکو دو قیراط ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اگر وہ دفن کرنے تک ساتھ نہیں رہتا یعنی صرف جنازے میں شرکت کرتا ہے تو اس کو ایک قیراط ثواب عطا کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیراط کیا چیز ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ (بخاری و مسلم شریف) بلکہ ایک مقام پر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا پڑوسی تم سے قرض مانگے تو اس کو ادا کرو (جامع صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 188، صحیح مسلم شریف کتاب الجنائز جلد 1 صفحہ 308، کنز العمال للمتقی جلد 9 صفحہ 52، جامع صغیر للسیوطی جلد 1 صفحہ 228)

قرض لینے کے نقصانات

مقروض کے لیے بہتر ہے کہ قرض وقت سے پہلے ادا کر دے اس کا بہت زیادہ اجر ہے اور جب وقت آ جائے تو قرض ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اگر کوئی مجبوری ہو تو قرض ادا نہیں کر سکتا تو اسے چاہیے کہ قرض خواہ کے پاس جائے اس سے معذرت

کرے اس سے کچھ وقت کی مہلت مانگے اور اگر قرض لینے والا کچھ سختی بھی کرے تو ناراض نہ ہو۔

اگر آپ وقت سے پہلے قرض ادا کر دو گے اور پھر دوبارہ مانگنے جاؤ گے تو وہ بندہ ہچکچاہٹ نہیں کرے گا۔اور اگر آپ نے قرض دبا لیا اور دینے کا نام ہی نہیں لیتے اور اگر وہ مانگنے آجائے تو آنکھیں دکھاتے ہو۔ جناب لڑائی جھگڑے کے لیے تیار ہو جاتے ہو تو پھر کوئی بے چارہ مستحق بھی اس کے پاس آئے تو اس نے تو ہاتھ ہی جوڑنے ہیں کہ دیکھ یار تیری مہربانی یہ دیکھو میرے ہاتھ جڑے ہوئے ہیں۔

قرض کی نحوستیں

اور یقین جانو! یہ جو ہماری تنظیم ہے دعوت اسلامی اس میں تو قرض لینے کے اوپر سختی سے پابندی ہے۔قرض دینا بھی سنت ہے لینا بھی سنت ہے۔اس پر پابندی اس لیے لگائی گئی کہ اسلامی بھائی! اس معاملے میں بڑے کراتنے ٹوٹے ہیں اتنے ٹوٹے ہیں یقین جانو کہ میرے ساتھ کئی ایسے معاملے پیش آئے ہیں جو قرض لے گیا وہ ملنے ہی سے گیا۔نہ عمامہ شریف رہا نہ داڑھی رہی، نہ نمازیں نہ درس و بیان سب کچھ ختم ہو گیا کہ ملیں گے تو پیسوں کے بارے میں پوچھیں گے لہٰذا ملاقات ہی نہ کرو نہ اجتماع میں جانا۔تو پیسے دے کے دشمنی مول لینے والی بات ہے ہوتا یہ ہے کہ اگر کوئی دعوت اسلامی والا قرض لے گیا واپس نہیں کرتا تو دعوت اسلامی کی بدنامی ہوتی ہے۔

مولانا الیاس قادری مدظلہ العالی جو دعوت اسلامی کے امیر ہیں آپ فرماتے ہیں اے مالک ومولا عزوجل! اس سے پہلے کہ میرے سبب دین کو نقصان پہنچے مجھے ایمان کی حالت میں موت عطا کر۔میری وجہ سے دین کے کام کو نقصان پہنچے میں اس وقت سے پہلے چاہتا ہوں ایمان کی حالت میں مجھے موت آجائے میری وجہ سے دین کو نقصان نہ پہنچے۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! قرض کی بڑی مصیبتیں ہیں بڑی پریشانیاں بنتی ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

زباں سے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل

دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

ایک اور مقام پر وہ کہتے ہیں

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان

کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

5۔ پانچواں حق یہ ہے کہ مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں بھی اس کی بھلائی چاہے یعنی اس کی غیبت چغلی نہ کرے اور نہ سنے اور کسی قسم کا اس کے اہل وعیال اور مال میں نقصان نہ پہنچائے یعنی کہ جب یہ پتہ چل جائے کہ آج فلاں بندہ گھر میں نہیں ہے تو اب اس کے گھر میں ڈاکہ ڈالا جائے چوری کی جائے نہیں بلکہ مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی بھلائی چاہی جائے۔اگر تم بھلا نہیں کرتے تو کم از کم بُرا کرنے سے تو باز رہو اس کو نقصان پہنچانے سے تو باز رہو۔

6۔ چھٹا حق یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان بھائی دعوت دے تو اس کی دعوت ٹھکرانا نہیں چاہئے۔آج عموماً ہوتا ہے کہ کوئی امیر آدمی دعوت دے تو خوشی سے قبول ہے بلکہ کارڈ سب کو دکھاتے ہیں کہ فلاں منسٹر نے مجھے بلایا ہے فلاں کونسلر نے مجھے بلایا۔

اور اگر کوئی میرے جیسا غریب آدمی دعوت دے دے تو کہتے ہیں کہ جناب وہ آپ کو پتہ ہے کہ میں مصروف آدمی ہوں مجھ سے آیا نہیں جائے گا بہر حال میں کوشش کروں گا نہ آیا تو معذرت پہلے ہی قبول کر لو۔اور اگر کوئی امیر آدمی دعوت دے دے تو کہتے ہیں کہ جناب میں تو سب سے پہلے حاضر ہو جاؤں گا حالانکہ میرے پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی دعوت دیتا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریبوں کی دعوت کو پہلے قبول فرمایا کرتے تھے۔ آپ یہ دیکھیں کہ جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر ایک کے دل میں یہ خواہش تھی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام ہمارے گھر میں ہو۔ تاکہ ہمارے گھر میں رحمتوں کا نزول ہونا شروع ہو جائے لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاں میری سواری رکے گی وہیں میرا قیام ہوگا۔ اسکا فیصلہ میں نہیں کروں گا۔ فرماتے ہیں کہ وہ سواری چلتی گئی ہر ایک کی کوشش تھی کہ یہ سعادت مجھے مل جائے اس لئے کوئی گھر کے سامنے چارہ لے کر کھڑا ہو گیا کوئی کسی طریقے سے کھڑا ہے کہ اسکو دیکھ کر ہی بیٹھ جائے لیکن وہ سواری چلتی چلتی جا کر وہاں رکی جو مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ غریب آدمی تھا وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ وہاں جا کر رُکی۔

یرے پیارے اسلامی بھائیو! کسی پنجابی شاعر نے کس پیارے انداز میں منظر کشی کی ہے۔

نبیاں دا پروہنا ہے ساڈا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوٹھیاں تے چڑھے ویکھدے رہ گئے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ادا کرنے کے لیے کبھی کوئی غریب آدمی دعوت دے تو قبول کر لینا چاہیے اس کو ٹھکرانا نہیں چاہیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ تین افراد کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں ہیں۔ 1- والدین کی دعا اولاد کے حق میں
2- مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں 3- مسافر کی دعا مقیم کے حق میں

مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے اس رسالے کو خرید کر عام کریں سنا کر لوگوں میں دین کا جذبہ پیدا کریں۔ آپ کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے گا اس سلسلے میں ہم آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

رابطہ کریں۔ 0321-9226463، 0300,0321-9461943

قربِ الٰہی عزوجل حاصل کرنے کا نسخہ

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ

پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرا اُمتی روزانہ پچاس 50 مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے کل بروز قیامت میں خود اس کے ساتھ مصافحہ فرماؤں گا۔ (القول البدیع صفحہ 136)

(صلوا علی الحبیب)

دعا مانگنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ رب العزت نے ہمیں دعا مانگنے کا طریقہ سکھلایا ہے کہ مجھ سے مانگو تو اس طرح مانگو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ (سورۃ الفاتحہ 5.6.7)۔

ترجمہ کنز الایمان: ہم کو سیدھے راستے پر چلا راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ انکا جن پر غضب ہوا۔ اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

یہ دعا مانگنے کا طریقہ ہمیں بتلایا۔ تو انعام یافتہ لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے تو تمہارا اشمار بھی انعام یافتہ لوگوں میں ہو جائے گا۔ اور اگر غضب والوں کے پیچھے چلو گے تو تمہارا اشمار بھی انہی میں ہو جائے گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ انعام یافتہ جو افراد ہیں انکے تذکرے کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ انکو انعام کس وجہ سے ملا تا کہ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں ہمارے اوپر بھی اللہ عزوجل کا فضل ہو جائے۔ تو آج پیارے اسلامی بھائیو! اولیائے کاملین کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے بڑی توجہ سے اور بڑے غور سے سننے والی باتیں ہیں۔

سرخ آندھی

پہلی بات جو میں عرض کرونگا یہ میری بات وہ لوگ زیادہ سمجھیں گے جو عمر رسیدہ ہیں جب ہم چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے جب کوئی ناحق قتل ہوجاتا تھا تو سرخ آندھی چلا کرتی تھی۔ دیکھ کر پتہ چلتا تھا کہ کوئی ناحق قتل ہوا ہے اس وقت یہ اخبارات رسالے اور اتنے ذرائع نہیں تھے تو خبر چلتے چلتے پتہ لگتا تھا۔ فلاں علاقے میں کوئی بندہ ناحق قتل ہوا تھا۔ میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ آج کیوں نہیں آندھی چلتی جبکہ کتنا قتل وغارت کا بازار گرم ہو رہا ہے لیکن اب آندھی نہیں چلتی اس کی کیا وجہ ہے؟

آیئے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کو اس کی وجہ بتلاتا ہوں یہ سمجھنے کا بالکل آسان طریقہ ہے آپ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ایک عام سا بندہ قتل ہوجائے حکومت اتنے وسیع پیمانے پر تحقیقات نہیں کرتی لیکن اگر حکومت کا کوئی ملازم چاہے پولیس والا قتل ہوجائے تو پھر حکومت وسیع پیمانے پر گرفتاریاں، وسیع پیمانے پر تحقیقات کرواتی ہے۔ یعنی یوں سمجھو عام بندہ قتل ہوجائے تو حکومت کی مشینری حرکت میں نہیں آتی اور اگر حکومت کا بندہ قتل ہوجائے تو حکومت کی ساری مشینری حرکت میں آجاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ جبکہ ہیں تو دونوں ہی انسان تحقیقات میں فرق کیوں ہے؟

حکومت کی وفاداری کا صلہ

اسکا جواب یہ ہے کہ حکومت کا بندہ ہے جو ملازم ہے وہ حکومت کا وفادار ہے فرمانبردار ہے حکومت نے اگر کہہ دیا کہ تم نے اتنے بڑے بوٹ پہننے ہیں وہ نہیں کہے گا کہ جناب بڑی گرمی ہے میں بوٹ نہیں پہن سکتا اور نہ کہے گا کہ بوٹ پہننا کوئی فرض بھی نہیں۔ میں قینچی چپل بھی پہن سکتا ہوں۔ کہہ دیا کہ تم نے موٹی سی زین (Zeen) کی پینٹ پہننی ہے وہ کہے گا کہ ٹھیک ہے جی میں پینٹ ہی پہنوں گا گرمی ہو یا سردی اس نے پینٹ ہی پہننی ہے۔

حالانکہ وہ دھوتی بھی پہن سکتا ہے۔ حکومت یہ کہے کہ تو نے ملیشیا کی موٹی سی قمیض پہننی ہے اب سردی لگے یا گرمی لگے اس نے وہ قمیص پہننی ہے۔ حکومت نے کہا کہ تم نے سر پر ٹوپی رکھنی ہے تو اسے وہی موٹی ٹوپی جو حکومت کہتی ہے پہننی پڑتی ہے اگر وہ اس پر عمل نہیں کرتا آگے سے دلیلیں دیتا ہے کہ جی میں قینچی چپل پہنوں گا۔ قینچی چپل ناجائز تھوڑی ہے یا میں شلوار قمیص پہنوں گا میں دھوتی پہنوں گا۔ یہ ناجائز تو نہیں ہے؟ میں موٹی قمیض نہیں پہن سکتا میں ململ کے کپڑے پہن لونگا حکومت کہے گی ہاں جائز ہے تیرے لیے تو دھوتی پہن لے تو قینچی چپل پہن لے لیکن تیرا نام ہمارے وفاداروں کی لسٹ میں نہیں رہے گا۔

کل کو اگر کوئی تجھے قتل کر دیتا ہے تو ہماری مشینری حرکت میں نہیں آئے گی۔ اور اگر حکومت کا وفادار ہے تو حکومت اس کے ذمہ کام لگاتی ہے وہ کام پورا کرتا ہے وہ اپنی مرضی نہیں کرتا اور حکمت عملی تلاش نہیں کرتا وہ سوچتا ہے کہ بس حکم ہوگیا ویسا ہی کام کرنا ہے تو وہ بندہ حکومت کے وفاداروں کی لسٹ میں آجاتا ہے۔ اور جب اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا یا اس کو کوئی قتل کرے گا تو حکومت کی مشینری حرکت میں آجائے گی حکومت کہے گی جس نے اس پر زیادتی کی ہے جس نے اسے للکارا ہے اس نے ہمیں للکارا لہٰذا ہم اب اس کے خلاف ایکشن لیں گے۔ اور اس کی پوری تحقیقات کرینگے عام بندہ چونکہ حکومت کا وفادار نہیں ہے لہٰذا اس کو کوئی قتل کر جائے حکومت کی مشینری حرکت میں نہیں آتی بس اسی طرح سمجھ لو کہ جو اللہ عزوجل کے ولی ہوتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے وفادار ہوتے ہیں اور رب تعالیٰ کی طرف سے حکم آجائے تو وہ اپنی مصلحتوں کو نہیں دیکھتے وہ یہ نہیں دیکھتے میرے اس عمل کے کرنے سے بیوی ناراض ہوجائے گی۔ بچے اور رشتہ دار ناراض ہوجائیں گے۔ نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ رب تعالیٰ کا حکم ہے تو میں نے کرنا ہے۔ بس ایسا بندہ وفادار ہے رب تعالیٰ کا سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، ایسے بندے کے خلاف جب

کوئی ایکشن لیتا ہے جب کوئی اُسے قتل کرتا ہے تو۔

اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی وفاداری کا صلہ

رب تعالیٰ کی مشینری حرکت میں آجاتی ہے۔ اور عام بندہ جب قتل ہو جاتا ہے تو رب تعالیٰ کی مشینری حرکت میں نہیں آتی کیونکہ اس کا نام وفاداروں کی لسٹ میں شامل نہیں اس لحاظ سے اس درجے کا ایکشن نہیں لیا جاتا ہے۔ آیئے اسے ایک بڑی پیاری مثال سے واضح کروں رات بارش ہوئی آپ کے ہاں بھی ہوتی ہو گی تو بارش جب ہوتی ہے تو کیچڑ ہو جاتا ہے اسی طرح کل بھی بارش ہوئی بازار میں کیچڑ تھا ایک نیک بندہ جو رب تعالیٰ کا عبادت گزار پھٹا پرانا لباس تھا جوتا بھی اس کا ٹوٹا ہوا تھا وہ بازار میں سے جا رہا تھا قریب ایک بازاری عورت اور اس کا ایک دوست اچھے کپڑے پہنے ہوئے گزر رہے تھے بابا جی کے جوتے سے کیچڑ اڑا اور اس بازاری عورت کے کپڑوں پر پڑا۔

جب بازاری عورت کے کپڑوں پر پڑا تو اس کے دوست کو غصہ آیا اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بابا جی کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا۔ بابا جی نے اسے کہا کہ بھئی جاؤ اللہ عزوجل تمہارا بھلا کرے۔ یہ اللہ عزوجل کے ولیوں کی شان ہے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے ہوتے ہیں۔

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہے کہ آپ پر کوئی زیادتی کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی اس کو دعائیں دیا کرتے تھے۔ طائف کی وادی میں تشریف لے گئے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برساتے۔ فرشتے حاضر ہوتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

کہ اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اگر آپ چاہیں تو پتھر انہی کی طرف پلٹ جائیں۔ پہاڑوں کا فرشتہ عرض کرتا ہے کہ آپ ﷺ حکم فرمائیں تو انہیں آپس میں ملا دوں۔ یہ درمیان میں پس جائیں یعنی یہ سن کر رحمۃ للعلمین ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ میں اس دہر میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا۔ بلکہ میرے سر پر وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر -107، پارہ 18، رکوع 8) کا تاج پہنایا گیا ہے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پتھر بھی کھائے تو ان کے حق میں دعا ہی کی اور جو اللہ والے ہیں وہ بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ تو وہ نیک بندہ وفادار بندہ بددعا نہیں دے رہا ہے۔ کہتا ہے "جا اللہ تیرا بھلا کرے"

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا حسن اخلاق

اسی طرح ایک مرتبہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ آپ کشتی میں سوار ہیں اور کشتی کے اندر کچھ نوجوان لڑکے مسخرہ پن رکھنے والے بھی تھے اُن کو شرارت سوجھی ان کے پاس خربوزے تھے وہ خربوزے کھا کر حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ کے سر پر بیج اور چھلکے مارتے اور مذاق اڑاتے۔

ہاتف غیبی سے ندا آئی کہ اگر تو چاہے تو ان سارے نوجوانوں کو غرق کر دیا جائے۔

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں اے مالک و مولا! بے شک اس پر تو قادر ہے لیکن تو اس پر بھی قادر ہے کہ انھیں ایسی نگاہ عطا فرما کہ یہ مجھے پہچان لیں کہ میں کون ہوں۔ فرماتے ہیں رب تعالیٰ نے اُن سب نوجوانوں پر نگاہ عنایت کر دی جب انہوں نے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کا مشاہدہ کیا روحانیت کا مقام ملاحظہ کیا تو رونے لگے گڑگڑاتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گر گئے آپ نے پکڑ کر سینے سے لگایا اور ولایت عطا فرما دی۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ہمیں تو یہ بات گوارہ نہیں۔اللہ عزوجل کے جو ولی ہیں ان کی صفت ہے کہ (اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ) محبت بھی اللہ عزوجل کے لیے اور بغض بھی اللہ عزوجل کیلئے۔اپنی ذات کی خاطر لڑائی نہیں کرتے ہماری جتنی بھی لڑائیاں ہیں اپنی ذات کی خاطر ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کون ہے جو قطع تعلقی اس نیت سے کر رہا ہے کہ یہ اللہ تعالی کا نافرمان ہے آج قطع تعلق اگر کئے جا رہے ہیں تو ذاتیات کیلئے لڑائی اگر ہو رہی ہے تو ذات کیلئے اللہ عزوجل کی رضا کے لیے نہیں ہو رہی۔

مجھے وہ واقعہ یاد آیا ہے ہمارے قبلہ سید ابوالبرکات احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان کے پاس بڑا علم تھا۔اللہ تعالی نے انھیں بہت نوازا تھا ہم جمعہ اُن کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔تو جمعہ میں کسی نے سوال کیا کہ عورت اگر مرد کو روٹی پکا کر نہ دے تو کیا مرد عورت پر تشدد کر سکتا ہے۔اس کو مار پیٹ کر سکتا ہے۔اب یہ ایسا سوال تھا کہ جس سے ہر ایک کا واسطہ پڑتا ہے تو سب کی توجہ اس طرف ہوگئی کہ دیکھیں قرآن وحدیث کے مطابق کیا جواب دیتے ہیں ۔

عورت کا نان نفقہ مرد کے ذمہ ہے

سید صاحب قبلہ نے جواب دیا کہ عورت اگر روٹی نہ پکائے تو مرد کو چاہیے کہ اس کو بازار سے روٹی لا کر دے۔کیونکہ عورت کا نان نفقہ یعنی روٹی کپڑا مرد کے ذمے ہے عورت کو روٹی کپڑا فراہم کرنا یہ ذمہ داری مرد کی ہے عورت کی نہیں۔عورت اگر روٹی نہیں پکاتی تو اُس پر تشدد نہیں کر سکتا بلکہ اسے بازار سے لا کر دے اور اگر تیری بیوی نماز نہیں پڑھتی تو تو اس کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔اب بتائیں کیا کبھی ہماری بیوی سے لڑائی ہوئی کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔حالانکہ حکم خداوندی ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (سورۃ تحریم۔پارہ 28، آیت 6، رکوع 19) ترجمہ کنز الایمان: اپنے آپ کو اور اپنی اہل کو آگ سے بچاؤ

اسلام کے اصولوں کی خلاف ورزی پر سختی کر کے آگ سے بچانا ضروری ہے ہمارے

گھر میں لڑائی ہوئی ہے کپڑے استری نہیں کئے کپڑے دھلے ہوئے نہیں ڈیوٹی سے واپس آئے روٹی نہ پکی ہو تو وہ تھالی گئی ہے۔جناب فساد شروع ہو گیا جناب میں آیا تو روٹی نہیں پکی تھی۔کبھی اس بات پر بھی ناراض ہوئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی تو میں تیرے ہاتھ کی روٹی نہیں کھاتا بے شک اللہ والے اپنی ذات کی خاطر نہیں ان کا ہر عمل اللہ تعالی کی رضا کے لئے ہے اس کی خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔

دریا کیسے عبور کیا جائے

یہ واقعہ شان حبیب الرحمان صفحہ 314 میں ہے۔واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ اللہ تعالی عزوجل کے ایک ولی کے پاس اس کا مرید رہتا تھا۔آپ نے اپنے مرید کو روٹی دی اور کہا کہ دریا کے دوسری طرف ایک بندہ عبادت میں مشغول ہے اسکو جا کر کھلاؤ اس نے کھانا وغیرہ اٹھا لیا اور پوچھنے لگا کہ حضرت صاحب میں دریا کو کیسے پار کروں، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب تو دریا کے کنارے پہنچے تو دریا سے کہنا کہ اے دریا! میں تجھے اُس شخص کا حکم دیتا ہوں جو اپنی بیوی کے کبھی قریب نہیں گیا۔مجھے راستہ دے دے وہ حیران ہو گیا کہ میرے تو پیر صاحب کے تین چار بچے ہیں یہ انہوں نے کیا کہہ دیا لیکن تھا پکا مرید ڈانواں ڈول نہیں تھا چل پڑا دریا کے کنارے پہنچا تو دریا سے کہنے لگا کہ اے دریا مجھے راستہ دے دے میں تجھے اس کا حکم دیتا ہوں۔جو کبھی اپنی بیوی کے قریب نہیں گیا دریا نے اسے راستہ دے دیا یہ چلتا چلتا دوسرے کنارے پہنچ گیا وہاں جا کر دیکھا کہ اللہ تعالی کا بندہ عبادت میں مشغول ہے اس نے اس اللہ عزوجل کے بندے کو کھانا کھلایا اور کہنے لگا کہ اچھا حضرت صاحب اجازت میں واپس جانا چاہتا ہوں فرمایا جاؤ۔عرض کرنے لگا بابا جی! واپس کیسے جاؤں راستے میں تو دریا ہے دریا کو کیسے عبور کروں! فرمانے لگے کہ دریا کے کنارے جب پہنچے گا تو دریا سے کہہ دینا کہ اے دریا میں تجھے اس کا حکم دیتا ہوں جس نے کبھی کھانا نہیں کھایا۔بہر حال چل پڑا اور دریا سے کہنے لگا کہ اے دریا میں تجھے اس کا حکم دیتا ہوں جس نے کبھی کھانا نہیں کھایا۔تو

مجھے راستہ دے دے۔ تو دریا نے راستہ دے دیا یہ پیر صاحب کے پاس آ گیا انہوں نے کہا کہ کام کر آئے ہو۔ عرض کرنے لگے جی ہاں کام کر آیا ہوں اور متعجب ہو کر پوچھنے لگا کہ حضرت جی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مسئلہ کیا ہے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا کہ آپ کے ماشاء اللہ بچے بھی ہیں۔ آپ نے تو یہ کہہ دیا کہ دریا سے کہہ دو کہ جو بیوی کے قریب بھی نہیں گیا اور میں حیران ہوں کہ دریا نے بھی راستہ دے دیا اور اُس شخص کو میں اپنے ہاتھوں سے روٹی کھلائی اس نے یہ کہہ دیا کہ دریا سے جا کر کہہ دو کہ اس کا حکم دیتا ہوں جس نے کبھی روٹی نہیں کھائی اور دریا نے پھر راستہ دے دیا۔ میں حیران ہوں یہ معاملہ کیا ہے فرمانے لگے کہ میں نے جو کہا وہ بھی حق ہے اور اُس نے جو کہا وہ بھی حق ہے اس لیے ہمارا نفس کہتا ہے کہ بیوی کے قریب جاؤ ہم نہیں جاتے ہمارا رب عزوجل کہتا ہے تو ہم جاتے ہیں اپنی ذات کی خاطر نہیں جاتے اسی طرح وہ شخص اپنی ذات کی خاطر روٹی نہیں کھاتا جب رب تعالیٰ حکم دیتا ہے تو وہ روٹی کھاتا ہے وہ اپنے نفس کی خاطر اپنی ذات کی خاطر نہیں کھاتا۔ دعا کرو کہ ہمارے اندر بھی یہ کمال آ جائے ہماری دشمنی ہو تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو محبت ہو تو رب تعالیٰ کیلئے ہو۔ کوئی دنیاوی لالچ نہ ہو۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! میں عرض کر رہا تھا کہ جب اس بابا جی کے پاؤں سے کیچڑ لگا اور بازاری عورت کے کپڑوں پر کیچڑ لگ گیا اب بازاری عورت کا دوست تھا اسکو غصہ آیا اس نے فوری طور پر آؤ دیکھا نہ تاؤ بابا جی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ بابا جی نے آگے سے کہا! جا بیٹا اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے بددعا نہیں دی دعا دی۔ خیر وہ راستے پر چلے گئے یہ اپنے حرے میں جا رہے تھے تھوڑی دیر بعد وہی عورت روتی ہوئی چلاتی ہوئی واپس آئی کہنے لگی بابا جی آپ نے کیا غضب کر دیا پوچھنے لگے کیا ہوا؟ کہنے لگی جو میرے ساتھ تھا وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا آخری سیڑھی تک پہنچا اس کا پاؤں پھسلا نیچے گرا اس کا منکا ٹوٹ گیا آپ نے یہ کیا غضب کر دیا فرمایا میں نے تو اسے یہی کہا تھا کہ اللہ عزوجل تیرا بھلا کرے میں نے کوئی بددعا تھوڑی دی تھی کہنے لگی پھر منکا کیسے ٹوٹ

گیا؟ اب بابا جی فرمانے لگے کہ میرے پاؤں سے کیچڑ اُڑ کر تیرے کپڑوں پر پڑا تیرے یار کو غصہ آیا اس نے مجھے تھپڑ مار دیا۔ میرے یار کو غصہ آیا اُس نے منکا توڑ دیا۔

نماز پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے

ہمارے ہاں فرنبرداری والی بات نہیں ہے ہم تو چکروں میں پڑے ہوئے ہیں اگر کہا جائے بھئی نماز پڑھا کرو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جواب ملتا ہے جی روٹی پوری نہیں ہوتی آپ نماز کی باتیں کرتے ہیں مہنگائی کتنی ہو گئی یہ ہو گیا وہ ہو گیا یعنی اسکا مطلب ہے کہ مہنگائی نماز چھوڑ دینے سے ختم ہو جائے گی کیسی بے وقوفوں والی بات ہے بلکہ یوں سمجھو کہ یہ جو مصیبت ہمارے اوپر آ رہی ہے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے آ رہی ہے قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (طٰہٰ آیت.124، پارہ16، رکوع1)

ترجمہ کنز الایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔

معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ موڑتا ہے دنیا میں پریشان آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ نماز ذکر رب العالمین ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

نماز چھوڑنے سے تو روزی میں سے برکت اٹھ جاتی ہے عمر میں سے برکت اٹھ جاتی ہے قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ (سورہ محمد آیت -33، پارہ26)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور اطاعت کرو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ (النساء، آیت.80، پارہ5، رکوع8)

ترجمہ کنزالایمان: جس نے میرے محبوب کی اطاعت کی اس نے رب تعالیٰ کی اطاعت کی۔ پھر ایک مقام پرارشادفرمایا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب، آیت.21، پارہ21، ع19)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے پھرایک مقام پرارشادفرمایا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰہ (آل عمران، آیت.31پارہ3، ع12)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ارشادفرمادیں اگرتم محبت کرنا چاہتے ہواللہ عزوجل سے تو میری اتباع کروتو اللہ عزوجل تمہیں اپنامحبوب بنالے گا۔

ہم ابھی بھی سوچ میں پڑے ہوئے ہیں یارداڑھی رکھ لی بیوی ناراض نہ ہوجائے بچے ناراض نہ ہوجائیں رشتہ دار ناراض نہ ہوجائیں دوست مذاق کریں گے ہم عذر تلاش کرتے ہیں اللہ والے جوبھی کام کرتے ہیں رب تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتے ہیں جب رب تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں شان بھی عطا کرتا ہے ان کے مقام بھی بلند کرتا ہے اور انھیں عظمتیں بھی عطا کرتا ہے جوان کے خلاف بات کرتا ہے وہ خودتو کچھ نہیں کہتے انکا دوست انتقام لیتا ہے۔ لہٰذا ان اولیاء کاملین کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔ یہ خوش ہوگئے تو اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوجائے گا۔ اورہمارے تمام بگڑے کام سنور جائیں گے۔ ان کی بے ادبی اور گستاخی سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ہی ناراض ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے حبیب ﷺ ناراض ہوجائیں گے۔ جس سے تمہاری دنیاوآخرت برباد ہوسکتی ہے۔ (اللہ عزوجل نہ کرے) دوسری طرف ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ قرب خداوندی عزوجل حاصل کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا فرمانبردار ہونا ضروری ہے۔ اوراس کا آسان طریقہ غلامی مصطفیٰ ﷺ ہے۔

فیض گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد صاحب کے حکم کے مطابق لاہورتشریف لائے تو عبادت میں مشغول ہوگئے ڈیرہ لگالیا۔ ایک عورت دودھ لے کر جارہی ہے آپ نے ارشادفرمایا تھوڑا سا دودھ مجھے بھی دے دو۔ کہنے لگی دودھ نہیں دینگے۔ فرمایا کیوں!

وہ کہنے لگی ہمارے ہاں جوگی ہے یہ دودھ اس کے لیے جارہا ہے اگر ہم کسی اورکو دودھ دے دیں تو ہماری بھینس کے تھنوں سے خون آنا شروع ہوجاتا ہے۔ تو ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا نقصان ہو لہٰذا ہم آپ کو دودھ نہیں دیں گے۔ آپ نے فرمایا تم دودھ مجھے دو اللہ تعالیٰ کرم کرے گا تمہاری بھینس کے تھنوں سے خون نہیں آئے گا۔ جب آپ نے اصرار کیا تو اس نے کہا کہ چلو تھوڑا دے کر دیکھتی ہوں۔

آپ نے روزہ افطار کیا وہ بڑھیا جب گھر واپس گئی اور بھینس کے تھنوں سے جب دودھ نکالنے لگی تو دیکھا کہ بھینس کے تھنوں سے خون نہیں بلکہ اس کے دودھ میں اوراضافہ ہوگیا برکت ہوگئی جیسے نہرہی جاری ہوگئی ہے۔ پڑوسنیں پوچھنے لگیں کیا بات ہے اتنا دودھ کہاں سے لے آئی ہو۔ کہنے لگی وہاں ایک باباجی بیٹھے ہوئے ہیں انھیں میں نے دودھ پلایا بھینسوں نے دودھ ہی بہت دینا شروع کردیا ہے اس کے بعد انہوں نے کہا کہ پھر ہمیں بھی یہی کرنا چاہیے سب نے دودھ جوگی کی بجائے حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو دینا شروع کردیا۔ دودھ روز بروز بڑھتا جارہا ہے اب جوگی کے پاس دودھ جانے کی بجائے دودھ اُدھر جارہا ہے۔ جوگی نے دیکھا

کہ یہ تو معاملہ خراب ہی ہوتا جارہا ہے میری تو روزی بند ہوگئی بڑا غصے میں لال پیلا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور غلط انداز میں کہنے لگا کہ تم یہاں کس لیے آئے ہو؟

چلے جاؤ یہاں سے آپ نے ارشاد فرمایا بھئی اگر میں خود آیا ہوتا تو واپس چلا جاتا مگر میں خود نہیں مجھے تو بھیجا گیا ہے۔ میں کسی کے بھیجنے سے آیا ہوں اُس نے کہا کہ پھر بھی آپ کو یہاں سے جانا پڑے گا۔

آپ نے ارشاد فرمایا پیچھے میرا مالک مجھے بلالے تو میں چلا جاؤں گا جتنی دیر وہ نہیں بلاتے میں تو یہاں بیٹھا ہوا ہوں کہنے لگا کہ پھر میں تمہیں یہاں رہنے نہیں دونگا۔ بہر حال آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالی کے حکم سے آئے بیٹھے ہیں ہم فقیر ہیں ہمیں تنگ نہ کرو کہنے لگا کہ اگر آپ نے یہاں بیٹھنا ہے تو میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر تمہارے اندر ہے کیا چیز۔

آپ نے فرمایا میرے پاس کیا ہونا ہے ہم فقیر آدمی ہیں کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کرتے کہنے لگا نہیں تم دکھاؤ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بھئی ہم پہل نہیں کرتے فرماتے ہیں کہ وہ جوگی اپنی کھڑاؤں پر اُڑا جادو کے زور پر تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کھڑاؤں کو حکم دیا کہ اس کو ذرا نیچے لے کر آؤ۔

نگاہِ ولی کی تاثیر

فرماتے ہیں کہ وہ کھڑائیں اڑیں اور اُسکے سر پر پڑنے لگیں تو وہ نیچے آیا اور آکر آپ کے قدموں میں گر پڑا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ یہ اللہ عزوجل کے ولیوں کی شان ہے۔

لاہور میں کھڑے کعبہ دکھادیا

آپ نے مسجد بنائی وہاں نماز ہونے لگی۔ بظاہر جو علم والے تھے

انہوں نے فتوٰی لگادیا کہ اس مسجد کا رخ کعبہ کی طرف نہیں ہے آپ نے اُن سب کو دعوت دی اور ارشاد فرمایا کہ تم میرے پیچھے نماز پڑھو پھر بیٹھ کر بات کریں گے۔ فرماتے ہیں جیسے ہی انہوں نے نیت کی پیچھے اس امام کے منہ طرف قبلہ شریف تو کعبہ شریف آنکھوں کے سامنے آگیا۔ لاہور میں بیٹھ کر آپ نے کعبہ دکھادیا یہ اللہ تعالی کے ولیوں کی شان ہے۔ آج اللہ تبارک وتعالی نے جو شان عظمت انھیں عطا کی ہے ہزاروں کی تعداد میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ مزار پر آرہے ہیں اور فیض پا کر جارہے ہیں۔ ہمیں نماز کے اندر اس دعا کی تلقین کی گئی کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

ارشاد باری تعالی ہوتا ہے مجھ سے یوں دعا مانگو "یا اللہ چلا ہم کو سیدھے راستہ پر راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا"

انعام یافتہ بزرگوں کا ذکر آئے تو پھر آنکھیں بند کر کے پیچھے چلتے جاؤ پھر دیکھو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ انہی انعام یافتہ ہستیوں میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر جاؤ دیکھو آج بھی ان کا حجرہ مبارک بنا ہوا ہے آپ نے وہاں اعتکاف کیا کچھ ایسے بھی افراد ہیں جو کہتے ہیں مزاروں پر جانا جائز نہیں۔ بڑی بڑی عجیب باتیں کرتے ہیں۔

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر اعتکاف

پیارے اسلامی بھائیو! جو انعام یافتہ ہیں وہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر اعتکاف کررہے ہیں۔ اللہ عزوجل کی یاد میں مشغول ہیں کافی دن ہوگئے نگاہ نہیں ہورہی فرماتے ہیں ایک بازاری عورت آئی اس نے دعا مانگی اس کی مراد جلدی پوری ہوگئی واپس چلی گئی اب یہ تو کئی دنوں سے بیٹھے ہوئے ہیں ان کو پوچھا

ہی نہیں لہٰذا واپس جانے لگے۔ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے کہنے لگے کیا بات ہے بھئی عرض کرنے لگے وہ بازاری عورت آئی وہ جلدی لے کر چلی گئی میں اتنے دنوں سے بیٹھا ہوں کوئی توجہ نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ بازاری عورت تھی میں نے کہا جلدی دو جان چھڑالو۔ تو رب عزوجل کی عبادت کررہا تھا میں نے کہا کہ لگا رہنے دو آپ نے اسی وقت پکڑ کر سینے سے لگایا اور لگا کر جب روحانیت منتقل کی تو فوری طور پر قدموں میں گر گئے اور اُٹھ کر کہتے ہیں

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

گنج بخش کا مطلب خزانے بخشنے والا عموماً کسی کے پاس چلے جاؤ تو کوئی پانچ روپے کوئی سو روپیہ کوئی لاکھ روپیہ دے دے گا فرمایا یہ ایسے نہیں ہیں یہ تو خزانے لٹانے والے ہیں۔ گنج بخش فیض عالم آپ کا فیض سارے عالم پر ہے مظہر نور خدا۔ خدا کے نور کا مظہر ہیں ناقصاں را پیر کامل اگر کوئی ناقص آجائے تو اس کے لیے پیر کامل کا کام دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی کامل آجائے تو اس کی بھی رہنمائی فرماتے ہیں یعنی یہ وہ مزار پر انوار ہے جہاں ناقصوں کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے اور کاملوں کو بھی۔

باادب بامراد

یہ وہ مزار پر انوار ہے جہاں حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے ہیں۔ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا لاہور تشریف لانے کا انداز کتنا نرالا تھا۔ آپ نے شاید دیکھا ہو کہ ضلع کچہری میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا لمبہ ابھی بھی ہے آپ مزار پر انوار پر نہیں جاتے تھے وہیں سے واپس پلٹ جایا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا حضرت آگے نہیں جاتے فرمایا حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ پر چلا پھرا کرتے تھے میں نہیں چاہتا کہ جہاں ان کے قدم لگے ہیں وہاں میرا قدم لگے چنانچہ دوری سے ادب کے ساتھ واپس چلا جاتا ہوں

حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ المعروف مادھو لعل حسین رحمۃ اللہ علیہ اسی در سے فیض یاب ہوئے ہیں۔

حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی در سے فیض یاب ہوئے ایک مرتبہ لگے سیڑھیاں چڑھنے پھر واپس آگئے اوپر نہیں چڑھے۔ مرید عرض کرنے لگے کہ حضرت صاحب اوپر نہیں چڑھے فرمایا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولیوں کے اجلاس میں تھے میں نے سوچا کہ میں مخل نہ ہوجاؤں تو میں یہیں سے واپس آگیا۔ جو نیک بندے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہیں اور اسی کی رضا کے لیے نفرت کرتے ہیں ان کا مقام دیکھو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو کتنے اعلیٰ درجے عطا فرماتا ہے۔

قبر جہاں دی جیوے

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

میں قربان اونہاں تھیں باہو — قبر جہاں دی جیوے ہو

ان کی قبریں زندہ ہیں وہ کیسے زندہ ہیں؟ ہم زندہ ہونے کے باوجود مردہ، ہمیں کوئی دیکھتا ہے تو نحوست آجاتی ہے لیکن ان کے مزار پر انوار کو بڑے بڑے بدمعاش، بڑے بڑے شرابی زانی دیکھتے ہیں آنکھوں میں آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ زبان پر قرآن پاک کی تلاوت آجاتی ہے اسی لئے فرماتے ہیں۔

میں قربان اونہاں تھیں باہو — قبر جہاں دی جیوے ہو

اسی لئے میرے پیارے اسلامی بھائیو! ان بزرگان دین کے حالات زندگی پڑھنے چاہییں تاکہ ہم انکے نقش قدم پر چلیں پھر انکے مزارات پر بھی حاضری دینی چاہیے۔ دیکھو جیسے شادی کا موقع آتا ہے تو ہر بندہ نگاہ میں رکھتا ہے کون آرہا ہے۔ کون نہیں آرہا اسی طرح بزرگوں کا جو عرس کا دن ہے یوں سمجھو کہ شادی کا دن ہے خوشی کا دن ہے تو یہ بزرگ پھر نگاہ میں رکھتے ہیں

کہ کون آرہا ہے کون نہیں آرہا اور یقین جانو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں ہیں جتنے بھی جارہے ہیں اور اللہ عزوجل والوں کے پاس جانا یہ کتنی عظمت کا حاصل ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ آیت پڑھی کہ

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى . (سورۃ طٰہٰ، آیت -5، پارہ16، رکوع10)

ترجمہ: کہ رحمان نے عرش پر استواء فرمایا

تو کہنے لگے کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں رب تعالیٰ کا دیدار کروں۔ اللہ عزوجل کے ولی تھے روحانی طور پر پرواز کی۔ عرش پر گئے دیدار نصیب نہیں ہوا۔ غیب سے ندا آئی اے بایزید رحمۃ اللہ علیہ! تو مجھے عرش پر تلاش کررہا ہے میں الہٰ ہوں میں نہ عرش میں سما سکوں نہ آسمانوں میں سما سکوں نہ زمین میں سما سکوں نہ سمندروں میں سما سکوں اور سما سکوں تو مومن کے دل میں سما جاؤں یہ اللہ والے ہیں ان کے دلوں میں تجلی الٰہی عزوجل موجود ہے۔ ہم انکے پاس کیوں جاتے ہیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے یہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں ہم انکے قریب جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر فضل ہو جائے گا۔

جیسے پیارے اسلامی بھائیو! بارش برس رہی ہوتی ہے بندہ قریب چلا جائے تو چھینٹا اس پر بھی پڑ جائے۔ وہاں ہر وقت رحمتوں کی بارشیں ہورہی ہیں اور جب ہم جیسا بدکار وہاں چلا گیا ہمارے اوپر کوئی چھینٹا پڑ گیا تو ہمارا بھی بیڑہ پار ہو جائے گا۔ جیسے حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بے موسے پھل دیکھے تو قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ (ال عمران: ۳۸ پارہ ۳)

ترجمہ کنزالایمان: زکریا نے وہاں اپنے رب سے دعا کی۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب حجرہ مریم رضی اللہ عنہا میں رحمت خداوندی کی

بارش نازل ہوتے دیکھی تو وہیں دعا مانگی۔ ''اے اللہ عزوجل جس طرح تو نے مریم رضی اللہ عنہا کو بے موسے پھل عطا کئے مجھے بھی بڑھاپے میں بے موسی یعنی اولاد کا پھل عطا فرما۔ تو اللہ عزوجل نے خوش ہوکر ان کو بیٹے کی بشارت عطا فرمائی۔

اس لیے میرے پیارے اسلامی بھائیو! ان بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دینی چاہیے وہاں جاکر دعا کرنی چاہیے کہ اے مالک و مولا! جس طرح تو نے ان پر کرم نوازی فرمائی ہمارے اوپر بھی کرم نوازی فرما۔ انکے نقش قدم پر چلو دیکھو یہ گھر بار چھوڑ کر دین کی تبلیغ کے لیے لاہور تشریف لائے۔ آج ہم نوٹ کمانے کے لئے تو چلے جاتے ہیں امریکہ لے جاؤ انگلینڈ لے جاؤ جرمنی لے جاؤ۔ جانے کے لئے تیار ہیں لیکن دین کی سر بلندی کے لیے تین دن جانے کے لیے تیار نہیں۔ تین دن تو دور کی بات ہے ہفتہ وار اجتماع میں جانے کے لیے تیار نہیں میرے پیارے اسلامی بھائیو! علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بہت پیاری بات کہہ گئے ہیں وہ کہتے ہیں

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں

تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

اے بندے تو تن کی دولت کے پیچھے لگا ہوا ہے یہ تو ایک پرچھائی ہے۔ آج اس کے سر پر کل دوسرے کے سر پر سایہ بدلتا رہتا ہے اور جس کے ہاتھ من کی دولت آتی ہے پھر نہیں جاتی جو اللہ کا ولی بن جاتا ہے پردہ بھی کرجائے تب بھی اللہ کا ولی ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان اولیائے کاملین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت اور رب تعالیٰ کی رضا کی خاطر نفرت کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

خسارے سے بچنے کا نسخہ

فضائل درود شریف

جب دو مسلمان دوست آپس میں ملیں ایک دوسرے کو سلام کریں۔ مصافحہ کریں اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھیں تو دونوں کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے اور پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (الترغیب والترھیب، مسند ابی یعلی جلد 3 صفحہ 95)

وَالْعَصْرِ . اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ . اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ . (العصر پارہ نمبر 30، رکوع 28)

ترجمہ کنزالایمان: اس زمانہ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔

قسم ہے زمانے کی

اللہ رب العزت نے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی ہے یاد رکھیں ہم قسم اٹھاتے ہیں کسی کو یقین دلانے کیلئے لیکن اللہ عزوجل جب کسی کی قسم ارشاد فرماتا ہے تو مقصود اُس کی عظمت ظاہر کرنا ہے۔ اللہ رب العزت نے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک کی قسم ارشاد فرمائی۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں قسم کھانے سے گریز کرنا چاہئے۔ جب بہت زیادہ مشکل آن پڑے تو صرف اللہ عزوجل کے نام کی قسم کھانی چاہئے اور کفارہ بھی اسی قسم کا ہے۔

بعض اسلامی بھائی بچوں کی یا ایمان کی یا ماں باپ کی قسم کھاتے ہیں یہ درست نہیں۔ اگر قسم توڑ دی تو اس کا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔

قسم کا کفارہ

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْۤا اَیْمَانَکُمْ. (المائدہ، آیت 89، پارہ 8، رکوع 2)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اللہ تمہیں نہیں پکڑتا۔ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں اُن قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ تو جو ان میں کچھ نہ پائے تو تین روزے رکھے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا۔ جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو اور اگر بہت زیادہ ضرورت پڑ جائے تو اللہ عزوجل کی قسم کھاؤ پھر اس پر ثابت رہو اور اگر اس قسم کو توڑ دیا تو اس کا کفارہ ادا کیا جائے۔ 10 مساکین کو کھانا کھلانا دو وقت کا درمیانے درجے کا جیسا بندہ اپنے گھر والوں کو کھلاتا ہے۔ یا پھر دس مساکین کو کپڑے پہنائے یا پھر ایک غلام آزاد کرے۔ غلام آزاد کرنے کا آج کل سلسلہ نہیں ہے۔ البتہ کھانا کھلانا یا مساکین کو کپڑے پہنانا اور اگر ان دونوں میں سے کسی کی استطاعت نہیں رکھتا یعنی غریب ہے تو پھر تین روزے رکھ لے۔ اگر استطاعت ہے دولت ہے وہ خرچ نہیں کر رہا اور روزے رکھ لیتا ہے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

بعض اسلامی بھائیوں کو عادت ہوتی ہے یا اُن کا تکیہ کلام بن جاتا ہے بات بات پر (واللہ باللہ) کہتے ہیں۔ ایسی قسموں پر گرفت نہیں نہ ہی کفارہ ہے۔ بہر حال اپنی قسموں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

خسارے کی تعریف

اللہ رب العزت نے زمانے کی قسم ارشاد فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ انسان گھاٹے میں ہے گھاٹے سے مراد ہے کہ اگر ایک بندہ دس لاکھ روپے سے کاروبار شروع کرتا ہے ایک سال کے بعد اگر پانچ لاکھ رہ جائیں تو یہ خسارے کا سودا ہوگا اور اگر دس لاکھ کے بارہ لاکھ بن جائیں تو یہ نفع والا کاروبار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ انسان خسارے میں ہے تو انسان کے پاس کون سا سرمایہ ہے جس کو خرچ کرنے کے بعد نفع یا نقصان کا حساب لگایا جائے۔

قیمتی سرمایہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک کسان سفر کے دوران ایک ہی قسم کے پتھر پڑے دیکھتا ہے۔ اچانک خیال آیا کہ جب میں زمین میں بیج بوتا ہوں تو پرندے بیج کھانے کیلئے آجاتے ہیں میں یہ پتھر لے جاتا ہوں تا کہ اُن کو اڑانے میں کام آئیں گے۔ لہذا اس نے چادر بچھائی اور تمام پتھر اُس میں ڈال لئے۔ اور لا کر کھیت کے کنارے رکھ دیئے جب زمین میں بیج ڈالا۔ پرندے کھانے کیلئے آئے تو باری باری پتھر مار کر اُن کو اُڑانا شروع کر دیا آخری پتھر جب پھینکا اتفاق کی بات ہے کہ ایک بادشاہ جو شکار کی غرض سے وہاں سے گزر رہا تھا اُس کے پاؤں کو لگا اُس نے جھک کر دیکھا تو آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس کسان کو صبح میرے دربار میں حاضر کر دینا۔ کسان کو جب پتہ چلا کہ میرے ہاتھ سے نکلا ہوا پتھر بادشاہ کو لگا ہے اور اُس نے مجھے دربار میں طلب کر لیا ہے اُس نے سمجھا اب میری خیر نہیں ساری رات روتا رہا صبح کو جب دربار میں پیش کیا گیا تو بادشاہ نے پوچھا تو نے وہ پتھر کہاں سے لیا تھا کسان عرض کرنے لگا بادشاہ سلامت مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ کی سواری آرہی ہے میں نے تو پرندوں کو اُڑانے کے لئے پتھر پھینکا۔ آپ کو لگا میں اُس کی معذرت چاہتا ہوں۔ بادشاہ کو غصہ آگیا اُس

نے کہا میں جو سوال کر رہا ہوں اُس کا جواب دو میں نے پوچھا ہے تو نے پتھر کہاں سے لیا تھا۔ کسان عرض کرنے لگا جناب آپ کو پتھر سے کیا سروکار۔ بادشاہ نے جواب دیا تو نے جو پتھر پھینکا تھا وہ تو نولکھا ہیرا تھا۔ کسان سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ ہائے میری شوئی قسمت میرے پاس اتنے قیمتی ہیرے آئے اور میں نے پرندے اڑانے میں ضائع کر دیئے کاش مجھے ان کی قدر ہوتی میں ان کو سنبھال کر رکھتا میری نسلیں چلتی رہتیں دولت ختم نہ ہوتی اس حکایت کو بیان کرنے کے بعد بزرگ فرماتے ہیں کہ

اے انسان نولکھا ہیرا کم قیمتی ہے تیری زندگی کا ہر سانس نولکھے ہیرے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ اس لئے کہ اگر ہیرا گم ہو جائے مل سکتا ہے انسان اس کو خرید بھی سکتا ہے۔ لیکن جو زندگی کا سانس گزر گیا۔ کروڑوں اربوں روپے خرچ کرو۔ وہ واپس نہیں آئے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ رب العزت نے انسان کو زندگی کے قیمتی لمحے عطا فرما کر اس کو دنیا میں بھیج دیا اور ارشاد فرمایا اگر تو نے ان قیمتی لمحوں کو خرچ کر کے آخرت کو برباد کرنے والا سودا (یعنی برے اعمال) خریدا تو پھر تو خسارے میں ہے اور اگر ان قیمتی لمحات کو خرچ کر کے آخر سدھانے والے اعمال خرید لئے تو پھر تو نے نفع کا سودا ہے۔

ہم کون سا سودا خرید رہے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے ہمیں قیمتی سانس عطا فرمائے کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہم ان قیمتی لمحوں کو جوا کھیلنے، تاش، شطرنج کھیلنے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے، غیبتیں، چغلخوری اور بے حیائی کے کاموں میں صرف کر رہے ہیں۔

ڈراؤنی شے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب مکاشفۃ القلوب میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ جنگل بیابان میں ایک بندہ سفر کر رہا تھا۔ اچانک اُس کے سامنے ایک خوفناک شے آگئی

جس کو دیکھ کر بہت گھبرایا۔ پھر ہمت کر کے پوچھنے لگا کہ تو کیا چیز ہے اُس نے جواب دیا میں تیرے بُرے اعمال ہوں جس کو بُری صورت میں تیرے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ پھر اُس نے پوچھا کہ تجھ سے نجات حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اُس ڈراونی شے نے جواب دیا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھا کر۔ اللہ عزوجل میری بُری صورت کو اچھی صورت میں تبدیل فرمادے گا۔

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ایک مرتبہ میری والدہ ماجدہ نے تہجد کے وقت مجھے اٹھایا اور ارشاد فرمایا میرے لئے پانی گرم کرو میں نے وضو کر کے نماز تہجد ادا کرنی ہے فرماتے ہیں میں آگ کی تلاش میں نکلا۔ آگ کہیں نہ ملی سوچا دوزخ سے آگ لے آتا ہوں دوزخ کے دربان نے بتلایا جو دوزخی دوزخ میں آئے گا اپنی آگ ساتھ لے کر آئے گا۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا (النسا۔آیت 10، پارہ 4، رکوع 12)

ترجمہ کنزالایمان:۔ وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں نِری آگ بھرتے ہیں۔

یتیم کا مال اس وجہ سے کھا جاتا کہ اس کا کوئی پُرسانِ حال تو ہے نہیں نہ ہی کوئی اس کی پشت پناہی کرنے والا ہوگا نہ یہ خود مقابلہ کر سکے گا۔ لہذا اس کا مال ہڑپ کر جاؤ۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ جو یتیم کا مال ظلماً کھائے گا وہ بظاہر تو مرغن غذائیں کھا رہا ہے لیکن حقیقت میں اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے اور یہی آگ اس کو دنیا میں جلائے گی اور یہی آگ قبر حشر اور دوزخ میں جلائے گی۔

گناہ ایک زہر ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج العابدین میں ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ گناہ ایک زہر ہے جس طرح زہر بندے کے اندر چلا جائے وہ اندر کے نظام کو (D i s t u r b) کرتا ہے بندہ کو چین نہیں آتا بالکل اسی طرح جب بندہ گناہ کرتا ہے تو انسان کا سکون برباد ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ بندہ خسارے میں رہتا ہے جو ان قیمتی لمحات کو گناہوں میں خرچ کرتا ہے دنیا اور آخرت کی تباہی خریدتا ہے۔ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ.

ارشاد فرمایا سبھی انسان خسارے میں نہیں بلکہ وہ لوگ جو ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں۔ حق کی تلقین کریں اور صبر کی تلقین کریں اگر انسان خسارے سے بچنا چاہتا ہے تو جن چیزوں کا ذکر کیا ہے ان کو اختیار کرے۔

ایمان

ایمان کی دولت سب سے بڑی دولت ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہے اگر ایک انسان بے شمار نیک کام کرتا ہے مثلاً ہسپتال، سکول، کالج، یا سرائے بناتا ہے یا کوئی کنواں ہی کھدوا دیتا ہے۔ ظاہر ہے یہ کام بڑے نیک ہیں لیکن اگر ان کے کرنے والے کے پاس دولت ایمان نہیں۔ جنت میں داخل ہرگز نہیں ہوگا۔ اللہ عزوجل ان نیک کاموں کا صلہ دنیا میں ہی عطا فرمادے گا مثلاً شہرت مل جائے گی دولت یا اولاد کی نعمت مل جائے گی لیکن مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جلے گا۔ اس کے برعکس ایک بندہ جس کے پاس دولت ایمان ہے اگر اُس نے نیک اعمال نہیں کیئے اللہ عزوجل ایمان کی دولت کی وجہ سے گناہ بخش دے ورنہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور جائے گا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّة. (مشکوۃ شریف، صفحہ 18)

جس کسی نے صدق دل سے کہا لاالٰہ الااللہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! آج بہت سارے نا سمجھ کہتے ہیں کہ بس ایمان ہی کافی ہے نیک اعمال کی ضرورت نہیں بس ہم تو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں ہم بخشے بخشائے ہیں۔ اگر دلیل پوچھی جائے تو کہتے ہیں کہ اصحاب کہف کے کتے نے کون سی نمازیں پڑھیں۔ حالانکہ وہ جنت میں جائے گا۔ اسی طرح ستون حنانہ نے کون سے نیک اعمال کیے جبکہ یہ بھی جنت میں جائے گا۔ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی جس نے فرشتوں سے کہا کہ میں غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی ہوں بخشا گیا ہم کہہ دیں گے ہم غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے ہیں ہمیں نیک اعمال کی ضرورت نہیں۔

اصحاب کہف کا کتا

پیارے اسلامی بھائیو! اس مسئلے کو سمجھنے سے پہلے ایک بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک بچہ نابالغ ہے اس پر نماز فرض نہیں۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھے گا گنہگار نہیں ہوگا اور جب وہ بالغ ہوجائے گا اب اُس پر نماز فرض ہوگئی اگر وہ جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھے گا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایمانداری سے بتلاؤ کیا اصحاب کہف کے کتے پر نماز فرض تھی یا ستون حنانہ پر نماز فرض تھی یقیناً نماز اور دیگر نیک اعمال فرض نہیں تھے اس لئے اصحاب کہف کے کتے کے لئے ولیوں کی سنگت اور استن حنانہ کا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی میں رونا جنت

میں جانے کا باعث بن گیا۔ لیکن جس پر نماز فرض ہے اگر وہ جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھے گا۔ اُس کا انجام تو خراب ہوگا۔

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی

پیارے اسلامی بھائیو! غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دھوبی کا انتقال ہوا قبر میں فرشتوں نے پوچھا انہوں نے بتلایا کہ میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا دھوبی ہوں۔ پیارے اسلامی بھائیو! اس سے یہ مطلب نہ نکال لینا کہ ہمیں نمازوں کی اور دیگر نیک اعمال کی ضرورت نہیں یہ کہاں کا انصاف ہے۔

حالانکہ دھوبی یہ کہتا ہے کہ میں غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی ہوں مطلب یہ ہے کہ اے فرشتو تم خود ہی سمجھ جاؤ کہ جو ولیوں کے امام ہیں۔ وہ بے نمازی، زانی، شرابی اور بدکردار سے کپڑے دُھلا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ تم خود ہی سمجھو کہ میں وہ ہوں جس کو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کپڑے دھونے کے لئے (select) چنا ہے۔

نیک اعمال کی ضرورت

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن مجید سب سے افضل کتاب ہے اس میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ.

اب یہاں ایمان کے ساتھ ہی نیک اعمال کا ذکر ہوا ہے یعنی خسارے سے بچنے کے لئے صرف ایمان کا ہی ذکر نہیں بلکہ ساتھ نیک اعمال کا بھی ذکر آتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ جس طرح ایک بندہ بازار سے ایک پودہ خرید کرلاتا ہے گھر میں اُس کو لگا دیتا ہے اب نہ اُس کو پانی دیتا ہے نہ ہی اُس کی کٹائی وغیرہ کرتا ہے اور نہ ہی سردی گرمی اور زہریلے پانی سے بچاؤ کا بندوبست کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میرے پاس وقت نہیں میں بڑا مصروف رہتا ہوں آپ خود ہی سوچیں کہ کل کو وہ امید رکھے یہ پودا مجھے سایہ بھی

دے گا اور پھل بھی دے گا تو یہ اس کی خام خیالی ہوگی۔ اگر وہ پھل چاہتا ہے، سایہ چاہتا ہے، تو پھر جیسے بھی ہو اس پودے کو وقت دینا ہی پڑے گا۔ اس کی حفاظت کا بندوبست کرنا ہی پڑے گا۔

بالکل اسی طرح سمجھ لیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایک پودا ہے اور نیک اعمال اس کا پانی ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ میرے پاس وقت نہیں تو کل بروز قیامت جب زمین تانبے کی ہوگی اور سورج تقریباً سوا میل کے فاصلے سے آگ برسا رہا ہوگا۔ اُس وقت ہمارا کیا بنے گا اگر ہم میدان محشر کی گرمی سے بچنا چاہتے ہیں تو اس پودے کے لئے وقت نکالنا ہوگا۔ دنیا کے پودے کو صبح شام پانی دو تو کام چل جاتا ہے جبکہ یہ پودا ایسا ہے کہ جس کو روزانہ پانچ نمازوں کا پانی دینا پڑتا ہے پھر سال کے بعد اس کی کٹائی یعنی اپنی زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی پھر رمضان کے روزوں کا پانی دینا پڑے گا۔ اگر دولت میسر آئے تو حج کا پانی بھی دینا پڑے گا۔ اس کے علاوہ زہریلے پانی یعنی حرام کی کمائی، بے حیائی اور مخلوق خدا عزوجل کے حقوق غصب کرنے والے اعمال سے بچانا پڑے گا۔ جب کہیں جا کر یہ پودا ہمیں قیامت کے روز سایہ بھی دے گا اور پھل بھی مہیا کرے گا۔ اسی طرح ایک کسان اپنے کھیت میں ہل بھی نہ چلائے پانی بھی نہ دے اور وہ امید رکھے کہ فصل بہت ہوگی یہ اپنے آپ کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔ میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مالی دا کم پانی دینا بھر بھر مشکاں پاوے

مالک دا کم پھل پُھل لانا لاوے یا نہ لاوے

مالی کا کام پانی دینا اُس کو اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ پھل لگانا اللہ عزوجل کا کام ہے وہ لگائے یا نہ لگائے۔ یہ اس لئے بتلایا کہ اعمال کرنے کے بعد غرور تکبر نہ آجائے۔ بندہ بے خوف نہ ہوجائے۔

رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ. (سورۃ توبہ۔12)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بے شک اللہ عزوجل محسنین کے عمل کو ضائع نہیں فرماتا۔

دل پر داغ

حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے اگر توبہ کرلے تو داغ مٹا دیا جاتا ہے۔ (الترغیب والترہیب للمنذری جلد2 صفحہ 469، کنزالعمال للمتقی جلد4 صفحہ 210، الجامع الصغیر للسیوطی جلد1 صفحہ 148، فتح الباری للسیوطی جلد1 صفحہ 696)

ورنہ یہ داغ بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو سیاہ کردیتا ہے جس طرح سفید چادر پر داغ لگ جائے تو محسوس ہوتا ہے اور اگر چادر سیاہ ہوجائے تو پھر داغ محسوس نہیں ہوتا اسی طرح جب دل سیاہ ہوجاتا ہے تو بُرائی محسوس نہیں ہوتی۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ خطرہ ہے کہ تمہیں ایمان اور کفر کی تمیز بھی ختم نہ ہوجائے اور اس کا خاتمہ کہیں خراب نہ ہوجائے۔

اس لئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔

جنت پاک لوگوں کی جگہ

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کپڑے کو غلاظت لگ جائے یا گندہ ہوجائے ہم میں سے کوئی بھی اچھے کپڑوں کے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرے گا۔ اسی طرح جنت بھی پاک لوگوں کی جگہ ہے جو گناہوں کی غلاظت میں لتھڑے ہوئے ہونگے وہ کس طرح پاک لوگوں کے ساتھ شامل کئے جائیں گے۔

روایت میں آتا ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرض کی اے مالک و مولا امتی گناہ کریں گے تو ان کے گناہوں کی غلاظت کیسے دور ہوگی۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا نیک اعمال۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ. (سورہ حم السجدہ۔آیت 34 ، پارہ 24، ع 19)

ترجمہ کنز الایمان: برائی کو دور کرو نیکی کے ساتھ۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ. (ھود، آیت 114، پارہ 12، رکوع 10)

ترجمہ کنز الایمان:۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ اگر ایک بندے کے مکان کے سامنے نہر جاری ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اُس کے بدن پر میل رہ جائے گی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی اجمعین عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالکل نہیں۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بالکل اسی طرح جب میرا امتی دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کو گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے اس لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی اشد ضرورت ہے

حق پر ثابت قدم رہنا

قرآن مجید میں ارشاد رب العالمین ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ. (العنکبوت، پارہ 20 آیت 2 ع 13)

ترجمہ کنز الایمان:۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ ایمان لائیں اور آزمائے نہ جائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب ہم نیک اعمال کریں گے تو آزمائشیں بڑی آتی ہیں کامیاب وہی ہوتا ہے جو حق پر ثابت قدم رہتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ. (سورۃ حم السجدہ ۔آیت 30، پارہ 24، رکوع 18)

ترجمہ کنز الایمان:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اُس پر ثابت قدم ہو گئے پھر ان پر ملائکہ اُترتے ہیں اور اُن کو دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سناتے ہیں۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ایمان قبول کرتے ہیں تو ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے جاتے ہیں کسی نے کہا اے بلال رضی اللہ عنہ تم کلمہ پڑھنا چھوڑ کیوں نہیں دیتے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ تم بازار سے ایک مٹی کا گھڑا خریدنے سے پہلے ٹھوک بجا کر دیکھتے ہو۔ میرا مالک مجھے ٹھوک بجا کر دیکھ رہا ہے۔ جب چیک کر لیا تو پھر اس شان سے خریدا کہ جنت میں چلنے کی آواز سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود سن رہے ہیں۔

آج ہمارا حال ہے کہ اگر داڑھی رکھ لی یا عمامے کا تاج سجا لیا چند بندوں نے مذاق کیا خود مذاق کیا فوراً داڑھی منڈوا دی۔ عمامہ زلفیں غائب۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ثابت قدم رہنا چاہئے اور صبر سے کام لینا چاہئے۔ یہی چار کام ہیں جو بندے کو خسارے سے بچاتے ہیں۔ ان کاموں میں پختگی حاصل کرنے کیلئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں۔ انشاء اللہ عزوجل دنیا میں اور قبر و حشر میں کامیابی ہوگی۔

وما علینا الا البلاغ المبین

اسلام اور قربانی

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم .بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰہ

فضائل درود شریف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرا امتی ایک مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دس مرتبہ رحمت کی نظر فرماتا ہے۔ (القول البدیع صفحہ 103، الترغیب والترہیب جلد2 صفحہ 495)

پیارے اسلامی بھائیو! علماء کرام فرماتے ہیں کہ جس بندے پر رب تعالیٰ کی ایک مرتبہ رحمت کی نظر پڑ جائے وہ بندہ بد بخت نہیں رہتا۔ اگر بد بخت ہے تو خوش بخت ہو جاتا ہے تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو روزانہ سو مرتبہ، ہزار مرتبہ یا اس سے زیادہ درود پاک پڑھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن مجید کا آٹھواں پارہ سورہ انعام اور 162 آیہ کریمہ میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (پارہ 8، رکوع 8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے میری نماز، میری قربانیاں اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو آپ کو مبارکباد پیش کرونگا۔ ہمارے سنہ ہجری نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے آپ کو نیا سال مبارک ہو۔

کیا ہمیں اسلامی مہینوں کے نام یاد ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح سن عیسوی کا آخری مہینہ دسمبر ہے اور جب دسمبر کا مہینہ ختم ہوتا ہے پھر جنوری سے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح ہمارا اسلامی مہینہ سن ہجری کا آخری مہینہ ذی الحجہ ہے۔ جب ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہوتا ہے تو نیا سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔ میں افسوس کے ساتھ یہ بات عرض کرتا ہوں کہ ہمارے کئی ایسے اسلامی بھائی ہیں جن کو انگریزی مہینوں کے نام تو یاد ہوتے ہیں لیکن اسلامی مہینوں کے نام یاد نہیں۔ انگریزی سال کب شروع ہوگا اس کا پتہ ہے۔ اسلامی سال کا پتہ نہیں۔ جب کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے اسلامی تہوار جو ہیں سب کا تعلق سن ہجری سے ہے۔ آپ یہ دیکھیں۔ ہم نے روزہ رکھنا ہو تو انگریزی مہینہ کے حساب سے روزہ نہیں رکھتے۔ رات کو چاند دکھائی دے گا تو صبح روزہ ہوگا۔ رات کو چاند دکھائی دے گا تو صبح عید ہوگی۔ چاند دکھائی دے گا تو اسلامی مہینہ کا آغاز ہوگا۔

ہماری شب برأت ہماری شب معراج ہمارے بزرگان دین کے عرس ان سب کا تعلق اسلامی مہینوں سے ہے۔ تو ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کو اپنے مذہب کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ عیسائیوں کا سال جب شروع ہوتا ہے وہ اپنے مذہب کے حساب سے اپنے کلچر کے حساب سے اس نئے سال کا آغاز اور استقبال کرتے ہیں۔

عیسائیوں کا نیا سال کیا سکھاتا ہے؟

ان کا مذہب ان کا کلچر ان کو کیا سکھاتا ہے؟ وہ اپنے سال کا آغاز کس انداز سے کرتے ہیں؟ جب نیا سال شروع ہوتا ہے تو بڑے بڑے ہوٹل عیاشی

فحاشی کے اڈے بن جاتے ہیں شرابیں پی جاتی ہیں۔ بدکاریاں ہوتی ہیں۔ وہ اپنے سال کا آغاز اس انداز سے کرتے ہیں۔ مجھے اس کا اتنا دکھ اور افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مسلمان اس میں شانہ بشانہ شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے پاکستان کے بڑے بڑے ہوٹل سب بک ہوتے ہیں۔ ان میں رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں۔ ڈانس ہوتے ہیں اور زنا، پتہ نہیں کیا کیا ہوتا ہے۔ کیا ہے جی نئے (Happy New Year) سال کا آغاز ہو رہا ہے۔

نئے سال کا استقبال کیا جا رہا ہے۔ ایسے ہپی نیو ائیر کے نام پر فنکشن منائے جاتے ہیں۔ یہ ان کا کلچر ہے۔ ان کا کلچر ان کو یہ اجازت دیتا ہے۔

مسلمانوں کا سال کیا درس دیتا ہے؟

ہمارے سال کا آغاز کس طرح ہوتا ہے؟ ہمارے سال کی ابتداء کیا ہے اور ہمارے سال کی انتہا ہمارا مذہب ہمیں کیا سکھا رہا ہے۔ ہمارا اسلام ہمیں کیا سکھا رہا ہے۔ محرم الحرام جب آتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت نظر آ رہی ہے۔ محرم الحرام کا مہینہ آتا ہے تو میدان کربلا ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔ حضرت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے چشم و چراغ۔ اسلام کی سربلندی کیلئے ان کی قربانیاں پیش نظر ہوتی ہیں اور جب ہمارا سال ختم ہونے کو آتا ہے تو دس ذی الحجہ منٰی کا میدان ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام تسلیم و رضا کے پیکر اپنے سر کو جھکائے ہوئے پیشانی کے بل لیٹ گئے تھے اور ان کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی گردن پر چھری چلا دی تھی۔

18 ذی الحجہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن ہے۔ یعنی ہمیں اسلام یہ بتا رہا ہے کہ اے بندے تو اگر اسلام میں داخل ہونے لگا ہے تو اس کو پھولوں کی سیج مت سمجھ۔ اس کو عیش و عشرت مت سمجھنا تو اگر اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے تو پہلے سے ہی ذہن بنا لے اس کی

ابتداء بھی قربانی ہے۔ اس کی انتہا بھی قربانی۔ اس کا آغاز بھی قربانی ہے اور اس کا انجام بھی قربانی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (پارہ 2۔ آیت 214، رکوع 10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی۔ پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ جو ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو اللہ کی مدد قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے گمان کر لیا کہ جنت ایسے ہی مل جائے گی۔ جب کہ تم کسی آزمائش میں نہیں ڈالے گئے۔ فرمایا یاد رکھو۔ جنت کے طلبگار جنت کے متلاشی ایسی ایسی آزمائشوں سے گزارے جاتے ہیں۔ ایسی ایسی کڑی آزمائشوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ بعض ایسے مقامات جہاں پر اللہ کے نبی اور ایمان والے اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں (مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ) اللہ عزوجل ہماری کب مدد فرمائے گا۔ پیارے اسلامی بھائیو! اسلام میں اگر داخل ہونا ہے تو اس کی ابتداء بھی قربانی ہے اور اس کی انتہا بھی قربانی۔

مسلمان کی صبح کا آغاز

کبھی آپ نے غور کیا ہے ہماری ہر صبح کا آغاز ہی قربانی سے شروع ہوتا ہے۔ ہمارے دن کا آغاز بھی قربانی سے ہوتا ہے۔ کہ ایک بندہ گرم بستر میں سو رہا ہے۔ بڑی میٹھی نیند سو رہا ہے۔ آواز آتی ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ آؤ نماز کیلئے (اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ) نماز نیند سے بہتر ہے۔ اب اپنی ایمانداری سے بتلاؤ۔ گرم بستر کو چھوڑ کر آ جانا پھر ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا اور پھر اندھیرے میں چل کے مسجد میں آنا۔ کیا قربانی ہے۔ یا نہیں؟ سخت گرمی ہے

کمرے میں AC لگا ہوا ہے اے سی والے کمرے سے نکل کر گرم دھوپ تپتی ہوئی زمین کے اوپر آ کے نماز پڑھنا۔ یہ بھی قربانی ہے یا نہیں؟

ایک بندہ ڈیوٹی پر گیا ہوا ہے ایک بندہ اپنی شاپ پر بیٹھا ہوا ہے۔ گاہک کھڑے ہیں۔ ایک دم آواز آتی ہے (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح) نماز کی طرف آؤ تمہاری فلاح اسی میں ہے۔ اب اس وقت گاہکوں کے جمگھٹے سے نکل کر نماز کے لئے آ جانا۔ کیا خیال ہے۔ قربانی ہے کہ نہیں؟ عصر کی نماز کا وقت ہے۔ ہر کوئی مصروف ہے۔ کوئی کھانا پکانے کے چکر میں ہے۔ کوئی کسی کاروباری چکر میں ہے۔ بھاگ دوڑ ہے۔ زندگی بڑی مصروف ہے۔ اس وقت بھی آواز آئی۔ (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح) آؤ نماز کیلئے۔ تمہاری فلاح اسی میں ہے۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے اس وقت ساری مصروفیات کو چھوڑ کر آ جانا۔ کیا یہ قربانی ہے یا نہیں؟ مغرب کھانے پینے کا وقت آ گیا ہے۔ روٹی بڑی پسندیدہ چیز ہے۔ آواز آتی ہے (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ)۔ سب کچھ چھوڑ کر آ جانا۔ دوستوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ رشتے داروں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اپنے بیوی بچوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ نیند کا غلبہ ہے۔ دن بھر کا تھکا ماندہ ہے۔ پھر آواز آ جاتی ہے (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ) آ جاؤ نماز کیلئے تمہاری فلاح اسی میں ہے آپ اپنی نیند کو چھوڑ کر آ جاتے ہیں۔ رشتے داروں دوستوں احباب کی محفل لگی ہے۔ بیوی بچوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ ان میں سے اٹھ کر آ رہا ہے۔ کیا خیال ہے۔ یہ بھی قربانی ہے کہ نہیں؟

مال کی قربانی

پھر مال سے بندے کو بڑا پیار ہے۔ محنت کر کے پیسے کمائے۔ خون پسینہ ایک کر کے پیسے کمائے۔ اب ان پیسوں کو اکٹھا کر کے رکھا ہے۔ فرمایا اس میں سے زکوٰۃ دو۔ ایسی جگہ خرچ کرو۔ جہاں سے تمہیں بظاہر کوئی ریٹرن نہیں آ رہا ہے۔ واپسی نظر نہیں آ رہی کہا خرچ کرو۔ غریب کو دے رہا ہے۔ فقیروں کو دے رہا ہے۔ رشتے داروں میں تقسیم کر رہا ہے۔ مال جو

اس نے خون پسینہ ایک کر کے کمایا وہ بھی دے رہا ہے۔ کیا خیال ہے۔ یہ بھی قربانی ہے کہ نہیں؟ یہ مال کی قربانی ہے اور پھر فرمایا

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔ (سورۃ بقرۃ پارہ 2. آیت 183، ع 8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے۔

بدن کی زکوٰۃ

روزہ رکھنا بھی جسم کی قربانی اور زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ دینا مال کی قربانی ہے اور روزہ رکھنا جسم کی قربانی ہے۔

مال وقت اور بدن کی قربانی کا مجموعہ

اور پھر فرمایا تیرے پاس پیسے آ گئے ہیں۔ تو حج بھی کر اور حج کرنا کتنی بڑی قربانی ہے۔ کتنی بڑی مشقت کا کام ہے۔ یہ وہی بندہ بتا سکتا ہے جو حج کر کے آیا ہے۔ کہ وہ بندہ جو گھر سے نکل کر مسجد میں پیدل آنا اپنے لئے مشکل سمجھتا ہے۔ جہاں جا رہا ہے موٹر سائیکل پر جا رہا ہے۔ کار پر جا رہا ہے۔ گھر میں تو ساتھ ہی باتھ ہے۔ اور وہاں استنجاء خانہ بھی دور ہے اتنی لمبی لمبی لائینیں لگی ہیں رش لگا ہے۔ کتنی کتنی دیر لائن میں انتظار کرنا پڑ رہا ہے اور پھر وہ کنکریاں مارنے کا مرحلہ کتنا مشکل ترین مرحلہ ہے۔ منیٰ میں مزدلفہ میں جا رہا ہے۔ وہ بندہ جو ایک A-C روم میں رہنے والا میدان عرفات میں پڑا ہوا ہے نہ کوئی اے سی لگا ہوا ہے نہ پنکھا لگا ہوا ہے۔ نہ کوئی وہاں لائٹ کا بندوبست ہے ظہر اور عصر پڑھو۔ مغرب کا وقت ہو گیا۔ یہاں نہیں پڑھنی پھر نکلو یہاں سے اور پھر مزدلفہ۔ نہ کوئی مکان ہے۔ صرف میدان ہے۔ ساری رات یہیں گزارنی ہے۔ یہ سب قربانیاں ہیں۔

مومن کے لئے دنیا قید خانہ اور کافر کے لیے جنت

سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! "الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر" "مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔ (مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں ایک قیدی کیلئے پابندیاں ہوتی ہیں کہ یہاں تو نے جانا ہے یہاں نہیں جانا۔ اپنی مرضی ختم ہے۔ اب ہم تمہیں جو کھلائیں گے وہ کھانا پڑے گا جہاں کہیں وہاں جانا پڑے گا۔ قیدی بندہ کہے انارکلی جا کر تکے کھالوں۔ شالامار باغ کی سیر کر لوں۔ نہیں کرسکتا اس کے لئے ایریا مخصوص کر دیا گیا ہے۔ باؤنڈ ڈ ایریا (Bounded Area) ہے۔ اس سے باہر نہیں نکل سکتا اس کے لئے کھانا مخصوص ہے۔ اس کے لیے رہائش کی جگہ مخصوص ہے۔ مومن کی زندگی ایک قید خانہ ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اس نے یہاں جانا ہے۔ یہاں نہیں جانا۔ جوئے خانے، شراب خانے میں نہیں جائے گا۔ عیاشی کے اڈوں پر نہیں جائیگا۔ مومن کے لئے پابندیاں ہیں۔ سود نہیں کھانا۔ اس نے رشوت یعنی، حرام مال نہیں کھائے گا۔ حلال کھائے گا۔ مومن کیلئے پابندیاں ہیں۔ مومن کیلئے یہ دنیا قید خانہ ہے۔ اس کیلئے حدود وقیود ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ جو حدوں کو توڑے گا وہ ظالموں میں سے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حدیں مقرر کردیں۔ یہ کھانا ہے یہ نہیں کھانا۔ یہاں جانا ہے یہاں نہیں جانا۔ یہ کام کرنا ہے یہ نہیں کرنا۔ اس طرح مومن جو دنیا میں آیا ہے اسلام کے اندر داخل ہوا ہے۔ اس کی اپنی مرضی نہیں چلے گی بلکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق عمل کرے گا۔

درس عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ

پیارے اسلامی بھائیو! خوشی کا موقع جس میں عموماً بندہ آزاد ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اس موقع پر بھی قربانی کا ہی درس دیا ہے آپ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی مثال لے لیں۔ عیدالفطر جو کہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ حکم ہے کہ عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرو۔ تاکہ تیری خوشیوں میں غرباء اور مساکین بھی شریک ہوسکیں۔ اگر صدقہ فطر ادا نہیں کرے گا (جس پر صدقہ فطر واجب ہے) تو تیرے روزے اور دیگر عبادات زمین اور آسمان کے درمیان معلق کر دی جائیں گی۔ (مفہوم۔ حدیث۔ ابن عساکر، دیلمی)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی جاتی ہے ظاہر ہے کہ جتنے کا جانور خریدا جاتا ہے اُس میں سے اُتنی مالیت کا گوشت حاصل نہیں ہوتا۔ قربانی پیش کر کے بندہ عملی طور پر ثابت کرتا ہے کہ اگر مجھے گوشت کی ضرورت ہوتی تو میں گوشت ہی خرید لیتا اتنا مہنگا جانور نہ خریدتا۔ قربانی یہ ظاہر کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قیمتی جانور پر چھری چلائی جارہی ہے۔ اور پھر گوشت کے تین حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک عزیز واقارب کے لیے اور ایک حصہ غرباء مساکین کے لیے۔ یعنی گوشت کو تقسیم کرنا یہ بھی قربانی ہے۔

گریبان میں جھانک کر دیکھیں

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ۔ (سورۃ فرقان پارہ 19۔ آیت 43، ع2)

ترجمہ کنزالایمان:۔ کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے نماز پڑھ۔ نفس کہتا ہے نہیں سوجا............ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے زکواۃ دو۔ نفس کہتا

ہے نہیں زکواۃ نہیں دیتی۔ پیارے اسامی بھائیو، ذہن میں ایک سوال آ سکتا ہے کہ بھائی ہم کیوں قربانی دیں اپنی زندگیوں کو پابندیوں میں کیوں ڈالیں۔ کیونکہ انسان کی فطرت ہے یہ آزادی چاہتا ہے اس کے اوپر کوئی چیز مسلط کر دی جائے تو یہ پریشان ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے لئے تنگی محسوس کرتا ہے۔ یہ چاہتا ہے میرے اوپر کوئی پابندی نہ ہو۔ جو چاہے کھاؤں۔ جو جی چاہے پیئوں۔ جہاں جی چاہے جاؤں جہاں جی چاہے نہ جاؤں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس کا ایک جواب تو یہ ہے بحیثیت مسلمان ہم نے اس دنیا میں کچھ وقت گزارنا ہے کسی کو دس سال 20-50 یا ساٹھ یا 100 سال بہرحال اس میں اپنا کچھ وقت گزارنا ہے۔ اگر اپنا وقت اپنی مرضی سے گزارے گا۔

تو معاشرے میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ بنے گا۔ اگر یہ چلاؤ گے تو لڑائی فساد ظلم کا دور دورہ ہوگا بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھانا شروع کر دیں گی۔ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے معاشرہ کی کیا حالت تھی۔ ارے بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ کسی کی آنکھ میں ایک آنسو تک نہ آتا تھا۔ اس قدر دل سخت ہو چکے تھے۔ ان کا کاروبار قافلوں کو لوٹنا، جائیدادوں پر قبضے کرنا ظلم و ستم کرنا امانت میں خیانت کرنا یہ انکا وطیرہ بنا ہوا تھا۔ ہر طرف بے چینی بے سکونی تھی کسی کی عزت محفوظ نہ تھی۔

یہ سکون اسی صورت میں مل سکتا ہے جب ہم اپنی زندگی ایک طریقہ کے مطابق بسر کریں۔ اپنے آپ کو حدود و قیود کا پابند بنائیں۔ تبھی ہماری زندگی سکون سے گزر سکتی ہے۔ ورنہ ہمارے ہاں جو لاقانونیت جاری ہے۔ جو مرضی سڑک پر کھڑا ہو کر پسٹل پکڑ کر پیسے نکلوا رہا ہے۔ موبائل چھین لیتا ہے اور جناب لوگوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور چوریاں ہو رہی ہیں۔ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ یہ کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ان حدود و قیود کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ

حدیں ہیں اس کے مطابق زندگی بسر کریں اور دوسرا یہ کہ ان حدوں کو برقرار رکھیں گے۔ تب ہی ہماری زندگی پُرسکون گزرے گی۔ ہم ان مشقتوں کو برداشت کریں گے۔ ان حدود و قیود کی پاسداری کریں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آخرت میں اس کے بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان نہیں ہے کہ کسی پر دو خوف اکٹھے فرما دے اور یہ بھی رب تعالیٰ کی کی شان نہیں کہ کسی پر دو امن جمع فرما دے۔ (مکاشفۃ القلوب)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کے اندر بے خوف ہے نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے نہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتا ہے وہ مزے کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ جہاں جی چاہتا ہے جا رہا ہے۔ جو دل میں آتا ہے کھا رہا ہے۔ جو چاہتا ہے کر رہا ہے وہ اپنے آپ کو حدود و قیود سے باہر رکھتا ہے۔ فرمایا وہ بندہ جو دنیا کے اندر اپنے دل میں خوف نہیں رکھتا تھا اب قیامت کے روز بھی اسے بے خوف رکھا جائے ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ قیامت کے روز اس کو خوف میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور وہ بندہ جو اس دنیا میں آیا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیا کرتا ہے۔ رب تعالیٰ سے ڈرے گا تو نمازوں میں سستی نہیں کرے گا۔ رب تعالیٰ سے ڈرے گا تو کسی کے اوپر ظلم و ستم نہیں کرے گا۔ کسی کا مال ہڑپ نہیں کرے گا۔ سود نہیں کھائے گا۔ رشوت نہیں لے گا۔ چوری چکاری نہیں کرے گا۔ ڈکیتیاں نہیں کرے گا۔ جس کے دل میں خوف خدا عزوجل ہوگا وہ پھونک پھونک کے قدم اٹھائے گا اور سوچے گا کہیں میرے اٹھنے والے قدم سے کہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض تو نہیں ہو جائیں گے کہیں رب تعالیٰ مجھ سے ناراض تو نہ ہو جائے گا۔

فرمایا جو بندہ اپنے دل میں خوف خدا عزوجل رکھتا ہے اس کی راتیں بھی جاگ کر گزرتی ہیں۔ جب لوگ رات کو میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ یہ کبھی سجدے کی حالت میں ہوتا

ہے۔ کبھی رکوع کی حالت میں ہوتا ہے۔ یہ اپنے شب و روز اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے گزارتا ہے موج میلہ نہیں کرتا عیش و عشرت میں اپنی زندگی کو برباد نہیں کرتا بلکہ ہر وقت خوف زدہ رہتا ہے پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے۔ ایسا بندہ جو دنیا میں ڈرتا ہے اب قیامت کے روز بھی اسے ڈرایا جائے؟ فرمایا ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ حکم ہوگا آج تم پر کوئی خوف نہیں۔ کوئی ڈر نہیں۔ جا تو مسکراتا ہوا جنت میں چلا جا۔ آیئے اس سلسلہ میں آپ کو چند ایک مثالیں عرض کرونگا۔ بڑی توجہ سے سنیے گا۔

پہلی مثال تو یہ ہے کہ ہم یہ حدود و قیود کیوں برداشت کریں۔ ہم یہ قربانیاں کیوں دیں جیسے میں نے ابتداء میں بتایا کہ ہمارا اسلام جس کی ابتداء بھی قربانی اور انتہا بھی قربانی۔

ہم قربانی کیوں دیں؟

اس کا جواب یہ ہے میرے اسلامی بھائیو! ایک بندہ بازار میں جاتا ہے ایک پودا لاتا ہے پودا اپنے گھر میں لا کر لگا دیتا ہے۔ اب اس کو پانی بھی نہیں دے رہا۔ گوڈی بھی نہیں کر رہا۔ اس کی چھنگائی کٹائی بھی نہیں کر رہا۔ اس کو گرمی سردی سے بھی نہیں بچا رہا۔ اس کا کوئی بندوبست بھی نہیں کر رہا۔ بھائی میں کہتا ہوں کہ اس کو پانی کیوں نہیں دیتا۔ وہ کہتا ہے میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میرے پاس ٹائم ہی نہیں ہے۔ بھائی اس کی گوڈی کرو جی میں بڑا مصروف ہوں۔ بھائی اس کی کٹائی چھنگائی کرو میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ میں بڑا مصروف ہوں۔ اب اپنی ایمانداری سے بتاؤ۔ کل کو وہ چاہے کہ پودا مجھے پھل بھی دے۔ جب گرمی آئے تو مجھے سایہ بھی دے۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ ظاہر ہے کہ پھل بھی نہیں ملے گا۔ سایہ بھی نہیں ملے گا۔ اگر تو چاہتا ہے۔ یہ تجھے پھل بھی دے اور سایہ بھی دے تو پھر تجھے قربانی دینی ہی پڑے گی تیرے پاس وقت ہے یا نہیں۔ اس کیلئے تجھے وقت نکالنا ہی پڑے گا اس کو صبح پانی دو۔ اس کی گوڈی کرو اس کے لیے کھاد وغیرہ کا بندوبست کرو اور پھر اگر آندھی آئے طوفان آئے بارش آئے تو اس کے بچاؤ

کا تجھے بندوبست کرنا ہی پڑے گا۔ جب تو حفاظت کرے گا اس کو پانی دے گا گوڈی کرے گا۔ قربانی دے گا جب اس کی خاطر وخدمت کریگا تو پھر یہ پھلے گا پھولے گا اور بوقت ضرورت یہ تجھے کھانے کے لیے پھل دے گا اور سایہ بھی مہیا کرے گا۔

بالکل اسی طرح سمجھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ایک پودا ہے۔ اور دنیا کے پودے کو تو صبح وشام پانی دو۔ کام چل جاتا ہے لیکن یہ ایسا پودا ہے جس کو روزانہ پانچ نمازوں کا پانی دینا پڑتا ہے۔ اس کو رمضان المبارک کے روزوں کا پانی بھی دینا پڑتا ہے اور جب اس کی شاخیں بڑھ جائیں تو پھر کٹائی چھنگائی یعنی زکوٰۃ دینی پڑتی ہے اور پھر رب تعالیٰ مزید دولت دے تو اس کو حج کا پانی بھی دینا پڑتا ہے اور پھر اس کو سود کے پیسوں سے بچانا پڑتا ہے۔ رشوت سے بچانا پڑتا ہے۔ بے حیائی سے بچانا پڑتا ہے اور جب آپ اس کو بچاؤ گے۔ اس کیلئے قربانیاں دو گے کہیں فجر میں کبھی ظہر میں۔ کبھی عصر میں کبھی مغرب میں۔ کبھی عشاء میں پانی دے رہا ہے اور پھر رمضان کے روزوں کا پانی دے رہا ہے اور پھر ساتھ نفلی روزوں کا پانی دے رہا ہے۔ یہ جب پانی دے گا اور اس کی حفاظت کرے گا رات کو اٹھ اٹھ کر تہجد کا پانی دے رہا ہے۔ کبھی خوف خدا کے آنسو بہا کر پانی دے رہا ہے اور جب اسلام کو ضرورت پڑتی ہے اپنے خون کا بھی پانی دے رہا ہے جب یہ پودا جس کیلئے قربانی دو گے تو قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر آگ برسا رہا ہوگا جب زمین تانبے کی مانند ہوگی یہی پودا ہوگا یہ تجھے سایہ بھی مہیا کرے گا۔ کھانے کے لیے پھل بھی مہیا کرے گا۔

ارکان اسلام کا مذاق اڑانے والا کافر ہو جاتا ہے

ایک اور مثال عرض کروں۔ جو بندہ کہتا ہے کہ جی میں کیوں نمازیں پڑھوں میں کیوں روزے رکھوں۔ میں کیوں مشقتیں برداشت کروں۔ مَعَاذَ اللّٰه ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰه کچھ ایسے بھی کہتے ہیں جی روزے تو وہ رکھے جن کے

پاس کچھ کھانے کو نہ ہو۔ جو بندہ نیک اعمال نہیں کرتا نمازیں نہیں پڑھتا۔ فاسق ہے۔ سخت گنہگار ہے۔ وہ بڑے عذاب کا مستحق ہوگا اور جو نماز کا مذاق اڑاتا ہے۔ ارکانِ اسلام میں سے یا شرعی احکام میں سے کسی کا بھی مذاق اڑاتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 227)

حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ معاذ اللہ جو کہتا ہے زکوٰۃ دینا تو ٹیکس ہے وہ بندہ کافر ہو جاتا ہے۔ آیئے اس سلسلہ میں ایک اور مثال عرض کروں۔ ایک بندہ جو کہتا ہے میں نماز کیوں پڑھوں۔ روزہ کیوں رکھوں کیوں مشقتیں برداشت کروں۔

لکڑی کی کشتی اور تنا

ایک دریا جس کے اندر ایک کشتی لکڑی کی بنی ہوئی ہے۔ اس میں بندے سوار ہیں۔ کشتی سلامتی سے جا رہی ہے جو کشتی کے اندر بندے سوار ہیں وہ بھی سلامتی سے جا رہے ہیں۔ کشتی خود بھی سلامتی سے جا رہی ہے اور دوسروں کے لیے بھی سلامتی کا باعث بنی ہوئی ہے۔

اب اس دریا میں ایک لکڑی کا تنا (موچھا) وہ بھی بہتا ہوا جا رہا ہے۔ اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے۔ کہ کبھی ڈوب جاتا ہے کبھی تھوڑا سا باہر۔ وہ تنا کشتی سے زبانِ حال سے پوچھنے لگا۔ اے کشتی کیا بات ہے تو بھی لکڑی سے بنی ہوئی ہے میں بھی لکڑی ہوں۔ مجھ سے اپنا آپ بھی نہیں سنبھالا جا رہا کبھی ڈوب جاتا ہوں اور کبھی تھوڑا سا باہر تو خود بھی سلامتی سے جا رہی ہے اور دوسروں کے لیے بھی سلامتی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ وہ کشتی زبانِ حال سے جواب دیتی ہے، اے تنے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ہے تو بھی لکڑی کا۔ اور ہوں میں بھی لکڑی کی لیکن آج تو مجھے جس مقام پر دیکھ رہا ہے میں نے اس مقام پر پہنچنے کیلیے بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ پہلے مجھے ایک درخت سے کاٹ دیا گیا۔ میں نے یہ تکلیف برداشت کی اور پھر میرے اوپر سے چھلکے اتارے گئے میں نے وہ تکلیف بھی برداشت کی۔ پھر مجھے میدان میں ڈال دیا گیا۔ میں نے گرمی بھی سہی۔ سردی بھی۔ بارش، طوفان آندھی سب چیزیں برداشت کیں۔ جب میں سوکھ گئی تو پھر

میرے سینے کے اوپر آرا چلایا گیا اور پھر میرے تختے بنائے گئے میں نے یہ تکلیف بھی برداشت کی۔ اور ان تختوں کو جوڑنے کیلیے شکنجے کے اندر کئی روز تک مجھے رکھا گیا۔ میں نے یہ تکلیف بھی برداشت کی۔ پھر میرے اوپر سے رندا چلایا گیا۔ میں نے یہ تکلیف بھی برداشت کی۔ پھر میرے اندر کیلیں ٹھونکی گئیں۔ میرے سینے کو داغدار کیا گیا۔ میں نے یہ تکلیف بھی برداشت کی۔ میں نے جب یہ ساری تکلیفیں برداشت کر لیں آج اس مقام پر کھڑی ہوں کہ خود بھی سلامتی سے جا رہی ہوں اور دوسروں کیلیے بھی سلامتی کا باعث بنی ہوئی ہوں۔ اے تنے تو نے یہ تکلیفیں برداشت نہیں کیں تو نے یہ مشقتیں نہیں اٹھائیں لہٰذا نہ تو خود سلامتی سے جا رہا ہے اور نہ کسی کیلیے سلامتی کا باعث بنا ہوا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بالکل اسی طرح یاد رکھو جو بندہ دنیا میں آیا ہے اگر دین کی خاطر مشقتیں برداشت کرے گا تکلیفیں برداشت کرے گا۔ اپنی نیند کو قربان کرے گا۔ راتوں کو اٹھ کر اپنے رب کو راضی کرے گا۔ نماز پڑھے گا۔ روزے رکھے گا۔ زکوٰۃ دے گا۔ حج کرے گا۔ اپنے آپ کو برائیوں سے بچائے گا اپنے آپ کو حدود کے اندر رکھے گا جس طرح ایک قیدی کی زندگی ہوتی ہے۔ مومن کی زندگی بھی ایک قید خانہ ہے۔ اپنے آپ کو قید خانے میں سمجھے گا۔ جب یہ مشقتیں برداشت کرے گا۔ قیامت کے روز یہ خود بھی سلامتی سے جا رہا ہوگا۔ جو اس کے دامن کو پکڑے گا۔ وہ بھی سلامتی سے جا رہا ہوگا جو جتنی بڑی مشقت اٹھائے گا۔ قیامت کے روز اتنا بڑا مقام بھی پائے گا۔ اب دیکھیے میں سمجھانے کیلیے ایک چھوٹی سی مثال عرض کرتا ہوں۔

میں اگر اعلان کروں کہ بھئی آپ میں سے وہ بندہ ہاتھ کھڑا کرے۔ جس نے اپنی زندگی میں ایک سال متواتر عشاء کی نماز کے وضو سے نماز فجر ادا کی ہو۔ یعنی عشاء کی نماز پڑھنے آیا۔ وضو کر کے اور پھر نماز پڑھ کے سویا نہیں۔ عبادت میں مصروف رہا ہے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ اس وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہو۔ ایک سال تو بڑی بات ہے۔ ایک مہینہ پڑھی ہو۔

وہ ہاتھ کھڑا کرے چاہے زندگی 60 ساٹھ سالہ ہے ستر سالہ، اسی سالہ یا 100 سو سالہ ہے اس نے صرف ایک مہینہ ایسا گزارا ہو۔ ایک مہینہ تو بڑی بات ہے ایک ہفتہ جس نے کبھی ایسا گزارا ہو۔ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔

میں کہتا ہوں ایک ہفتہ تو بڑی بات ہے چلو پوری زندگی میں کوئی ایک رات ایسی گزری ہو جس میں عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہو۔ ارے عین ممکن ہے۔ کوئی ایک رات کے لیے بھی ہاتھ کھڑا نہ کر سکے۔ کیونکہ ہم ایک رات بھی ایسی بسر نہ کر سکے۔

جبکہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل چالیس سال عشاء کی نماز کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔ (قلائد الجواہر) (بہجۃ الاسرار)

یہ مشقتیں انہوں نے برداشت کیں۔ یہ تکلیفیں برداشت کیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز ان کو وہ مقام عطا کرے گا۔ یہ خود بھی سلامتی سے جا رہے ہونگے اور جو ان کے دامن سے وابستہ ہوگا وہ بھی سلامتی سے جا رہا ہوگا۔

مشقت کی خاطر نیکی کو ترک نہ کر

پیارے اسلامی بھائیو! مینار پاکستان کے قریب ایک محلہ مالی پورہ ہے۔ شاید آپ نے نام سنا ہو تقریباً پندرہ بیس سال پرانی بات ہے۔ میں بیان کر رہا تھا اس دوران مجھے ایک رقعہ آیا۔ وہ عجیب رقعہ تھا۔ مجھے آج تک وہ رقعہ یاد ہے۔ اس میں چار باتیں لکھیں تھیں۔ 1۔ مشقت کی خاطر نیکی کو ترک نہ کرنا۔ کوئی یہ سوچتا ہے بڑی مشقت ہے۔ جوتے اتاروں گا، جرابیں اتاروں گا۔ وضو کرونگا کہاں نماز پڑھوں گا۔ یہ بڑی مشقت کا کام ہے۔ میں کہتا ہوں مشقت کی خاطر نیکی کو ترک نہ کرو۔ اس لیے کہ مشقت جاتی رہے گی اور نیکی باقی رہے گی۔ مشقت اٹھانی پڑے گی۔ گرم بستر چھوڑ کر آؤ گے تو مشقت ختم ہو جائے گی۔ نماز پڑھ کر جب واپس جاؤ گے تو چہرے پر نور برس رہا ہوگا مشقت کی خاطر نیکی کو ترک نہ کرو یہ مت سوچو میں نے

داڑھی رکھ لی تو لوگ کیا سوچیں گے۔ بھائی مشقت کی خاطر نیکی کو ترک نہ کرو۔ مشقت تو ختم ہو جائے گی۔ وہی بندے جو داڑھی کا مذاق اڑا رہے تھے جب بندہ داڑھی رکھ لے تو وہی لوگ کہیں گے۔ داڑھی تو تجھے بڑی اچھی لگ رہی ہے۔ مشقت تو ختم ہو جائیگی۔ نیکی باقی رہ جائیگی۔

2۔ مزے کی خاطر گناہ نہ کرو۔ جو بندہ زنا کرتا ہے۔ شراب پیتا ہے بدکاریاں کرتا ہے کس لئے کرتا ہے؟ مزے کی خاطر کرتا ہے۔ یہ مزہ کب تک رہتا ہے۔ چند لمحے، فرمایا مزے کی خاطر گناہ نہ کر۔ اس لیے کہ مزہ تو جاتا رہے گا۔ گناہ باقی رہے گا۔ مزہ تو ختم ہو جائے گا گناہ تیرے نامہ اعمال میں لکھا رہ جائے گا۔

3۔ تھوڑا سا آرام ترک کر دے۔ یعنی دنیا کا آرام ترک کر دے۔ بہت سارا آرام جنت میں حاصل کرنے کے لئے اگر آج دین کی خاطر تو آرام ترک کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تجھے نہ ختم ہونے والا جنت کا آرام عطا فرمائے گا۔

تھوڑی سی تکلیف برداشت کر لے

چوتھی بات جو تحریر تھی کہ دین کی خاطر تھوڑی سی تکلیف برداشت کر لے۔ حج کرنے کی تکلیف برداشت کر لے۔ زکوۃ دینے کی تکلیف برداشت کر لے۔ نماز پڑھنے کی تکلیف برداشت کر لے۔ خیرات کی تکلیف برداشت کر لے۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی تکلیف برداشت کر لے۔ آج دنیا میں تو اگر تھوڑی سی تکلیف برداشت کرے گا تو رب تبارک وتعالیٰ تجھے دوزخ کی تکلیف سے نجات عطا فرما دے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم مسلمان ہیں اگر ہم اسلام میں داخل ہوئے ہیں تو یاد رکھو اس کو پھولوں کی سیج مت سمجھنا۔ اسلام تو ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والو یہ یاد رکھنا کہ اسلام کی ابتداء بھی قربانی ہے اور انتہا بھی قربانی ہے ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عجب سادہ و رنگیں ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتداء اسماعیلؑ

تو اپنا قربانیوں والا ذہن بنالو اگر تو دنیا میں قربانیاں دے گا۔ مشقتیں برداشت کرے گا۔ تکلیفیں برداشت کرے گا۔ رب تعالیٰ تجھے اس کے بدلے جنت عطا فرمائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! نمازیں پڑھ کے، روزہ رکھ کے نیک اعمال کر کے، سنت پر عمل کر کے، اس کے بدلے میں ہمیں جنت مل جائے نہ ختم ہونے والا سکون مل جائے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ سودا مہنگا ہے کہ سستا۔ اگر سستا ہے تو پھر خریداری میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اگر آپ دل سے سمجھتے ہو کہ یہ سودا سستا ہے تو آؤ پھر سبھی خریدار بن جاؤ۔ اور عہد کرو کہ اے مالک و مولا آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ رمضان شریف کا روزہ بھی نہیں چھوڑیں گے۔ سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے۔

نیک بننے کا نسخہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نمازی بن جائیں۔ نیک بن جائیں۔ پرہیزگار بن جائیں یہ ممکن کیسے ہوگا یہ تب ممکن ہوگا جب ہم صحبت نیک بندوں کی اختیار کریں گے۔ اس طرح ہمارے لئے نیک بننا آسان ہو جائے گا۔ پھر سوال پیدا ہوگا کہ نیک صحبت کہاں ملے گی تو میں عرض کروں گا کہ دعوت اسلامی کے مشک بار مہکے مہکے مدنی ماحول کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ دعوت اسلامی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے جو اسلامی بھائی اس میں شامل ہوتا ہے وہ پہلے کیا تھا اب کیا بن گیا ہے۔

بے شمار گناہوں بھری زندگی بسر کرنے والے متقی پرہیزگار بن گئے یہ سب مدنی ماحول کی برکتیں ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں مدنی ماحول میں زندگی اور موت نصیب فرمائے آمین۔

بجاہ النبی الکریم الامین

☆☆☆☆☆☆☆☆

نماز باجماعت ادا کرنے کے فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا نُوْرَ اللّٰه

فضائل درود شریف

تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ فیض معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ جو کوئی میری محبت اور شوق کی وجہ سے صبح و شام تین، تین مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اس رات اور دن کے گناہ بخش دیتا ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 502، القول البدیع صفحہ 117)

اذان کے جواب دینے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عورتوں کا ایک وفد حاضر ہوا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتو! جب تم اذان سنا کرو تو اذان کا جواب بھی دیا کرو۔ وہ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان کا جواب کس طرح دیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو جو کلمات مؤذن کہا کرے وہ الفاظ تم بھی دہراتی جایا کرو۔

مؤذن کہتا ہے (اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ) تو تم بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔ اسی طرح مؤذن کہے (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) تو تم بھی کہا کرو۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مؤذن کہے (اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه) تو تم بھی کہا کرو اَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔اسی طرح مؤذن کہے (حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) تو تم بھی اسی طرح کہا کرو۔

حدیث پاک میں آتا ہے جو بندہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کہتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر جنت واجب فرمادیتا ہے۔اسی طرح اذان فجر میں (اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْم) کا اضافہ کیا جاتا ہے اس کے جواب میں (صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ) تو سچا اور نیکوکار ہے اور تو نے حق کہا ہے۔اگر مکمل یاد نہ ہو تو صرف (صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ) ہی کہہ لے۔اسی طرح اقامت میں (قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة) کا اضافہ کیا جاتا ہے اس کے جواب میں (اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض) اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں پھر فرمایا۔جو اذان کا جواب دے اور پھر مجھ پر درود پاک پڑھے اور دعائے وسیلہ پڑھے تو قیامت کے روز میری شفاعت اس پر واجب ہو جائے گی۔وہ عورتیں عرض کرنے لگیں۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اذان کا جواب دیں تو ہمیں اس کا ثواب کیا ملے گا؟ پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر ہر کلمے کے بدلے ایک ایک لاکھ نیکی کا ثواب عطا فرمائے گا اور تمہارے ایک ایک ہزار گناہ معاف فرمادے گا اور ایک ایک ہزار درجے بھی بلند کردیئے جائیں گے۔وہ عورتیں عرض کرنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا مردوں کو بھی یہی اجر ملے گا۔

(کنزالعمال جلد 7 صفحہ 287)

مَردوں کو ثواب دوگنا ملے گا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔مردوں کو تم سے دوگنا اجر ملے گا۔جو مرد اذان کا جواب دے گا اس کو ہر ہر کلمے کے بدلے دو دو لاکھ نیکیوں کا ثواب دو دو ہزار گناہ معاف اور دو دو ہزار درجے بلند کردیئے جائیں گے۔(کنزالعمال جلد 7 صفحہ 287)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم تھوڑی سی توجہ کریں۔اذان کو غور سے سُنیں اور اذان کا جواب دیں اور دن میں پانچ مرتبہ اذان ہوتی ہے اور پانچ مرتبہ ہی اقامت کہی جاتی ہے تو اقامت کا جواب دینے کا بھی یہی اجر وثواب ہے۔ہم پانچوں اذانوں کا جواب دیں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دیں تو آپ اندازہ کریں کہ لاکھوں نیکیاں ہمارے نامہ اعمال میں درج ہوسکتی ہیں پھر تھوڑی سی توجہ کرنے کی بات ہے۔ہم توجہ نہیں کرتے۔یاد رکھو اذان کا جواب دینے پر اجر وثواب بہت بہت زیادہ ہے۔مگر اذان کی پرواہ نہ کرنے پر وعید بھی بہت سخت ہے۔جو اذان کے دوران اپنی گفتگو جاری رکھتا ہے، اذان کی پرواہ نہیں کرتا، خطرہ ہے کہ کہیں ایسے بندے کا خاتمہ خراب نہ ہو جائے۔(مفہوم قول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

اذان کے ادب واحترام میں تلاوت قرآن پاک موقوف کردو

آپ اندازہ کریں کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا بھی افضل ذکر ہے۔حکم یہ ہے کہ اگر اذان شروع ہو جائے اور آپ قرآن پاک کی تلاوت کررہے ہیں اور اذان کی آواز آ گئی تو اذان کے ادب واحترام میں قرآن پاک کی تلاوت موقوف کردیں۔اذان کے ادب واحترام میں قرآن پاک کی تلاوت کو رکوا دیا گیا ہے۔میں ایک چھوٹی سی بات عرض کروں۔ناراض نہ ہونا۔ہم میں سے کون ایسا بندہ ہے جو اذان کے ادب واحترام میں گانے باجے کو سننا بند کردیتا ہے۔ڈرامے بند کردیتا ہے۔ٹی وی بند کردیتا ہے۔ایک بندہ کہنے لگا حافظ صاحب مجھے آپ کی بات سمجھ آ گئی ہے۔میں نے کہا وہ کیسے۔کہنے لگا کہ قرآن پاک کی تلاوت جو سب سے افضل ذکر ہے۔اس کو رکوا دیا گیا ہے۔اذان کے ادب و احترام میں تو گانے باجے تو ویسے ہی ناجائز ہیں اور اذان کے دوران ان کا جاری رہنا بہت بُری بات ہے۔میں نے کہا کیا تم بند کردیتے ہو۔کہنے لگا نہیں میں تو نہیں بند کرتا۔میں نے کہا کیوں نہیں کرتے۔کہنے لگا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میری بیوی بچے ناراض نہ ہو جائیں۔میں نے کہا

بھائی کتنے افسوس کی بات ہے جس بیوی نے قبر میں تیرے کام نہیں آنا۔ بچوں نے قبر میں کام نہیں آنا۔ حشر میں کام نہیں آنا۔ ان کی ناراضگی کی بڑی فکر ہے۔

جس سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں بھی کام آنا ہے۔ قبر میں بھی کام آنا ہے، حشر میں بھی کام آنا ہے اس محبوب علیہ السلام کی ناراضگی کی تجھے کوئی پرواہ نہیں لہٰذا ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ جب اذان کی آواز سنو تو اپنی گفتگو کو بند کردو۔ اگر کوئی کتاب یا رسالہ پڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ اگر قرآن پاک بھی پڑھ رہے ہیں تو اس کی تلاوت کو روک دیں۔

اذان سنو اور اس کا جواب دو اور اذان کا قولی جواب دینا مستحب اور فعلی جواب واجب ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح، درمختار صفحہ 65) مثال کے طور پر ابھی مغرب کی اذان ہمارے یہاں ہوئی ہے۔ اذان ختم ہوئی تو دوسری مسجد میں شروع ہوگئی۔ اسی طرح فجر میں کئی مسجدوں سے اذان کی آوازیں آتی ہیں۔ ایک اذان کا جواب دینا واجب ہے سب اذانوں کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔ فجر میں ایک اذان کا جواب ظہر میں ایک اذان کا جواب، عصر میں، مغرب میں، عشاء میں، ایک ایک اذان کا جواب دینا واجب ہے۔ جب آپ نے ایک اذان کا جواب دے دیا تو پھر چاہے پانچ چھ جگہوں سے آوازیں آئیں ہر اذان کا جواب دینا واجب نہیں اور اگر کوئی دے دیتا ہے تو مستحب ہے۔ نہیں دیتا تو گناہ گار نہیں ہوگا۔ اگر ایک کا بھی نہیں دیتا تو گناہ گار ہوگا بلکہ پیارے اسلامی بھائیو ایک مقام پر میں نے پڑھا کہ اذان کے دو جواب ہیں میں آج تک یہی پڑھتا رہا کہ اذان کا ایک ہی جواب ہے جو موذن کہتا ہے وہی کلمات ادا کرتے جائیں۔ اذان کا جواب ہے لیکن انہوں نے لکھا اذان کے دو جواب ہیں۔ دوسرا جواب کونسا ہے۔ فرمایا پہلا جواب تو یہ ہے کہ موذن جو کلمات کہے وہی کلمات تم دہراتے جاؤ۔ یہ ہے زبانی جواب۔ دوسرا جواب ہے عملی جواب، جب موذن اذان کہے تو کام کاج چھوڑ کر مسجد میں چلے آؤ۔ یہ ہے عملی جواب۔ یعنی عملی جواب سے مراد ہے کہ میں ایک بندے کو آواز دیتا ہوں کہ بھائی حسن صاحب ادھر آؤ۔

اس کا جواب کیا ہے کہ وہ آجائے۔ اب اذان کیا ہے۔ (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ) اس کا کیا مطلب ہے آؤ نماز کے لئے اب اس کا جواب کیا ہونا چاہئے۔ عملی طور پر جواب یہی ہے کہ آپ نماز کے لئے آجائیں تو ساتھ یہ بھی اعلان کردیا جاتا ہے کہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح۔ تمہاری نجات بھی اسی میں ہے۔ تمہاری کامیابی اور کامرانی بھی اسی میں ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں۔ عربی زبان میں فلاح سے بہتر اور کوئی لفظ نہیں ہے جس میں دنیا اور آخرت کی سب بھلائیاں شامل ہوں۔ اس کے لئے فلاح کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور فرمایا (حَیَّ عَلَی الْفَلَاح) اب کام کاج چھوڑ کر۔ بیوی بچوں کو چھوڑ کر تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اب نماز پڑھنے آجا۔ اس کا دوسرا جواب کیا ہے۔ عملی جواب ہے۔ آپ جب بھی اذان سنیں تو نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہوجائیں اور میں آپ کو ایک بات عرض کردوں جو بندہ اذان کی آواز سن کر نماز پڑھنے آجاتا ہے۔ وہ نمازی بنا رہتا ہے، جو باجماعت نماز ادا کرنے کا عادی ہو وہ نمازی بنا رہتا ہے

باجماعت نماز ادا کرنے والا نمازی بنا رہتا ہے

جو جماعت سے نماز ادا کرنے کا عادی نہیں ہے، وہ نمازی نہیں رہتا۔ اس سے سستیاں ہوجاتی ہیں۔ اس لئے کہ جو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا عادی ہو جیسے ہی اذان ہوگی اپنا کام کاج چھوڑ کر نماز پڑھ لے گا جس نے جماعت سے نہیں پڑھنی وہ کہے گا میں نے کون سی جماعت کے ساتھ پڑھنی ہے۔ ابھی بڑا وقت پڑا ہے۔ پڑھ لیں گے۔ بڑا وقت پڑا ہے پڑھ لیں گے۔ اب بڑا وقت کرتے کرتے وہ بعض اوقات کسی ایسے کام میں مشغول ہوجاتا ہے نماز ہی قضا ہوجاتی ہے اور جو جماعت سے نماز پڑھنے والا ہے جیسے ہی اذان ہوگی وہ کام کاج چھوڑ کے مسجد آجاتا ہے۔

وہ کہے گا پہلے نماز پھر بعد میں کوئی اور کام۔ ایک بزرگ کی بات مجھے بڑی پیاری لگی۔

فرمانے لگے کہ نماز سے مت کہو کہ مجھے کام کرنا ہے یعنی نماز سے یہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور ہم یہ کہیں کہ بھائی میں نماز نہیں پڑھتا۔ مجھے ابھی کوئی کام کرنا ہے۔ فرمایا نماز سے یہ نہ کہو بلکہ کام سے کہو میں نے نماز پڑھنی ہے کہ آپ کو کوئی کام پڑ گیا ہے، کام سے کہو کہ مجھے پہلے نماز پڑھ لینے دے۔ کیسی کمال کی بات ہے سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتو میں مصلی امامت پر کسی اور کو کھڑا کر دوں اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ جو فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا نہیں کرتے۔ اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنی صفوں میں منافق کو تلاش کرنے میں دیر نہیں لگتی تھی ہم تلاش کر لیتے تھے۔ فرمایا جو فجر اور عشاء کی جماعت میں نہیں آتا تھا ہم سمجھ جاتے تھے کہ یہ بندہ منافق ہے۔

اس لئے کہ پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ”فجر اور عشاء کی نماز منافق کیلئے بھاری ہے۔“ (طبرانی، مسند امام اعظم صفحہ 81)

اب میں ہاتھ باندھ کر ایک بات عرض کرنے لگا ہوں۔ ناراض نہ ہونا۔ جو فجر اور عشاء کی نماز جماعت سے نہیں پڑھتا وہ منافق ہے اور جو نماز سرے سے ہی نہیں پڑھتا اس کا کیا حال ہوگا۔ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں ہمیں ایک پریشانی لاحق ہے۔ ہمیں اس کا حل بتلائیں۔ پوچھا کیا؟ اس کے جواب سے پہلے ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ آپ بڑی آسانی سے میری بات سمجھ لو گے۔ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں رش کافی ہوتا ہے۔ اگر کوئی ساتھی بچھڑ جائے تو تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو لاہور میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر حاضری کی سعادت دے۔ وہاں اس سے بھی زیادہ رش ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کو حج کی سعادت نصیب فرمائے۔ حج میں اور زیادہ رش ہوتا ہے۔ حج میں تو یہ ہوتا ہے جو ساتھی بچھڑ جائے

وہ کئی کئی روز بچھڑا رہتا ہے۔ ابھی ہم عمرے پہ گئے تھے ہمارے گروپ میں کئی ایسی عورتیں، پتہ نہیں دس دس دن پندرہ پندرہ دن بچھڑی رہیں رش بڑا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ذہن میں یہ پریشانی آئی کہ آج یہاں جب کوئی اجتماع ہوتا ہے ساتھی بچھڑ جائے تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو محشر کے میدان میں جب ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے سارے امتی حاضر ہونگے تو اتنے رش میں سرکار علیہ السلام اپنے امتیوں کو کیسے پہچانیں گے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ہماری نجات ہوگی تو سوہنے آقا علیہ السلام کے صدقے ہی سے نجات ہوگی لہٰذا عرض کرنے لگے۔

میدان محشر میں امتی کی پہچان کیسے ہوگی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا امتی جب وضو کرتا ہے وضو کا پانی جہاں جہاں لگتا ہے کل بروز قیامت اتنا اتنا حصہ سورج اور چاند سے زیادہ چمک رہا ہوگا اور میں میدان محشر میں دیکھ کر پہچان جاؤنگا۔ میرا امتی آ رہا ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! امتی کی پہچان تو وضو کا پانی بتلایا اور جو امتی وضو ہی نہیں کرتا۔ نماز ہی نہیں پڑھتا۔ اس کا کیا بنے گا۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ پیارے اسلامی بھائیو! باجماعت نماز ادا کرنے والا نمازی بنا رہتا ہے اور پیارے اسلامی بھائیو! آپ کو یہاں سے چینی ستائیس روپے کلو ملتی ہے اور پاکپتن شریف میں ایک روپے کلو ملے تو آپ کہاں سے خریدو گے یقیناً پاکپتن سے ہی خریدو گے۔ اب پیارے اسلامی بھائیو! اگر ستائیس روپے والی چیز ایک روپے میں ملے چاہے ایک میل دور جا کر ملے یا پندرہ پندرہ میل دور جا کر ملے اگر اتنی دور جا کر خریدنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

ستائیس گنا اجر

تو حدیث پاک میں آتا ہے جو اکیلے نماز پڑھے گا اس کو ایک نماز کا ثواب

ہے اور جو باجماعت پڑھے گا تو ستائیس نمازوں کا ثواب۔ (بخاری و مسلم)
یہاں تو ستائیس گنا فائدہ ہو رہا ہے اور پھر گھر میں نماز پڑھتے ہو پھر نماز میں سستی کرتے ہو جبکہ اسلام بڑا پیارا مذہب ہے۔ وہ اجتماعیت چاہتا ہے۔ باجماعت نماز پڑھیں گے محلے کے مسلمان اکٹھے ہو جائیں گے۔ جمعہ کی نماز پڑھو گے، علاقہ کے لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ عید کی نماز پڑھو شہر کے لوگ اکٹھے ہو جائیں گے اور حج کے موقع پر ساری دنیا کے مسلمان اکٹھے ہو جائیں گے۔ اسلام اجتماعیت چاہتا ہے تاکہ مسلمان ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو سکیں۔ ارے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بندے کی خبر گیری کے لیے جاتے تھے جو جماعت میں نماز نہیں پڑھنے آتا تھا وہ سمجھتے کہ وہ بیمار ہو گیا ہوگا یا کوئی ایمرجنسی ہوگئی ہوگی جس وجہ سے نہیں آیا، ورنہ بلاوجہ باجماعت نماز چھوڑنا سوچ بھی نہیں سکتے۔

امام کی اقتداء میں اگر مقتدی سے غلطی ہو تو معاف ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کو باجماعت نماز پڑھنے کی ایک بڑی پیاری فضیلت بتانے لگا ہوں۔ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرنے کے جہاں بے شمار فضائل ہیں وہاں ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں اگر مقتدی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کی غلطی معاف ہے۔ سجدہ سہو نہیں ہے مثال کے طور پر نماز مغرب ادا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نماز قبول فرمائے۔ مغرب میں تین فرض ادا کیے۔ اگر یہی تین فرض ہم علیحدہ پڑھیں دو رکعات کے بعد ہم التحیات پر بیٹھتے ہیں۔ عبدہ ورسولہ تک پڑھتے ہیں اور اگر ساتھ درود پاک بھی پڑھ لیں تو پھر سجدہ سہو ادا کرنا پڑے گا۔
یہ بھی مثیت دیکھو اگر آپ نے درمیانی قعدہ عبدہ ورسولہ تک پڑھنے کے بعد درود پاک اللھم صلی علیٰ پڑھا پھر یاد آ گیا کہ میں نے کھڑے ہونا ہے۔ آپ کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ سہو نہیں۔ اگر آپ نے پڑھا اللھم صلی علی محمد یا اس سے زائد

پڑھا تو آپ پر سجدہ سہو واجب آ جائے گا۔ اب پیارے اسلامی بھائیو! اگر یہی غلطی آپ امام کے پیچھے کرو۔ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو عبدہ ورسولہ تک پڑھنے کے بعد آپ درود پاک پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر امام صاحب اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو آپ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں تو آپ پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ اس لئے کہ جو آپ نے غلطی کی ہے۔ وہ امام کی اقتداء میں کی ہے۔ (بہار شریعت)
اور امام کی اقتداء میں اگر مقتدی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کی ایک یا دو یا تین رکعتیں رہ گئیں تو جب امام صاحب آخری التحیات میں بیٹھتے ہیں۔ وہ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب تک پڑھ کے سلام پھیر دیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جو غلطی ہوگی صرف اس کے لئے آپ کو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

سلام نہ پھیرے چاہے سجدہ سہو کا ہی کیوں نہ ہو

اگر مقتدی کی ایک یا دو یا تین یا چار رکعتیں باقی ہیں یہ امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرے گا۔ چاہے وہ سجدہ سہو کا ہی سلام کیوں نہ ہو۔ بات ذرا توجہ سے سنیے گا۔ جس مقتدی کی ایک یا دو یا تین یا چار رکعتیں رہتی ہیں وہ امام کے ساتھ ہر رکن میں اس کی تابعداری کرے گا۔ اتباع کرے گا۔ سوائے سلام پھیرنے کے وہ امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرے گا چاہے وہ سجدہ سہو کا ہی سلام کیوں نہ ہو۔ وہ امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرے گا۔ ہاں دو سجدے کرے گا۔
ہمارے اکثر اسلامی بھائی ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ امام صاحب کو سجدہ سہو پڑ گیا ہے۔ انہوں نے ایک طرف سلام پھیرا۔ اس کی رکعت رہتی ہے۔ وہ بھی امام کے ساتھ سلام پھیر لیتا ہے۔ جس کی رکعتیں باقی رہتی ہیں وہ امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرے گا۔ چاہے وہ سجدہ سہو کا ہی سلام کیوں نہ ہو۔ یہ کیا کرے گا؟ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے گا۔ یا اگر خاموش

نہیں رہنا چاہتا تو پھر اس کو دہراتا جائے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا سے عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک۔ اس کی تکرار کرتا جائے۔ بار بار پڑھتا جائے۔ یہاں تک کہ امام صاحب ایک طرف سلام پھیر لیں۔ وہ بیٹھا رہے۔ (بہار شریعت حصہ 3، صفحہ 91-85، فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 69)

جب دوسری طرف سلام پھیرے وہ کھڑا ہو جائے۔ اپنی باقی نماز پڑھے۔ یہ ہے طریقہ کار۔ اگر اس نے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کے بھولے سے درود پاک بھی شروع کر دیا۔ اب اس کو یاد آیا کہ میری تو رکعتیں باقی ہیں۔ یہ خاموش ہو گیا۔ امام صاحب نے سلام پھیرا۔ حکم یہ ہے کہ یہ اب کھڑا ہو کر باقی رکعتیں پڑھے۔ اس پر سجدہ سہو نہیں ہے کیونکہ اس کی غلطی امام صاحب کی اقتدا میں ہوئی ہے اور اگر درود پاک بھی پڑھ لیا اور دعا بھی پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میری تو رکعتیں باقی رہ گئیں ہیں فرمایا اب بھی امام سلام پھیرے تو تُو کھڑا ہو کے بقایا رکعتیں پڑھ لے۔ اب بھی تیرے اوپر سجدہ سہو نہیں ہے۔ اس لئے کہ تو نے امام کی اتباع میں غلطی کی ہے اور اگر امام کے ساتھ اس نے سلام پھیر دیا۔ ایک طرف سلام پھیرا۔ اب یاد آ گیا کہ میری تو بقایا رکعتیں رہتی ہیں فرمایا اب بھی تو کھڑا ہو کے باقی رکعتیں پڑھ لے۔ تیرے اوپر اب بھی سجدہ سہو نہیں ہے اور اگر دوسری طرف بھی سلام پھیر دیا۔ سلام پھیرتے ہی یاد آ گیا کہ میری تو رکعتیں باقی رہتی ہیں۔ فرمایا ابھی بھی کھڑا ہو کے باقی رکعتیں پڑھ لے۔ تیرے اوپر بھی سجدہ سہو نہیں ہے اور اگر دونوں طرف سلام پھیر کے کوئی ذکر اذکار میں مصروف ہو گیا۔ اب اس کی نماز ٹوٹ گئی۔ وہ اب نئے سرے سے فرض پڑھے گا۔

اچھوں کے ساتھ بُرے کا بھی سودا ہو گیا

پیارے اسلامی بھائیو! آپ دیکھو کہ وہی غلطی جب اکیلے نے کی تو سجدہ سہو کرنا پڑا اور وہی غلطی امام کے پیچھے کی تو سجدہ سہو نہیں کرنا پڑا۔ علماء کرام ایک بڑی پیاری مثال بیان کرتے ہیں۔ فرمایا ایک پھل بیچنے والا منڈی جاتا ہے ایک سیب

کا کریٹ خریدتا ہے خرید کر اپنی دوکان پر لے آتا ہے جب اس کا ڈھکنا کھولتا ہے تو اس میں کچھ اچھے سیب ہوتے ہیں ان کو علیحدہ رکھ لیتا ہے کچھ داغی ہوتے ہیں تو ان کو علیحدہ رکھ لیتا ہے اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو اٹھا کر پھینکنا پڑتا ہے۔ ان کا کوئی خریدار نہیں ہوتا۔ جب وہ اٹھا کر پھینکنے لگے تو اس کا ہاتھ پکڑو کیوں پھینک رہے ہو، تم تو پیسے خرچ کر کے لائے ہو۔ خرید کر لائے کیوں پھینک رہے ہو۔ آپ کو وہ کیا جواب دے گا؟ وہ کہے گا جتنی دیر یہ اچھوں کے ساتھ ملے رہے تو ان کا بھی سودا ہو گیا۔ جب علیحدہ علیحدہ کئے گئے پھر ان کا خریدار کوئی نہیں ہے۔ تو فرمایا اسی طرح جب باجماعت نماز پڑھتے ہو تو گویا سب کی کریٹ میں بند ہو کر قبول ہو جاتی ہے اور جب علیحدہ علیحدہ پڑھتے ہو تو دیکھا جاتا ہے کہ اٹھا کے منہ پر مارنے والی تو نہیں ہے۔ اس لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی عادت بناؤ۔ باجماعت نماز ادا کرنے کی عادت پکی کر لو۔ پکی کر لو گے تو آپ نمازی بنے رہیں گے۔

بقایا رکعتیں ادا کرنے کا طریقہ

اب بقایا رکعتیں رہ گئیں ان کو کیسے ادا کرنا ہے۔ آپ کی ایک رکعت رہ گئی دو۔ تین یا چار رہ گئیں تو ان کو کیسے ادا کرنا ہے اس کو بھی میں ساتھ عرض کر دوں کہ فرضوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ پڑھی جاتی ہے اور تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ نہیں ملائی جاتی۔ صرف الحمد شریف پڑھی جاتی ہے اور اگر کوئی بھولے سے تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ ملا لے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ ہاں جہاں سورۃ ملانی تھی وہاں نہیں ملائی پہلی رکعت میں یا دوسری میں الحمد شریف پڑھ کے رکوع میں چلا گیا ہے۔ یا سنتوں کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بھی صرف الحمد شریف پڑھ کے رکوع میں چلا گیا تو اب اس پر سجدہ سہو واجب آئے گا۔ جہاں نہیں ملانی تھی۔ سورۃ وہاں ملالی تو سجدہ سہو نہیں ہے تو ہم اپنی اصطلاح میں اس کو اس طرح بولتے ہیں کہ جس رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورۃ ملائی جائے اس کو بھری

رکعت بولتے ہیں اور جس میں صرف الحمد شریف پڑھتے ہیں۔اس کو ہم خالی رکعت بولتے ہیں۔ آپ مسجد میں آئے امام صاحب ایک رکعت پڑھ چکے ہیں۔آپ دوسری میں شامل ہوئے۔اب جو ایک رکعت پڑھ چکے ہیں۔وہ کونسی پڑھ چکے ہیں۔وہ بھری ہوئی پڑھ چکے ہیں۔لہٰذا جب امام سلام پھیرے گا آپ کھڑے ہوں گے تو آپ نے سبحانک اللھم اور الحمد شریف اور سورۃ ملانی ہے۔تو بھری ہوئی پڑھنی ہے اور اگر آپ کے آنے سے پہلے امام بھری ہوئی دو رکعتیں پڑھ چکا ہے تو آپ نے بھی بھری ہوئی پڑھنی ہیں۔دونوں رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورۃ ملاؤ گے اور اگر آپ کے آنے سے پہلے امام تین رکعتیں پڑھ چکا ہے۔آپ چوتھی رکعت میں شامل ہوئے ہیں تو اب امام صاحب آپ کے آنے سے پہلے دو بھری ہوئی اور ایک خالی پڑھ چکا ہے لہٰذا ایک رکعت آپ نے امام صاحب کے ساتھ خالی رکعت پڑھی اور جب آپ کھڑے ہونگے تو آپ نے بھری پڑھنی ہے سبحانک اللھم الحمد شریف اور ساتھ سورۃ شریف ملاؤ گے۔اب ایک رکعت آپ امام صاحب کے پیچھے پڑھ چکے ہیں اور ایک آپ نے خود پڑھی ہے۔ترتیب کے لحاظ سے دو ہو گئیں اور دو کے بعد التحیات پر بیٹھنا ہے۔عبدہ ورسولہ تک پڑھ کے پھر کھڑے ہو کر ایک بھری ہوئی رکعت اور پڑھو۔الحمد شریف پڑھو اور ساتھ سورۃ ملاؤ اور اس کے بعد پھر کھڑے ہو کر ایک خالی رکعت پڑھو۔اس طرح آپ کی چار رکعتیں پوری ہو جائیں گی۔اچھا میں نے جو مسئلہ بتایا ہے اگر امام کی اقتداء میں مقتدی سے کوئی غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو نہیں ہے۔ یہ کب تک ہے جتنی دیر آپ امام کے پیچھے ہیں اور اگر آپکی جو رکعتیں رہ گئیں وہ پڑھ رہے ہیں تو آپ امام کی اقتداء سے باہر ہیں اس میں اگر آپ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو اب آپ کو سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔((بہار شریعت حصہ 3 صفحہ 84-83))

علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے

ایک بزرگ فرماتے ہیں آپ کو قرآن

کے حافظ تو بہت مل جائیں گے لیکن نماز کا حافظ کوئی کوئی ملے گا۔اسی طرح وضو کے غسل کے اور دیگر ہماری جو روزمرہ زندگی میں کام آنے والے بے شمار مسائل ہیں ہمارے اسلامی بھائیوں کو اس کا پتہ نہیں ہوتا اور اسلامی بہنوں کو بھی اس کا پتہ نہیں ہوتا جبکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ(طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ) (الجامع الصغیر جلد 1 صفحہ 843،ابن ماجہ صفحہ 20، مشکوۃ شریف صفحہ 34،شعب الایمان جلد 2 صفحہ 252 مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 120)

دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ جو انسان کی روزمرہ کی ضروریات زندگی کے مسائل ہیں ان کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں اور جہاں تک عالم دین بننے کا تعلق ہے تو وہ فرض کفایہ ہے۔علاقے میں اگر ایک عالم دین ہو تو فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک بھی عالم دین نہیں تو پھر سارے گنہ گار ہونگے لیکن افسوس بہت سے ہمارے اسلامی بھائی جن کو بنیادی مسائل کا ہی پتہ نہیں۔بنیادی مسائل تو ایک طرف۔کھانا کھانے سے پہلے کی دعا یاد نہیں،کھانا کھانے کے بعد کی دعا یاد نہیں۔چھ کلمے یاد نہیں،ایمان کی صفتیں یاد نہیں۔نماز جنازہ یاد نہیں۔آیۃ الکرسی یاد نہیں۔دعائے قنوت یاد نہیں ہے۔اس کے علاوہ اور بڑے ضروری مسائل ہیں جو روزمرہ زندگی میں کام آنے والے ہیں۔وہ بھی یاد نہیں

علم دین حاصل کرنے کا آسان طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو!اگر ان مسائل کو سیکھنا ہے تو مدنی قافلوں کے مسافر بنو۔الحمد للہ جو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں ان کو یہ چیزیں یاد کرنا آسان ہو جاتی ہے۔بہرحال مومن کے بارے میں حسن ظن رکھنا واجب ہے۔(خزائن العرفان حجرات) لیکن میرا یہ گمان ہے کہ اس میں بہت سارے ایسے مسائل تھے جو اسلامی بھائیوں کو پتہ نہیں تھے۔یہ مدنی قافلوں کی برکتوں کا نتیجہ ہے تو آپ قافلے میں سفر کرتے رہیں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ بے شمار مسائل جو آپ نے کبھی سنے بھی نہ ہوں گے سوچے بھی نہ ہوں گے وہ آپ کے

علم میں آنا شروع ہو جائیں گے۔ میری آپ سے مدنی التجا ہے کہ آپ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیا کریں۔ دیکھو جولاہور سے اسلامی بھائی ہمارے ساتھ آئے ہیں اپنے کاروبار چھوڑ کے آپ کے گاؤں میں حاضر ہوئے آپ کے دل میں بھی شوق ہونا چاہئے۔ ہمیں بھی اپنے گھر بار کو چھوڑ کر اسلام کی سربلندی کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ بعض تو کہتے ہیں کہ جی اگر ہم قافلے میں سفر کریں گے تو پھر ہمارا روٹی کا سلسلہ کیسے چلے گا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز دہرائی

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے
باجماعت نماز ادا کی پھر جب نماز ادا کرنے کے بعد فارغ ہوئے تو امام صاحب نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تم روٹی کہاں سے کھاتے ہو۔ انکا مطلب یہ تھا کہ تم کاروبار تو کوئی کرتے نہیں ہو اور تجارت کرتے نہیں ہو روٹی کہاں سے کھاتے ہو۔ فرمانے لگے اس کا جواب میں بعد میں دونگا۔ پہلے میں اپنی نماز دہرالوں۔ کہنے لگے آپکا اتنا یقین نہیں ہے کہ رازق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورہ البقرہ۔ آیت 216، پارہ 2، رکوع 10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! میری بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔ جو کام کاج کرتے ہیں، محنت مزدوری کرتے ہیں۔ یہ کیوں کرتے ہیں۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ کام کرو۔ اگر نہ کروگے تو ناکارہ کہلاؤ گے۔ جو کوئی ملے گا۔ بھائی کیا کرتے ہو۔ جی کچھ نہیں کرتا۔ یار تو فارغ ہی رہتا ہے۔ کچھ کیا کرو۔ فرمایا کام کیا کرو۔ نہ کروگے تو ناکارہ کہلاؤ گے اور اگر کام کر کے یہ کہو گے کہ کام سے مجھے رزق ملتا ہے۔ فرمایا کافر ہو جاؤ گے۔ رازق رب تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہم کام کاج کر کے کہتے ہیں۔ میری فیکٹریاں چلتی ہیں۔ تو روٹی چلتی ہے۔ جب ہم ماں کے پیٹ میں

تھے۔ اس وقت ہماری کون سی فیکٹری چلتی تھی۔ رب تعالیٰ وہاں بھی رزق پہنچاتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے پرندے ہیں۔ ان کو کبھی گھونسلوں میں دیکھا ہے۔ یہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔ رات کو جب واپس آتے ہیں۔ پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا توکل رب تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے۔

ارے توکل رب تعالیٰ کی ذات پر کرو۔ پھر دیکھو کسی شے کی کمی نہیں آئے گی۔ توکل کے اوپر ایک ایمان افروز واقعہ سناؤں۔ جس کو سنو گے تو مزے کو بھی مزہ آجائے گا انڈیا میں سائیں توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے توکل کے موضوع پر ایک کتاب لکھی اس میں مجھے ایک واقعہ بڑا پیارا لگا۔ فرمانے لگے کہ ایک اللہ عزوجل کا نیک بندہ جس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں اللہ عزوجل اللہ عزوجل کرتا ہوں رب تعالیٰ خود ہی رزق دے گا۔ اس نے گھر بار کو چھوڑا۔ جنگل میں چلا گیا ایک جگہ بیٹھ کے عبادت شروع کردی۔

اللہ عزوجل اللہ عزوجل شروع کردی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کو پیاس لگ گئی پانی کی تلاش میں ادھر ادھر نکلا۔ پانی تلاش کرتے کرتے ایک کنواں نظر آیا۔ وہ وہاں پہنچ گیا۔ کنویں کے اندر جھانک کر دیکھا پانی موجود ہے لیکن پانی نکالنے کے لئے ڈول اور رسی موجود نہیں۔ اب ڈول اور رسی تلاش کرنے لگا وہ کہاں سے ملے کیسے پانی نکالوں، اِدھر اُدھر مارے مارے پھرتا رہا۔ نہ ڈول ملا۔ نہ رسی ملی۔ پھر اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔ توجہ ادھر کنویں کی طرف لگی تھی۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک ہرن پیاسا سا آرہا ہے وہ کنویں پر پہنچا ہے اس نے کنویں میں جھانک کر دیکھا تو پانی کنویں کی تہہ میں ہے۔ اس نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور جب منہ نیچے کیا تو پانی اوپر آگیا۔ جب پانی کنارے پر آیا پانی پیا اور چلتا بنا۔ اب یہ بھاگ کر گیا کہ پانی کناروں پر آیا ہے۔ میں بھی پی لوں۔ جب یہ وہاں پہنچا تو پانی پھر نیچے چلا گیا۔ بڑا پریشان ہوا کہ یا اللہ عزوجل ایک جانور کے لیے تو نے پانی اوپر کر دیا اور میں انسان ہوں تو میرے لیے نیچے کر دیا اور فرماتے ہیں کہ ندا آئی۔

اے انسان تو نے ڈول اور رسی پر توکل کیا اور تلاش کرتا رہا اور اس ہرن نے صرف میرے اوپر توکل کیا تو میں نے پانی اوپر کردیا۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں ان کو رزق ہمیشہ ملتا ہے لہٰذا جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کردیتے ہیں جو دین کی سربلندی کے لیے نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھوکا نہیں رہنے دیتا۔ اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں آرہا تو میں پھر آپ کو بڑی پیاری مثال دونگا۔

غیب سے رزق کا سامان ہوگیا

ہم میں سے رزق کے لیے کوئی انگلینڈ جاتا ہے کوئی امریکہ جاتا ہے کوئی ہالینڈ جارہا ہے، کوئی جرمنی جارہا ہے کوئی سعودیہ جارہا ہے، کوئی دوبئ جاتا ہے، کوئی مسقط جارہا ہے۔ روٹی کے لیے ہی جاتے ہیں۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنا گھر بار چھوڑ کر لاہور تشریف لائے۔ کیا روٹی کے لیے آئے تھے؟ کس کے لیے آئے تھے؟ یقیناً دین کی سربلندی کے لیے آئے تھے۔ کیا وہ بھوکے رہے پیارے اسلامی بھائیو! ان کو پردہ فرمائے کتنا عرصہ ہوگیا اب بھی چلے جاؤ۔ آواز آتی ہے۔ ہے کوئی داتا رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر کھانے والا۔ کھانے والے تھک جاتے ہیں لنگر ختم نہیں ہو رہا خود بھی کھا رہے ہیں گھر والوں کے لیے بھی لا رہے ہیں پھر بھی لنگر ختم نہیں ہو رہا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کسی شے کی کمی نہیں آنے دیتا۔ اگر یقین نہیں آتا تو آؤ میں آپ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالی شان سناؤں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے رب تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ ارے تم اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگو تو پھر دیکھو رب تعالیٰ تمہارے کام کیسے سیدھے کرتا ہے۔ ہم ابھی تک اسی چکر میں پڑے ہوئے ہیں کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے ہمارے اسلامی بھائی نیکی کی دعوت کے لیے نکلے۔ انہوں نے قافلے کے لیے دعوت دی ایک مزدور کہنے لگا۔ میں کیسے جاسکتا ہوں۔ میرا تو حساب یہ ہے کہ میں جو محنت مزدوری کرتا ہوں صبح کماتا ہوں شام کو کھالیتا ہوں۔ میں قافلہ میں چلا گیا تو میرا سلسلہ کیسے چل سکتا ہے؟

اسلامی بھائیوں نے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ اور چلو۔ بندہ بیمار بھی تو ہو جاتا ہے۔ تو تب بھی سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اس کے دل پر کوئی چوٹ لگی۔ وہ قافلے کے لیے تیار ہوگیا۔ قافلے سے جب واپس آیا تو وہ جس دوکان پر کام کرتا تھا۔ محنت مزدوری کرتا تھا۔ واپس آیا تو اس کے مالک نے اس کو بلایا اور کچھ پیسے دیئے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ چھ دیہاڑیوں کے پیسے دے دیئے۔ وہ قافلے میں تین دن لگا کے آیا تھا۔ اس کو پیسے پانچ چھ دیہاڑیوں کے مل گئے۔ اب وہ پریشان ہوگیا۔ اس نے سوچا کہ شاید مالک مجھ سے ناراض ہوگیا۔ اس کی وجہ سے اس نے میرا حساب چکا دیا ہے اور مجھے چھٹی کروا رہا ہے۔ اس نے کہا صاحب جی آپ یہ کیا کر رہے ہیں کہنے لگا یار تم قافلے میں چلے گئے تھے تو بعد میں میں نے گودام کی صفائی کروائی جو کباڑ نکلا میں نے بیچ دیا۔ میں نے سوچا کہ یہ مزدوروں میں تقسیم کردوں اور تیرے حصے میں اتنے پیسے آئے تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ (سورۃ طلاق پارہ نمبر 28، آیت 2-3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کو رزق وہاں سے پہنچاتا ہوں جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہی اس کے لیے کافی ہوتا ہے۔

مدنی قافلوں کے مسافر بن جایئے

میرے اسلامی بھائیو! آؤ آپ بھی قدم بڑھاؤ اور اپنے اپنے

دلوں میں یہ نیت کرلو کہ ہم بھی ہر ماہ تین دن مدنی قافلے میں ضرور سفر کیا کریں گے اور سال میں تیس دن اور عمر بھر میں بارہ ماہ کے قافلے میں ضرور سفر کریں گے۔

میرے اسلامی بھائیو! یہ ان قافلوں کی برکتیں ہیں کہ آج کل الحمدللہ دعوت اسلامی کا کام پاکستان کے مختلف شہروں، گاؤں میں اور اس کے علاوہ تقریباً ساٹھ سے زائد بیرون ممالک میں دعوت اسلامی کا کام باقاعدگی سے شروع ہو گیا ہے۔ یہ قافلوں کی برکتوں کا نتیجہ ہے آپ لوگ اس میں آگے بڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سوال: اگر ایک بندہ آخری قعدہ میں نماز میں ملتا ہے۔ امام کے ساتھ اس کو کوئی رکعت نہیں ملتی۔ صرف آخری قعدہ میں ملتا ہے تو کیا اس کو ثواب ملے گا؟

جواب: انہوں نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اس بندے کو جماعت کا ثواب مل جائے گا لیکن تکبیر اولیٰ کا ثواب نہیں ملے گا تکبیر اولیٰ کا ثواب صرف اس کو ملے گا جو ابتداء میں امام کے ساتھ شامل ہو گا اور بعض علمائے کرام کے نزدیک یہ ہے جو پہلی رکعت کے رکوع میں بھی مل جائیگا یعنی امام کے ساتھ مل جائے گا۔ اس کو بھی رب تعالیٰ تکبیر اولیٰ کا ثواب عطا فرمادے گا۔ جو دوسری میں یا تیسری یا چوتھی یا التحیات میں ملے گا۔ اس کو جماعت کا ثواب مل جائیگا۔ تکبیر اولیٰ کا ثواب نہیں ملے گا۔

دُعا

یااللہ عزوجل ہم کو نیکی کرنے والا اور نیکی کی دعوت پھیلانے والا بنادے۔ برائیوں سے بچنے والا اور دوسروں کو بچانے والا بنادے۔ یااللہ عزوجل ہم سب کے دلوں سے اس ظالم دنیا کی محبت نکال کر آخرت کا فکر عطا فرمادے۔ یااللہ عزوجل ہمیں بھی نیک بنادے اور ہمارے گھر والوں کو بھی نیک بنادے۔ حاکموں کو بھی نیک بنادے اور محکوموں کو بھی نیک بنادے۔ یااللہ عزوجل ہم سب کو دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں جینا مرنا نصیب فرمادے۔ دعوت اسلامی

کے مدنی قافلوں میں شرکت کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

یااللہ عزوجل ہمیں پانچ وقت نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں ادا کرنے کی سعادت عطا فرمادے۔ یااللہ عزوجل ہم سب کے دلوں سے مال کی محبت کو دور فرما دے۔ یااللہ عزوجل ہم سب کو ایسا بنادے جیسا تجھ کو پسند ہے۔ تیرے محبوب کریم علیہ السلام کو پسند ہے۔ اے مالک ومولا ہم سب کو دین کی سربلندی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے مالک ومولا عزوجل وہ جو دین کا درد انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا جو دین کا درد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عطا کیا۔ انہوں نے مدینہ منورہ چھوڑا اور دنیا کے اندر پھیل گئے یااللہ ان کا ایک ذرہ ہمیں بھی عطا فرمادے۔ یااللہ عزوجل ہم سب کے گھروں میں خیر و برکت کا نزول فرمادے ہمیں حلال کی روزی اتنی عطا فرما کہ حرام کی روزی کی طرف توجہ ہی نہ جائے۔ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر ہو اور قبر کے عذاب سے بچانا۔ محشر کی گرمی سے بچانا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب فرما۔ (آمین)

1- جب میری امت میں بے حیائی سرعام ہو گی تو اللہ عزوجل ان کو ایسی بیماریوں میں مبتلاء فرمائے گا جس کے نام اور تذکرے پہلے لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔

2- جب میرے امتی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور نظام حکومت اپنالیں گے تو ان کے ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

3- جب میرے امتی ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر قحط مسلط کر دیا جائے گا۔

4- جب میرے امتی زکوٰۃ دینا بند کر دیں گے۔ تو اللہ عزوجل ان پر باران رحمت نازل فرمانا بند کر دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے پیش نظر چوپائے بہائم نہ ہوتے تو ایک قطرہ بھی ان پر نہ برساتا۔ جو مال میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

5- جب میرے امتی وعدہ خلافی شروع کر دیں گے تو غیر مسلم حکمران ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ پر غور وفکر کریں۔ اور اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کریں

0300/0321-9461943,0321-9226463

معراج النبی صلی اللہ علی وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰه

آج مورخہ 26 رجب المرجب بروز جمعرات معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر تحریر کرنے کی جسارت کرنے لگا ہوں۔

اتفاق کی بات ہے آج میں مکۃ المکرمہ جہاں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر معراج کیلئے تشریف لے گئے۔ وہاں موجود ہوں ایک طرف حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کا گھر اور دوسری طرف مسجد الحرام محلہ مسفلہ جو کہ بڑا ہی بابرکت محلہ ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گھر بھی اسی محلے میں موجود تھا۔ اور اسی راستے سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل مجھ جیسے کو حق بات تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سفر معراج کی غرض وغایت

سفر معراج کی بے شمار حکمتیں ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

سیر کرنے سے دل بہل جاتا ہے

انسانی فطرت ہے کہ جب کسی کام کو شروع کرے اگر اُس میں کامیابی نہ ہو تو بندہ پریشان ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ۔ (المائدہ آیت 67، پارہ 6 ع 14)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچا دو جو کچھ اترا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ (مدثر آیت 1-2، پارہ 29، رکوع 15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے بالاپوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل کا پیغام لوگوں تک پہنچانا شروع کر دیا۔ ایسے لوگ جو جہالت میں درجہ کمال تک پہنچ چکے ہوئے تھے۔ اپنے ہاتھوں سے بُت بنا کر ان کی پوجا کرنا، لوٹ مار، قتل وغارت، لڑکیوں کو زندہ دفن کرے دینا، امانت میں خیانت اخلاق نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان کو دین اسلام کا پیغام حق پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ لیکن بہت کم افراد مشرف بااسلام ہوئے۔ ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کا پیغام پہنچا رہے تھے کافی دن ہو گئے لوگ دین کی طرف مائل نہیں ہو رہے تھے جس کی وجہ سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہو گئے۔ اسی پریشانی کی حالت میں اپنی پھوپھی حضرت ام ھانی رضی تعالیٰ اللہ عنہا کے گھر آرام فرما رہے تھے۔ دستور ہے کہ جب کوئی پریشان ہو جائے تو اُس کا دوست یا ساتھی اُس کا دل بہلانے کے لیے سیر کی دعوت دیتا ہے۔ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہوئے تو اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کی دعوت دی۔ ہمارا دوست ہمیں وہاں تک سیر کروائے گا جہاں تک اُس کی رسائی ہوگی۔ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں تک کی سیر کروائی ہوگی ہم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

مومنوں کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے خریدا

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ. (سورۃ التوبہ، آیت 111، پارہ 11، ع 3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے مالوں اور جانوں کو خرید لیا ہے جنت کے بدلے رب تعالیٰ خریدار ہے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سودا کروانے والے ہیں۔ جبکہ سودا کروانے والے کے لئے دونوں کو دیکھنا ضروری ہے۔ تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو بکنے والے ہیں (سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام) ان کو تو دیکھ لیا ہے۔ اب جس کے بدلے خرید رہا ہوں اُس جنت کو بھی دیکھ لے۔

عینی شاہد

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے انھوں نے لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف بلایا۔ اور ان کو بتلایا کہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ عزوجل کے سب نے گواہی دی کہ اللہ عزوجل وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ہے لیکن جس نے بھی گواہی دی بغیر دیکھے ہی گواہی دی۔ اس لیے کہ ان کی آنکھوں میں اُس کا جلوہ دیکھنے کی تاب نہیں تھی۔ جس طرح قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جن کا لقب کلیم اللہ ہے آپ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے جاتے۔ اللہ عزوجل سے ہم کلام ہونے کا شرف پاتے۔ ایک دن دل میں خیال آیا کہ جب اللہ عزوجل سے گفتگو کرتا ہوں تو بہت مزہ آتا ہے اگر ہمکلام ہونے میں اتنا مزہ ہے تو دیدار کرنے میں کتنا مزہ ہوگا لہٰذا عرض کردی۔

رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ (الاعراف آیت.143، پارہ9، رکوع8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

جواب ملتا ہے قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ فرمایا تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ یہاں ارشاد نہ فرمایا کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ بلکہ ارشاد رب العالمین ہوتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرہ، آیت.153، پارہ3، رکوع1)

ترجمہ کنزالایمان:۔ یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ اُن میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ رسول ہونے کے ناطے سے تمام رسول علیہم السلام برابر ہیں۔ ارشاد فرمایا

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ، آیت.258، پارہ3، رکوع8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ کہ ہم ان کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

جس طرح امتی ہونے کے لحاظ سے ہم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب برابر ہیں لیکن جب فضیلت کی بات آئے گی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہم سے بہت افضل ہیں۔ اسی طرح تمام رسول علیہم السلام برابر ہیں۔ لیکن جب فضیلت کی بات آئے گی تو اللہ عزوجل نے خود ارشاد فرمایا کہ ہم نے بعض رسولوں کو بعضوں پر فضیلت عطا کی ہے ان میں کچھ تو ہیں جن سے اللہ عزوجل نے کلام کیا ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کے درجات اس سے بھی بڑھا دیے ہیں۔ اب اس سے بڑا درجہ کیا ہو سکتا ہے ظاہر ہے وہ بھی ہم کلام ہونگے اور دیدار کی سعادت بھی حاصل کریں گے۔ معراج شریف کی رات اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا دیدار بلا حجاب کرایا۔ تاکہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام نے تو بغیر دیکھے گواہی دی اور تیری گواہی دیکھ کر ہو۔

ضعیف حدیث

پیارے اسلامی بھائیو! معراج شریف کی رات سفر سے واپسی پر صبح سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو معراج کا واقعہ بتلایا۔ سامعین میں ابوجہل بھی موجود تھا۔ اُس نے موقع غنیمت جانا اور سمجھا کہ یہ ایک گولڈن چانس ہے جس سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے ساتھیوں کو توڑا جاسکتا ہے۔لہذا وہ سیدھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گیا اور اُن سے پوچھنے لگا کہ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں رات کے تھوڑے سے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ گیا ہوں اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر بھی کر آیا ہوں تو کیا تو مان لے گا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ کہنے لگا پھر جس کو اپنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتا ہے آج اُس نے یہ کہہ دیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر انہوں نے کہا ہے تو میں تصدیق کیے دیتا ہوں۔ابوجہل کہنے لگا کہ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ کوئی نہیں جاسکتا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کوئی نہیں۔وہ تو اللہ عزوجل کے سچے رسول ہیں وہ اس سے بھی اگر بڑی بات کہیں تو میں تصدیق کروں گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعہ معراج ابوجہل نے سنا جو کہ پکا کافر جس کے کفر میں ذرہ برابر شک نہیں کیا جاسکتا۔اب اُس کافر نے واقعہ بیان کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے میں نہیں مانتا یا یہ کہ میں پہلے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تصدیق کرلوں پھر اس پر ایمان لاؤں گا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بیان کرنے والا چاہے پکا کافر ہی کیوں نہیں ہے لیکن جو بیان کر رہا ہے۔اُس میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت نظر آرہی ہے۔میں اس کی تصدیق کیے دیتا ہوں۔جس نے ایسا کیا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے انعام کیا ملا۔حدیث مبارکہ میں آتا ہے جب واقعہ معراج کی تصدیق کرنے کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار کی بارگار میں حاضر ہوئے تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔وہ دیکھو میرا صدیق آرہا ہے۔اُس دن سے آپکا لقب صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑ گیا۔

عاشق کا عقیدہ ہے کہ اگر ذات کا ہندو ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں وہ یہ کہہ دے نام جو لے لو کسی اچھے کا۔۔۔۔۔۔

آخر میں کہتا ہے۔ نانگ تن بدن سے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے

یعنی ابجد حروف کے حساب سے کسی بھی شے کے نام کے الفاظ نکالے جائیں اور اُس حساب سے ضرب تقسیم کیے جائیں جو اس نے بتلائے تو آخر میں 92 کا عدد بچے جو کہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے اعداد ہیں۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عاشق تھے۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدے (نعت کو عربی میں قصیدہ کہتے ہیں) لکھا کرتے تھے۔آخری عمر میں فالج کا حملہ ہوا۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے مومن کے لئے بیماری بھی نعمت ہوتی ہے یا تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یا پھر درجات کی بلندی کا سبب بن جاتی ہے۔لہذا مومن کے بارے میں بدگمانی نہیں کرنی چاہئے۔ویسے بھی سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کے بارے میں ہمیشہ حسن ظن رکھو لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔بدگمانی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ عزوجل اُن کو ہدایت عطا فرمائے۔

لہذا کچھ ایسے افراد جو علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے بدگمانی رکھتے تھے انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ دیکھو بڑا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنتا تھا دیکھو کیا حال ہوگیا ہے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوگیا ہے۔علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بہت پریشان ہوئے اسی

پریشانی کے عالم میں ایک نعت لکھی۔ رات سوئے تو قسمت کا ستارہ جاگ اٹھا۔ (اللہ عزوجل کرے کہ ہماری بھی آنکھ لگ جائے اور قسمت کا ستارہ جاگ اٹھے)۔ سرکار دو عالم نورمجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بوصیری مجھے نعت سناؤ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے تو بہت ساری نعتیں لکھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سی نعت سننا پسند فرمائیں گے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو رات تو نے لکھی ہے۔ وہی سناؤ۔ جب انہوں نے نعت پڑھی اور اس شعر پر پہنچے۔

جس کا مفہوم یہ تھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیمار ہوں اور اللہ عزوجل نے آپ کو مختار بنایا ہے مجھے شفاء عطا فرمائیں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس اُن کے جسم پر پھیرا اور خوش ہو کر چادر عطا فرمادی۔ جب بیدار ہوئے تو پورا کمرہ خوشبوؤں سے معطر تھا۔

جو خیال آیا تو خواب میں — وہ جمال اپنا دکھا گئے
وہ مہک لہک تھی لباس میں — کہ مکان سارا بسا گئے

الحمدللہ! بیماری بھی دور ہو چکی تھی اور چادر بھی موجود تھی۔ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس نعت کا نام قصیدہ بردہ شریف رکھ دیا۔ یعنی چادر والی نعت۔ اس قصیدے کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ہر خاص و عام اس کو پڑھتا ہے اور کئی اس قصیدے کو پڑھتے پڑھتے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کر چکے ہیں۔ اس قصیدے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

کہ جب بھی تجھ کو فضیلت والی بات ملے اُس میں دو باتوں کا خیال رکھنا۔ ایک تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نہ کہنا اور نہ خدا کا بیٹا کہنا۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اسی وجہ سے گمراہ ہوئے۔

اس کے علاوہ جو بھی لقب تجھے ملے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کردے کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام کمالات موجود ہیں بلکہ وہ کمال کمال ہی نہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود نہ ہو۔

لہٰذا یہ عقیدہ بناؤ کہ اگر کسی حدیث میں یا کسی بزرگ کے قول میں عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتی ہو تو سوچ بچار میں نہ پڑو بلکہ خوش ہو جاؤ جھوم جاؤ اور یہ کہو کہ کہنے والے نے اپنے علم کے مطابق لکھا ہے باقی میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اس سے بھی ارفع و اعلیٰ ہے۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ — مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
اور تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(حدائق بخشش)

باپ کے لئے ادب بغیر دلیل

پیارے اسلامی بھائیو! ایک سوچنے والی بات ہے کہ اگر ہم

چارپائی پر بیٹھے ہوں ہمارا استاد یا باپ یا کوئی اور بزرگ آجائے ایمانداری سے بتلاؤ کہ اُس کو ہم سرہانے کی طرف بٹھائیں گے یا پاؤں کی طرف؟ جواب ظاہر ہے یہی ہوگا کہ ہم ان کو سرہانے کی طرف بٹھائیں گے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ یہ کس حدیث شریف میں آیا ہے جب کوئی تمہارا بزرگ آجائے تو اس کو سرہانے کی طرف بٹھانا پاؤں کی طرف نہ بٹھاؤ۔ آپ کا جواب یہی ہوگا کہ حافظ صاحب حدیث شریف میں آیا ہے یا نہیں آیا ہمیں پاؤں کی طرف بٹھانے میں ادب نظر نہیں آتا اس لئے ہم سرہانے کی طرف بٹھاتے ہیں۔ تو میں عرض کرونگا کہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جب ہمارے بزرگ کے ادب کی بات ہو تو ہم بغیر دلیل کے ادب کرنا شروع کردیں اور جب اُس ہستی کی بات آئے جس کی خاطر ساری کائنات بنائی گئی تو کہتے ہیں کہ کہاں لکھا ہوا ہے، کیا دلیل ہے؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

(سورۃ اسراء ۔ آیت 1، پارہ 15، رکوع 1)

ترجمہ کنزالایمان:۔ پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کروائی اپنے بندۂ خاص کو رات کے تھوڑے سے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

سیر کروانے والی ذات

اللہ عزوجل کا ذاتی اسم اللہ عزوجل ہے باقی اُس کے صفاتی نام ہیں۔ اللہ عزوجل نے واقعہ معراج بیان فرمانے سے پہلے اپنے صفاتی نام سبحان کا ذکر کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ واقعہ عقل میں آنے والا نہیں کوئی اپنی عقل کے ترازو پر تول کر انکار نہ کر بیٹھے۔ فرمایا یہ دیکھو کہ سیر کروانے والا کتنی شان کا مالک ہے۔ اُس کی تو شان ہے کہ

اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ (سورۂ یٰسین آیت نمبر 82، پارہ 23، ع 4)

ترجمہ کنزالایمان:۔ کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے

اُس کی تو شان میں آیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (البقرہ ،آیت 259، پارہ 1، ع 4)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو جب سیر کروانے والا ہر عیب اور نقص سے پاک ہے بلکہ عشاق تو یہ کہتے ہیں کہ اگر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ارشاد فرمادیتے کہ میں خود ہی گیا ہوں تو ہم نے تو پھر بھی مان جانا تھا اس لئے کہ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار عطا فرمایا ہوا ہے۔

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے

معراج کس کو ہوئی

عموماً یہی سننے میں آتا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی مگر عشاق کہتے ہیں کہ معراج تو اُن راہوں کو ہوئی جہاں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ بلکہ جبریل امین علیہ السلام نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے بوسے لئے تو جبریل امین علیہ السلام کو معراج ہوئی۔ براق پر سوار ہوئے تو براق کو معراج ہوئی۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے سرکار کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انبیاء کرام علیہم السلام کو معراج ہوئی۔ بلکہ عرش پر جلوہ گر ہوئی تو عرش کی معراج ہوئی۔

نعتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

معراج دن میں کیوں نہیں ہوئی

رجب شریف کی 27ویں شب جبریل امین علیہ السلام 70ہزار ملائکہ کی جماعت لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے ہیں جبرئیل امین علیہ السلام پریشان ہیں کہ بیدار کس طرح کیا جائے حکم ہوا کہ تیرے ہونٹ کافوری اس لئے تو بنائیں گئے ہیں کہ معراج شریف کی رات ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیدار کرنے میں کام آئیں گے کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب لکھا

عرض کیتی جبریل تلیاں نوں چم کے چلو آقا رب دا پیغام آ گیا اے

سواری لئے حاضر ہے براق آقا تے واگاں پھڑن لئی غلام آ گیا اے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے۔ جبریل امین علیہ السلام نے اللہ عزوجل کا پیغام پہنچایا۔ سرکار نے غسل کیا۔ جنتی لباس زیب تن کیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے جس نے رات میں سیر کروائی وہ دن میں بھی سیر کرواسکتا ہے۔ دن میں جبریل امین علیہ السلام فرشتوں کے ہمراہ حاضر خدمت ہوتے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہوتے مکہ معظمہ والے دیکھ لیتے انکار کی گنجائش نہ ہوتی۔ لیکن علماء فرماتے ہیں کہ رات میں سیر کروانے میں حکمت یہ تھی کہ جو بغیر دیکھے اس واقعہ کی تصدیق کرے گا اُس کو صدیق کا لقب عطا کیا جائے گا۔ بن دیکھے ایمان لانا ہی کمال درجے کا ایمان ہے۔

جنت کا محل

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید اپنی زوجہ محترمہ زبیدہ خاتون کے ہمراہ سیر کر رہے تھے کہ راستے میں حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ ریت کے گھروندے بنا رہے تھے۔

زبیدہ خاتون پوچھنے لگی باباجی کیا کر رہے ہو۔ ارشاد فرمانے لگے جنت محل بنا رہا ہوں۔ بولی فروخت کرو گے۔ ارشاد فرمایا کوئی خریدار آ گیا تو فروخت کر دیں گے بولی کتنے میں فروخت کرو گے۔ انہوں نے معمولی قیمت بتلائی۔ یوں سمجھئے (کہ دس روپے) زبیدہ خاتون نے پیسے نکالے اور اُس کو دے دیئے۔

خلیفہ ہارون الرشید دل میں سوچنے لگا کہ میری بیوی بھی کتنی بھولی بھالی ہے ایسے ہی رقم دے دی بھلا ریت کے گھروندے بنانے سے جنت کا محل کیسے بن سکتا ہے۔ بہرحال رات سویا تو خواب میں جنت میں پہنچ گیا ایک بڑا عالیشان محل دیکھا۔ جی چاہا کہ اندر سے دیکھنا چاہیے جب اندر داخل ہونے لگا تو فرشتوں نے روک دیا اور فرمایا کہ یہ زبیدہ خاتون کا محل ہے جو اُس نے بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ سے خریدا ہے۔

اب یہ تو پریشان ہو گیا جب آنکھ کھلی تو سوچا میں بھی خرید لیتا ہوں دونوں میاں بیوی پھر سیر کرتے وہاں سے گذرے تو حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ پھر ریت کے گھروندے بنا رہے تھے۔ ہارون الرشید پوچھنے لگا کہ باباجی کیا کر رہے ہو ارشاد فرمایا جنت میں محل بنا رہا ہوں۔

عرض کرنے لگا بیچو گے۔ فرمایا ہاں کوئی خریدار آ گیا تو فروخت کر دیں گے۔ پوچھا کتنے میں فروخت کرو گے فرمایا دو سلطنتیں۔ ہارون الرشید عرض کرنے لگا کہ کل تو آپ نے دس روپے میں فروخت کر دیا تھا اور آج اتنا ریٹ بڑھا دیا۔ وجہ کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بغیر دیکھے سودا لے گئی تھی اور تو آج دیکھ کر سودا لینے آیا ہے۔

شق صدر

معراج شریف کی رات سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حطیم میں لے جایا گیا میرا سینہ چاک کیا گیا۔ میرے قلب کو سونے کے طشت میں رکھا گیا۔ دل کو چیرا گیا

اُس میں سے سیاہ پھٹکی نکالی گئی پھر آب زم زم شریف سے دل دھویا گیا اور پھر سینہ بند کر دیا گیا۔ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔(ضیاء النبی)

پیارے اسلامی بھائیو! سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب انور باہر ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں۔یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب کے بھی محتاج نہیں۔اس میں ایک اور بھی حکمت موجود ہے کہ زمین کے گرد ہوا کا کُرہ ہے اور جب اس سے باہر نکلتے ہیں تو ہوا موجود نہیں رہتی ہوسکتا ہے کہ کوئی یہ سوال کرے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر ہوا کے کیسے زندہ رہے تو وہ ابتداء میں ہی دیکھ لے کہ جو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب کا محتاج نہیں وہ ہوا کا کیسے محتاج ہوسکتا ہے۔بلکہ یہ عقیدہ رکھو کہ یہ تمام اشیاء سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہیں یہاں تک کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بھی محتاج نہیں بلکہ کھانا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محتاج ہے دیکھو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صوم وصال رکھے یعنی ایسا روزہ جس میں نہ سحری نہ ہی افطاری۔بلکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا کھانا ہمارے لئے نعمت بن گیا۔

سیاہ پھٹکی

انسان کے دل میں ایسی چیز جو انسان کو برائی کی طرف مائل کرتی ہے ہوسکتا ہے کہ دل میں خیال پیدا ہو کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر میں اس کو کیوں رکھا گیا۔تو اس کا جواب ہے کہ فرشتے برائی نہیں کرتے۔یہ ان کا کمال نہیں کیونکہ ان کے اندر برائی کرنے کا مادہ ہی موجود نہیں۔کمال تو یہ ہے کہ انسان کے اندر برائی کرنے کا مادہ موجود ہو اور پھر نہ کرے۔ظلم کرنے کی طاقت ہو اور پھر نہ کرے اگر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ سیاہ پھٹکی نہ رکھی جاتی۔یہ کمال نہ ہوتا کمال اسی صورت میں تھا کہ برائی کرنے کی طاقت موجود ہو اور

پھر نہیں کی۔اسی طرح سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہمارے لیے واجب ہے تو کل کو کوئی یہ کہہ سکتا تھا۔کہ ہم کس طرح ان کی اطاعت کریں۔جبکہ ان کے اندر وہ مادہ ہی موجود نہیں تھا۔ جیسے حدیث شریف میں ہے کہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی ہے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا۔ہاں لیکن اس نے اسلام قبول کر لیا ہے لہٰذا اب وہ مجھے اچھے مشورے دیتا ہے۔(ترمذی شریف)

معراج شریف کی رات قلب واطہر کو چیر کر اس پھٹکی کو نکال دیا گیا۔اس لیے کہ اتنا عرصہ رہی مگر کامیابی حاصل نہیں کر سکی لہٰذا اب اس کی ضرورت نہیں۔

جنتی سواری براق

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنتی لباس پہنایا گیا ستر ہزار فرشتوں کی بارات ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دولہا بنایا گیا۔اور جنتی سواری براق پر سوار کیا گیا۔حدیث مبارکہ میں براق کے بارے میں آیا ہے کہ گھوڑے سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تقریباً خچر کے برابر اس کا قد تھا۔اور رفتار اتنی زیادہ تھی کہ جہاں تک نظر جائے اس کا پہلا قدم وہاں پہنچتا تھا۔

جسمانی معراج

رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

سُبْحَانَ الَّذِیۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ (سورۃ اسراء۔آیت 1،پارہ 15،رکوع 1)

ترجمہ کنزالایمان: پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کروائی اپنے بندہ خاص کو۔

علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ عبد کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب جسم میں روح موجود ہو۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک معراج نبوت کے گیارھویں سال جسمانی ہوئی اور

باقی روحانی ہوئیں۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جس میں انھوں نے ارشاد فرمایا
کہ معراج کی رات میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کو اپنے حجرے سے غائب نہ پایا۔
وہ روحانی معراج تھی۔جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے وہ نبوت کے گیارھویں سال ہوئی اس وقت
تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیدا بھی نہ ہوئیں تھیں۔جسمانی معراج کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر
میں بھی اعلان کردوں کہ رات میں خواب میں جنت اور دوزخ دیکھ کر آیا ہوں تو کوئی بھی پریشان
نہ ہوگا۔اور نہ میرا یہ کمال سمجھا جائے گا۔کیونکہ خواب میں تو کوئی بھی جاسکتا ہے سرکار صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب معراج شریف کا واقعہ بیان کیا تو شور مچا۔اس سے پتہ چلا کہ اگر روحانی معراج
کا ذکر ہوتا تو انکار نہ کیا جاتا۔نہ منڈی سے بیت المقدس کا قافلہ لاکر سوالات کیے جاتے ان تمام
واقعات سے پتہ چلتا ہے یہ معراج جسمانی تھی۔

سفر معراج سیدھا آسمانوں کی بجائے مسجد اقصیٰ کی طرف کیوں

پیارے اسلامی بھائیو! ہونا
تو یہ چاہیے تھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہوتے تو سفر سیدھا آسمانوں کی طرف
شروع ہوجاتا۔لیکن مسجد اقصیٰ پہلے لیجایا گیا اور پھر وہاں سے آسمانوں کا سفر شروع ہوا۔علماء کرام
ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر سیدھا آسمانوں کی طرف سفر ہوجاتا تو آسمانوں پر کوئی گیا نہیں تھا۔لہٰذا
اس سفر کی تصدیق کس طرح ہوسکتی تھی۔بیت المقدس تو لوگوں نے دیکھا ہوا تھا اور کفار مکہ یہ بھی
جانتے تھے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بیت المقدس تشریف بھی نہیں لے کر گئے اور
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور واپس مسجد حرام کا سفر کا سفر ان دنوں میں تقریباً چالیس دن میں طے
کیا جاتا تھا۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس کا ذکر کریں گے تو لوگ وہاں کے بارے
میں سوالات کریں گے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب ارشاد فرمائیں گے تو 40 دن کا سفر
رات کے تھوڑے حصے میں طے کرنا ثابت ہوجائے گا اور جب 40 دن کا سفر رات کے تھوڑے

حصے میں طے کرنا ثابت ہوجائے گا تو آسمانی سفر کی خود بخود تصدیق ہوجائے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر انور

حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر معراج
مسجد حرام سے شروع ہوا اور مسجد اقصیٰ کی طرف سواری روانہ ہوئی۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مَرَرْتُ عَلٰى قَبْرِ مُوْسٰى وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ (مشکوٰۃ شریف)
میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے گزرا میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر
میں کھڑے ہو کر نماز ادا کررہے ہیں۔

الحمدللہ! ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء اکرام علیھم السلام اپنے مزارات میں زندہ ہیں
اور اللہ عزوجل کی یاد میں مشغول ہیں اس کے علاوہ جہاں چاہیں تشریف بھی لے جاسکتے ہیں۔قبر
کی دیواریں ان کے لئے رکاوٹ نہیں بنتیں۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں
کھڑے ہو کر نماز میں مشغول دیکھا اور جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری مسجد اقصیٰ پہنچی تو
موسیٰ علیہ السلام وہاں پہلے ہی سے موجود تھے اور جب آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں بھی اُن
کو موجود پایا۔

نبی علیہ السلام کی رفتار براق کی رفتار سے زیادہ ہے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق
پر سوار ہیں اور براق کی رفتار سے تشریف لے جارہے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نبوت کی
رفتار سے تشریف لے جارہے ہیں یہی وجہ ہے کہ سواری بعد میں پہنچ رہی ہے اور موسیٰ علیہ السلام
پہلے پہنچ رہے ہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ نبوت کی رفتار براق کی رفتار سے زیادہ ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی امامت

جا اقصیٰ چہ پہنچے محمد پیارے　　نبی سن کھڑے انتظار چہ سارے

سی فرمان نبیاں نوں آدم نے کیتا　　صفاں ٹھیک کرلو امام آگیا اے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری جب مسجد اقصیٰ پہنچی تمام انبیاء اکرام علیہم السلام نے خطبے ارشاد فرمائے حضرت آدم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کہ تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس نے مجھے آدم صفی اللہ بنایا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس نے مجھے موسیٰ کلیم اللہ بنایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کرتے ہیں

،تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس نے مجھے خلیل اللہ بنایا۔

حضرت عیسیٰ عرض کرتے ہیں تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس نے مجھے عیسیٰ روح اللہ بنایا۔

آخر میں پیارے آقا نے ارشاد فرمایا تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے جس نے مجھے حبیب اللہ بنایا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اس طرح نبی پاک ﷺ کا لقب امام الانبیا ہوا۔

نام نبیوں کے بے شک بڑے ہیں　　عظمتوں کے نگینے جڑے ہیں

مقتدی بن کے پیچھے کھڑے ہیں　　وہ جو پہلے سے آئے ہوئے ہیں

آسمانوں کی طرف سفر

مسجد اقصیٰ سے اب آسمانوں کی طرف سفر شروع ہوتا ہے۔ پہلے آسمان پر پہنچتے ہیں دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے آواز آتی ہے کون ! جبریل امین علیہ السلام اپنا تعارف کرواتے ہیں

پوچھا جاتا ہے آپ کے ساتھ! بتلایا جاتا ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھا جاتا ہے خود آئے ہیں یا بلائے گئے ہیں بتلایا گیا بلائے گئے ہیں، دروازہ کھلتا ہے۔

ندا آتی ہے۔ مرحبا یہ اہتمام آپ کے لئے ہی کیے گئے تھے۔

آسمان پر دروازے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ہمیں تو کوئی دروازہ نظر نہیں آتا۔ حدیث شریف میں کس دروازہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ علماء کرام جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی راستہ کو دیکھتے ہیں کوئی دروازہ نظر نہیں آتا مگر جب بارات جاتی ہے تو دولہا کے استعمال کیلئے دروازے بنائے جاتے ہیں۔

معراج شریف کی رات شاہ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولہا بنائے گئے اب ان کے استقبال کیلئے جگہ جگہ دروازے بنائے گئے۔

معراج کی رتیاں دھوم یہ تھی

اک راج دُلارا آوت ہے

لولاک کا سہرا سر سوہت

وہ عرش کا دولہا آوت ہے

سدرۃ المنتہیٰ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری آسمانوں سے بھی آگے بڑھتی جارہی ہے پھر ایک مقام آتا ہے جس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں۔ اس مقام پر ایک درخت (بیری کا) جس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر بتلاتے ہیں اس مقام پر جبریل امین علیہ السلام رُک جاتے ہیں۔

محمد دے قدماں چہ سرنوں جھکا کے — عرض کیتی جبریل سدرہ تے جا کے
میں اگے نہیں اک پیر جاسکدا آقا — میرا آخری اے مقام آگیا اے

جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہاں سے اگر ایک بال کے برابر آگے بڑھوں تو اللہ عزوجل کے انوار وتجلیات سے میرے پَر جل کر راکھ ہوجائیں گے۔

یک سرموئے برتر پرم — فروغ تجلی سوزد پرم

سرکار کی نورانیت جبریل کی نورانیت سے افضل ہے

پیارے اسلامی بھائیو! جبریل امین علیہ السلام نوری فرشتوں کے سردار عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہاں سے ایک بال آگے نہیں جاسکتا اب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے آگے تشریف لے جاتے ہیں اس سے پتہ چلا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت جبریل علیہ السلام کی نورانیت سے بھی افضل ہے۔

حقیقت محمد دی پا کوئی نہیں سکدا
بشر عرش توں پار جا کوئی نہیں سکدا
محمد دے رُتبے توں جانے کی چلے
عرش وی ہے اونہاں دے قدماں دے تھلے
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخِ انور کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھے رب ذوالجلال کی قسم ہے

لَمْ یَعْرِفْ حَقِیْقَتِیْ غَیْرُ رَبِّیْ ۔

میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

محمد سر وحدت ہیں کوئی رمزاں کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

نور اور بشر تو ہم بیان کرتے ہیں۔ حقیقت میں نہ نور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کو بیان کرسکتا ہے اور نہ بشریت۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی — صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انبیاء کرام علیہم السلام بشریت کی انتہا ہیں یہ سب مقتدی ہیں اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام بیت المعمور۔ جس طرح مسلمانوں کا قبلہ کعبہ ہے اسی طرح فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور ہے۔ وہاں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرشتوں کی امامت کی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بھی امام بن گئے۔

جبریل علیہ السلام کی انتہاء سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتداء

جبریل امین علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ پہنچ کر عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہاں میری انتہا ہے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل جہاں تیری انتہا ہورہی ہے وہاں سے میری ابتداء ہورہی ہے۔ اے جبریل (علیہ السلام) تو انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری دیتا تھا اور عرض کرتا تھا کہ کوئی پیغام ہے تو بتلاؤ میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جارہا ہوں۔ فرمایا! اے جبریل (علیہ السلام) آج تیرے دل میں کوئی حاجت ہے تو بتلا۔

اپنی قسمت پر رشک کیجئے

جبریل امین علیہ السلام عرض کرتے میں یارسول اللہ ﷺ میرے دل میں ایک خواہش ہے کہ قیامت کے روز پُل صراط پر سے سب کو گزرنا ہوگا وہ پل صراط جو تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک اور اندھیری رات سے زیادہ اندھیرا۔ جب آپ کی امت کی باری آئے تو مجھے اپنے پر پُل صراط پر بچھانے کی اجازت مل جائے تا کہ آپ کے امتی میرے نورانی پروں پر سے گزر جائیں۔ اُمتی کی شان دیکھو کہ جن کے قدموں کے نیچے جبریل امین علیہ السلام پَر بچھانے کی آرزو کررہے ہیں۔ لیکن اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پَر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک جبریل علیہ السلام کے پَر پُل صراط پر بچھے ہوں مگر ہمیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم ایسی چاہئے کہ ہم پُل صراط ایسے پار کر جائیں کہ جبریل علیہ السلام کے پر بچھے ہی رہ جائیں اور اس کو بھی پتہ نہ چل سکے۔

ایک سوال

ایک سوال ذہن میں پیدا ہوسکتا ہے کہ جب نبی علیہ السلام کی رفتار براق کی رفتار سے زیادہ ہے تو سرکار کے لئے براق کیوں پیش کیا گیا۔ تو اس کے دو جوابات ہیں۔ پہلا تو یہ ہے کہ جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولہا بنائے گئے تو دولہا کے لئے اہتمام کیا گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کا پتہ اسی طرح چل سکتا تھا کہ جہاں براق کی حد آگئی وہاں رَف رَف پیش کی گئی اور جہاں تمام سواریوں کی حدیں ختم ہوگئیں وہاں سرکار صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی اپنی رفتار شروع ہوتی ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ معراج شریف کے سفر میں جاتے وقت سواریوں کا ذکر آیا ہے واپسی پر کسی سواری کا ذکر نہیں آیا۔

اسی طرح جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نمازوں کی تخفیف کے بارے میں عرض کرتے ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازوں کی تخفیف کیلئے تشریف لے جاتے ہیں وہاں بھی کسی سواری کا تذکرہ نہیں ملتا۔

قصر دنیٰ تک کس کی رسائی جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

اللہ عزوجل سے ہم کلام ہونا

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی

(سورۃ النجم، آیت 18-19، پارہ 28 ع 5)

بے شک اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں تو کیا تم نے دیکھا لات وعزیٰ کو۔

علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں کفار کو مخاطب کر کے کہا جارہا ہے کہ جن کو تم معبود مانتے ہو کیا تم نے ان کی حقیقت کو دیکھا ہے یہ تو فرضی بت تم نے اپنے ہاتھوں سے گھڑ لیے ان کی (Back Ground) تو کچھ بھی نہیں اب اس آیہ مبارکہ میں باطل معبودوں کا ذکر ہوا کہ کیا تم نے ان کی حقیقت کو دیکھا۔ اب اس کے مقابلے میں ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب کی بڑی نشانی دیکھی۔ اس سے مراد معبود برحق اللہ عزوجل کی ذات اقدس ہی مراد ہے۔ معراج کی رات جو گفتگو ہوئی وہ ایسی عظیم گفتگو کہ اس گفتگو کو ہماری نماز کا حصہ بنا دیا۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاجزی وانکساری پیش کی۔

ہم کو منصب ملے تو

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمیں اگر کوئی دنیاوی عہدہ ملے یا دولت ہمارے پاس آجائے تو ہمارے اندر غرور اور تکبر آجاتا ہے۔ جبکہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ منصب ملا جو نہ کسی کو ملا نہ مل سکے گا۔ لیکن اتنے بلند مقام پر پہنچ کر بھی عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کاش ہمارے اندر بھی عاجزی وانکساری کی دولت آجائے۔ حالانکہ جس طرح شاخ کو پھل لگ جائے تو وہ مزید جھک جاتی ہے اسی طرح ہمیں بھی اگر کوئی منصب مل جائے تو ہمیں اکڑنے کی بجائے مزید جھک جانا چاہیے۔ جب درخت کو پھل لگ جائے تو پھل حاصل کرنے لیے لوگ اُس پر پتھر برساتے ہیں۔ اور درخت پتھر کھا کر بھی اُن کیلئے پھل گراتا ہے کاش ہم بھی ایسے ہو جائیں۔

سلام اُس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ۔ اے اللہ عزوجل میری ظاہری باطنی، جانی مالی اور بدنی عبادتیں سب تیرے لیے ہیں۔ رب تعالیٰ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ پر سلام رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

السلام علیک اور اسلام علیکم میں فرق

السلام علیک واحد حاضر کے لیے بولا جاتا ہے جبکہ السلام

علیکم جمع حاضر کے لیے بولا جاتا ہے غور طلب بات یہ ہے کہ ہم جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو السلام علیکم کہتے ہیں چاہے وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ علماء کرام نے ارشاد فرمایا کہ بندہ چاہے اکیلا ہو مگر دو فرشتے کراماً کاتبین تو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس طرح ٹوٹل تین ہو گئے اور تین کے لیے عربی میں جمع کی ضمیر استعمال کی جاتی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ادب کے لئے بھی جمع کی ضمیر استعمال کی جاتی ہے لیکن اللہ عزوجل نے یہاں واحد کی ضمیر استعمال کی ہے علماء اکرام نے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ

اگر رب ذوالجلال السلام علیکم ارشاد فرماتا تو کسی نے یہ کہہ دینا تھا کہ جہاں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نہیں تھے اسی لئے جمع کی ضمیر استعمال کی گئی۔ جبکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہاں پہنچے جہاں کراماً کاتبین بھی نہ پہنچ سکے۔

پیارے اسلامی بھائیو! السلام علیک کا جواب اسلام علیی ہونا چاہے جس کا مطلب کہ مجھ پر سلام ہو لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان جائیے کہ اتنے مقام مقرب پر پہنچ کر بھی امت کو بھلایا نہیں جواب میں عرض کرتے ہیں السلام علینا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سلامتی صرف میرے اوپر نہیں بلکہ میرے ساتھ میری ساری امت پر بھی سلامتی ہو۔ پھر وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ کہہ کر نیک اور صالحین کو جدا کر دیا۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے مالک و مولا نیک میرے پاس رہنے دے اور بدکار تیرے حوالے کر رہا ہوں ان پر عذاب نازل کر یا ان کو معاف فرما دے تیری مرضی۔

لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرتے ہیں اے مالک و مولا عزوجل نیک صالحین تیرے حوالے کر رہا ہوں اور گناہگاروں کو میرے دامن میں ہی چھپا رہنے دے۔

کروڑوں درود کروڑوں سلام ایسے شفیق آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

اسی لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجیے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

کس کو دیکھا یہ موسیٰ علیہ السلام سے پوچھے کوئی

معراج شریف کی رات اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا دیدار بلا حجاب کروایا۔ شاید ہمیں اس کی قدر نہ ہوئی ہو اس لئے کہ ہم اس راستے کے راہی ہی نہیں ہیں۔ جیسے میں اگر کسی ایسے بندے سے کہوں جس نے غار ثور دیکھی ہی نہیں کہ میں دن میں پانچ مرتبہ وہاں سے ہو کر آیا ہوں اُس کو اس کی قدر نہیں ہوگی لیکن یہی بات اگر میں اُس سے کہوں جو غار ثور سے بڑی مشکل سے ہو کر آیا ہو اور دوبارہ چڑھنے کی سکت ہی نہ باقی رہی ہو جب اُس سے کہوں گا کہ میں دن میں پانچ مرتبہ ہو کر آیا ہوں تو اُس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور دل میں بڑی قدر و منزلت بھی پیدا ہوگی۔

اسی لئے عاشقوں کے امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کو دیکھا یہ عام بندے سے نہ پوچھو اس لئے کہ وہ اس راستے کا راہی ہی نہیں۔ یہ پوچھنا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے جو ایک تجلی دیکھ کر بے ہوش ہو گئے ان سے پوچھو جس نے اللہ عزوجل کا دیدار کیا اُس کا مقام کیا ہوگا۔

دونوں نے دیکھا مگر موسیٰ نے کچھ مولا نے کچھ
شمع تجلی اور ہے اور ذات باری اور ہے

فرق مطلوب و طالب میں دیکھے کوئی
قصہ طور و معراج سمجھے کوئی

کوئی بے ہوش جلووں میں گم ہو کوئی

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

موسیٰ زِ ہوش رفت بیک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو ایک تجلی دیکھ کر بیہوش ہو گئے لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کا دیدار بھی کر رہے ہیں اور مسکرا بھی رہے ہیں۔

کالے پہاڑ پر کالی چیونٹی

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک تجلی دیکھ کر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو ان کی بینائی اتنی تیز ہو گئی کہ کالے پہاڑ پر کالی چیونٹی رات کے اندھیرے میں 3 میل دور سے دیکھ لیتے تھے۔ پیارے اسلامی بھائیو! خود ہی اندازہ لگاؤ جس نے ایک تجلی دیکھی اُس کی بینائی کا یہ عالم ہے اور جس نے ذات باری تعالیٰ کو دیکھا اُس کی بینائی کا عالم کیا ہوگا۔؟

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

امتیوں کی یاد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اگر کوئی منصب ملے یا ہمارے پاس گاڑی یا مکان مل جائے تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ایسا مکان، ایسی گاڑی اور کسی کے پاس نہ ہوتا کہ میرا سر فخر سے بلند رہے لیکن کروڑوں درود، کروڑوں سلام اُس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جب بھی اُن کو اللہ عزوجل کی طرف سے انعام ملتا اپنے گنہگار امتیوں کو ضرور یاد فرماتے۔

امتیوں کی معراج

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام قرب پر پہنچ کر عرض کرتے ہیں اے مالک ومولا عزوجل جس طرح تو نے مجھے معراج کی نعمت سے نوازا ہے میرے امتیوں کی بھی معراج کروادے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے تجھے وہاں بلایا جہاں نہ کوئی نبی آیا نہ آئے گا نہ کوئی فرشتہ آیا نہ آئے گا تو اپنے امتیوں کی بات کررہا ہے۔ عرض کرنے لگے۔ اے مالک ومولا عزوجل میں تجھ سے راضی جب ہونگا جب تو میرے امتیوں کو بھی معراج کروائے گا۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے میری طرف سے نمازوں کا تحفہ لے جا۔ عرض کی اے مالک ومولا اس نماز سے میری امتیوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن انوار وتجلیات سے تجھے لامکاں پر بلا کر نوازا ہے۔ تیرے امتی زمین پر نماز پڑھیں گے انہی انوار وتجلیات سے اُسے زمین پر نوازدیا جائیگا۔ اسی لئے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ نماز مومن کی معراج ہے۔

مزید ارشاد فرمایا نماز اس طرح ادا کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو تو پھر یہ سمجھو کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔

ستر ہزار تجلیاں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر ایک تجلی دیکھ کر بے ہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے تو عرض کرنے لگے اے مالک ومولا عزوجل میں تیرے نور کی ایک تجلی کو بھی برداشت نہیں کرسکا۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ! میں تجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے امتی کی شان بتلاتا ہوں۔ عرض کی اے مالک ومولا عزوجل تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی کیا شان ہوگی؟

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام جیسی ایک تجلی کوہ طور پر ڈالی یہ جل کر سرمہ ہوگیا اور تو بے ہوش ہوگیا۔ ایسی ستر ہزار تجلیاں میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی پر اُس وقت ڈالوں گا جب وہ نماز پڑھ رہا ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ اے مالک ومولا عزوجل اُس محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی مجھے بھی بنادے۔

نبی نبی ہی ہے اور اُمتی اُمتی ہے

مندرجہ بالا حدیث شریف سے کوئی یہ مطلب نہ لے کہ معاذ اللہ امتی کا رُتبہ نبی سے زیادہ ہوگیا ہرگز ایسی بات نہیں اس لئے کہ نبی نبی ہی ہے اور امتی امتی ہی ہے دیکھو حضرت نوح علیہ اسلام نے ساڑھے نوسو سال تبلیغ کی مگر 80 کے قریب لوگ مسلمان ہوئے اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے چند سال تبلیغ کی اور نوے لاکھ غیر مسلموں کو اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ اس کے باوجود ان کا مرتبہ نبی سے ہرگز نہیں بڑھ سکتا۔ جہاں تک تعلق ہے تجلیات کو برداشت کرنے کا تو اس کے لئے ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ دوپہر کے وقت اگر (Direct) بغیر وسیلے کے سورج کو دیکھنا چاہیں تو نہیں دیکھ سکتے لیکن اگر درمیان میں اگر کوئی شیشہ یا ایکسرے رکھ لیا جائے تو دیکھنا آسان ہوجاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ڈائریکٹ دیکھنا چاہا برداشت نہ کرسکے اور امتی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دیکھتے ہیں لہذا بے ہوش نہیں ہوتے۔

نمازیں کم کروانے کی وجہ

اللہ عزوجل نے معراج کی شب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لئے پچاس نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرنے لگے یہ زیادہ ہیں کم

کروائیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو پانچ کم ہو گئیں۔ اس طرح کم ہوتے ہوتے آخر میں پانچ رہ گئیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے نمازیں کم کیوں کروائیں؟ اس کا جواب ایک تو یہ ہے کہ پانچ نمازوں میں اگر گھنٹہ لگتا ہے تو پچاس نمازوں کو ادا کرنے میں کتنا وقت لگتا پھر دوسرے معاملات کیسے ہوتے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اگر پانچ نمازوں کے ادا کرنے میں ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ لگتا ہے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکیب ایسی بنا دیتے کہ ایک گھنٹہ میں ہی پچاس نمازیں ادا ہو جاتیں اور جہاں تک رزق کا تعلق ہے تو یہ ذمہ داری تو اللہ عزوجل نے لی ہے۔ ارشاد رب العالمین ہوتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا (سورہ ہود، آیت 6، پارہ 12، ع 1)

ترجمہ کنزالایمان: ”اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔“

علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ نمازوں کو کم کروانا مقصود نہیں تھا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ نور جس کی ایک تجلی موسیٰ علیہ السلام دیکھ کر بے ہوش ہو گئے وہ نور رُخ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ میں نظر آ رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام چاہتے تھے کہ بار بار آتے رہیں اور میں دیدار کرتا رہوں۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ نماز مومن کے لئے تحفہ ہے۔ اور تحفے کو کم نہیں کروایا جاتا۔ جیسے اگر کوئی مدینہ منورہ کی ایک کلو کھجور تحفے میں دے تو ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ زیادہ ہے۔ کم کریں بلکہ تحفے کو کم نہیں کروایا جاتا۔ اس لئے جب پانچ نمازیں رہ گئیں تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمان مبارک سے آنسو چھلک پڑے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے محبوب ﷺ آج تو خوشی کا دن ہے۔ اور پھر یہ آنسو۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ اے مالک ومولا تحفے کو کم نہیں کروایا جاتا۔ تم نے پچاس نمازوں کا تحفہ دیا جو کہ پانچ رہ گئیں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب ﷺ ہمارے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔ تیرے امتی پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ ثواب 50 نمازوں کا ہی دیا جائے

گا۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (الانعام: ۱۶۰ پارہ ۸)

ترجمہ: جو کوئی ایک نیکی کرے اجر اس جیسی دس نیکیوں کا ہے۔

اصل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کام بننا تھا سو بن گیا۔

وصال کے بعد مدد

پیارے اسلامی بھائیو! بعض افراد کا نظریہ ہے کہ بزرگان دین اولیاء کرام، انبیاء کرام علیہم السلام سے اُن کی حیات میں مدد لی جاسکتی ہے بعد وصال وہ مدد نہیں کرسکتے تو پیارے اسلامی بھائیو! اس کا جواب ہے کہ معراج شریف کے موقع پر پچاس نمازوں سے اگر پانچ رہیں تو کس کی مدد سے یقیناً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دنیا سے جانے کے 21/20 ہزار سال بعد مدد کرنے سے۔ اس سے پتہ چلا بزرگان دین بعد از وصال بھی مدد فرماتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی)

معراج شریف کا تحفہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل ہم سب کو بار بار حج اور عمرے کی سعادت عطا فرمائے اور بار بار میٹھے مدینے کا مہمان بنائے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی مدینہ منورہ سے تحفہ لائے اور جس کے لئے لائے وہ اس کی قدر نہ کرے تو لانے والا یقیناً ناراض ہوگا۔ آپ خود ہی سوچیں کہ نماز معراج شریف کا تحفہ ہے جس کو بھیجنے والا رب العالمین عزوجل ہے اور لانے والے رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ تو جو اس تحفے کی قدر نہ کرے اُس سے اللہ عزوجل بھی اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ناراض ہونگے اور جو اس تحفے کی قدر کرے گا یقیناً اس سے اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں گے۔

عیسائی پادری مسلمان ہوگیا

سیالکوٹ کا رہنے والا ایک عیسائی پادری میرے پاس آیا اور الحمدللہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا میں نے اُس سے پوچھا کہ تجھے اسلام کی کون سی چیز اچھی لگی جس کی وجہ سے تو نے عیسائیت کو چھوڑا اور مسلمان ہوگیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام قبول کرنے والے سے پوچھا کرتے تھے۔ جیسے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استنجاء کرنے کے مسائل بیان فرما رہے تھے۔ ایک یہودی بھی کھڑا سن رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا مجھے کلمہ پڑھائیں میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ سو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو اسلام کس وجہ سے قبول کر رہا ہے۔ عرض کرنے لگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مذہب میں بندے کو استنجاء وغیرہ کیلئے کسی دوسرے کا محتاج نہیں چھوڑا گیا بھلا اُس سے کامل اور بہتر مذہب کون سا ہوسکتا ہے۔ لہذا میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق اُس عیسائی پادری سے پوچھا تو اس نے ایسا کمال جواب دیا کہ اُس کی حلاوت آج بھی میرے دل میں محسوس ہوتی ہے۔

روزانہ پانچ مرتبہ ملاقات

ارشاد فرمانے لگا کہ اسلام ایک واحد مذہب ہے جو روزانہ پانچ مرتبہ رب تعالیٰ سے ملاقات کرواتا ہے اور کسی مذہب میں اتنا (Rapid) جلدی رابطہ نہیں۔ کسی مذہب میں تو آٹھ دن بعد بلایا جاتا ہے اور کسی میں اس سے زیادہ دن بعد۔ لیکن اسلام واحد مذہب ہے جو روزانہ پانچ مرتبہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرواتا ہے لہذا میں نے عیسائیت کو چھوڑا اور اسلام قبول کر رہا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ غیر مسلم تو نماز کو دیکھ کر مسلمان ہو رہا ہے او آج ہم نماز سے دور ہو رہے ہیں۔

آج اگر میں اعلان کردوں کہ میرا صدر پاکستان سے رابطہ ہے۔ جس نے ملاقات کرنی ہو مجھ سے رابطہ کرے تو ہوسکتا ہے آپ آٹھ دن پہلے ہی میرے گھر پر ڈیرہ جما کر بیٹھ جائیں کہ کہیں موقع ہاتھ سے چلا نہ جائے۔

ادھر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں اے میرے امتی آ میں تیری ملاقات احکم الحاکمین عزوجل سے کروادوں لیکن ہم کہتے ہیں کہ جی ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔

نماز نہ پڑھنے سے رب تعالیٰ کی ناراضگی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوتی ہے جو زار و قطار رو رہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیوں رو رہی ہے عرض کرنے لگی مجھ سے زنا کا جرم سرزد ہوا پھر بچہ پیدا ہوا میں نے بدنامی سے بچنے کے لئے بچے کو بھی قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلال میں آگئے اور ارشاد فرمانے لگے میری آنکھوں سے دور ہو جا۔

جب کوہ طور پر اللہ عزوجل سے ہم کلام ہونے کا شرف پایا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام کیا وجہ ہے آج تیرے چہرے پر جلال بہت زیادہ ہے۔ عرض کرنے لگے اے مالک و مولا عزوجل ایک عورت نے بدکاری کا جرم کیا اور پھر ایک بچے کو ناحق قتل بھی کر دیا۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام کیا تیرے نزدیک اس عورت سے بھی بڑا کوئی مجرم ہوسکتا ہے عرض کرنے لگے اے مالک و مولا عزوجل اس سے بڑا مجرم اور کون ہوسکتا ہے؟

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی جس پر میں نماز فرض کروں گا۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز نہیں پڑھے گا۔ میرے

نزدیک اس عورت سے بھی بڑا مجرم ہوگا۔

مزید ارشاد فرمایا کہ جو بندہ ایک نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اللہ عزوجل اُس کا نام دوزخ کے دروازے پر لکھ دیتا ہے اور اُتنی دیر تک مٹایا نہیں جاتا جتنی دیر تک وہ نماز ادا نہ کرلے۔

قیامت کے روز سب سے پہلا سوال

پیارے اسلامی بھائیو! جب ہم اسکول میں پڑھتے تھے تو ہمارے اساتذہ امتحان کی تیاری میں ایک یہ بھی اہم نقطہ بتلایا کرتے تھے کہ جب تم کمرہ امتحان میں بیٹھو تمہارے پاس جب (Question Paper) سوالوں والا پیپر آئے تو تم نے فوراً اس کا جواب لکھنا نہیں شروع کر دینا بلکہ اس کو تین چار مرتبہ غور سے پڑھو اور پھر دیکھو کہ تمہیں سب سے بہتر کس سوال کا جواب آتا ہے۔ اُس پر نمبر 1 لکھو جو اس سے کم آتا ہے اُس پر نمبر 2 لکھو اس لئے اگر پہلا سوال درست ہوگیا تو دوسرے مشکل بھی ہونگے تو آسان ہوجائیں گے اور اگر پہلے سوال میں ہی پھنس گئے تو اگلے آتے بھی ہونگے تو بھول جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب سرکار دوعالم نور مجسم نے ارشاد فرمادیا کہ جن کی شان قرآن بیان کررہا ہے کہ

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى. (سورۃ النجم , آیت 3-4، پارہ 28)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے۔

- کلام خدا ہے کلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی سے سمجھ تو مقام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی تو نے جو دن کو کہا رات تو رات ہو کے رہی

پیارے اسلامی بھائیو! اُس زبان اقدس سے نکلا کہ قیامت کے روز سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا۔ تو کیا ہمارے پہلے سوال کا جواب درست ہے۔ اللہ عزوجل نہ کرے اگر پہلے

سوال میں ہی پھنس گئے تو اگلے سوالوں کا کیا بنے گا۔

نماز جنت کی کنجی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح تالا کھولنے کیلئے کنجی کا ہونا ضروری ہے بالکل اسی طرح جنت میں داخلے کے لئے نماز کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھو ہر کنجی ہر تالے کو نہیں لگتی بلکہ تالے میں لیور ہوتے ہیں جتنے لیور کا تالا ہوگا چابی کو اتنے ہی دندانے پڑے ہونگے۔ تو تالا کھلے گا اگر دندانے کم ہوئے تو تالا نہیں کھلے گا۔ مثلاً اگر تالے میں لیور چھ ہیں تو چابی کو دندانے تین یا چار یا پانچ ہوئے تو تالا نہیں کھلے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جنت کے تالے کے پانچ لیور ہیں۔ جن میں پہلے کا نام فجر، دوسرے کا ظہر، تیسرے کا عصر، چوتھے کا مغرب اور پانچویں کا نام ہے عشاء

اگر چابی کو ایک یا دو یا تین دندانے ہوئے تو ظاہر ہے تالا نہیں کھلے گا تالا جب ہی کھلے گا جب دندانے پورے پانچ ہونگے۔ الحمدللہ ہم نے جنت میں ضرور جانا ہے۔ اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی سے۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چابی کے دندانے پورے کرنے چاہیں۔ لہذا اگر آج سے پہلی سستی تھی تو اُس سستی کو چھوڑ کر آج سے ہی پانچوں وقت کی نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرنے کی نیت کرلیں۔

قضا نمازیں بھی ادا کرلیجئے

بلکہ جو نمازیں قضا ہو چکی ہیں اُن کو بھی ادا کرلیں اور اس کا بڑا آسان طریقہ عرض کرتا ہوں۔ مثلاً آپ کی عمر اگر 30 سال ہے۔ ہمارے ہاں عموماً عورت 12 سال کی عمر میں اور مرد 15 سال کی عمر میں بالغ ہوجاتا ہے۔ عورت کی بالغ ہونے کی علامت حیض کا آنا اور مرد کو احتلام ہونا۔ اس طرح آپ خود ہی حساب لگالیں جس طرح ایک مرد اگر

30 سال کا ہے اور وہ پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہوا اب اس کے ذمے 15 سال کی نمازیں ہیں۔
ان پندرہ سال میں اُس نے اگر اندازاً پانچ سال کی نمازیں ادا کی ہوئی ہیں تو اس کے ذمے دس سال کی نمازیں رہ گئیں۔ اُن کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ 20 رکعت ادا کرے اس طرح اُس کی ایک دن کی نماز جو قضا ہوئی تھی ادا ہو جائے گی۔ 2 فجر کے فرض ادا کرے 4 ظہر ،4 عصر، 3 مغرب، 4 عشاء اس طرح 17 فرض ہوئے اور تین وتر عشاء کے اس طرح ٹوٹل 20 رکعت ہو جائیں گی۔ جس وقت میں نفل ادا کیے جاسکتے ہیں مثلاً ظہر سے پہلے ظہر کے بعد، عصر سے پہلے، مغرب کے بعد، عشاء سے پہلے اور عشاء کے بعد نماز فجر کا وقت شروع ہونے تک پھر سورج نکلنے کے 20 منٹ بعد سے دوپہر زوال تک۔
ان اوقات میں جب بھی وقت مل جائے چاہے کہ ایک ہی وقت میں تمام ادا کر لیں یا پھر مختلف اوقات میں۔

قضا نمازوں کی نیت

نیت اس طرح کریں کہ اے اللہ عزوجل میری سب سے پہلے جو فجر رہ گئی میں نے ادا نہ کی میں اب ادا کر رہا ہوں اس طرح نماز کی جگہ ظہر عصر مغرب اور عشاء کہتے جائیں۔ سب سے پہلی قضا جب ادا ہو جائے گی اب اگلی نماز سب سے پہلی قضا ہونے والی ہو جائے گی اس طرح ہر نماز کے ساتھ سب سے پہلی یا سب سے آخری کہتے جائیں انشاء اللہ عزوجل ادا ہوتی جائیں گی۔ اور تاخیر سے ادا کرنے کی معافی بھی طلب کریں۔

شیطان کی باتوں میں نہ آئیں

ہو سکتا ہے شیطان وسوسہ ڈالے کہ ہماری تو بہت سی نمازیں قضا ہوئی ہیں ہم کیسے ادا کریں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! آپ نیت کریں اور شروع کر دیں اگر

ایک بندہ گھر سے حج کی نیت سے روانہ ہو گیا راستے میں انتقال کر گیا تو قیامت کے روز حاجیوں میں اٹھایا جائے گا ہم بھی اگر شروع کر دیتے ہیں اگر زندگی نے ساتھ نہ دیا تو امید ہے کہ پوری نماز ادا کرنے والوں میں اٹھائے جائیں گے۔
اس لئے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (مشکوٰۃ شریف)

دوزخ میں عورتوں کی کثرت

پیارے اسلامی بھائیو! معراج شریف کی رات پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کے عذاب میں مبتلا افراد کو بھی دیکھا۔
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں عورتوں کی کثرت جو عذاب میں مبتلا تھیں وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کی وجہ سے تھی۔ (بخاری شریف) مرد عورت کے لئے دن رات محنت کرے عورت کہتی ہے میں نے تیرا دیکھا ہی کیا۔

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کے بعد جلدی گھر واپس تشریف لے جاتے۔ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صحابی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کہ تو نماز ادا کرنے کے بعد جلد کیوں واپس چلا جاتا ہے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں اور میری بیوی ہیں مگر چادر ہمارے پاس ایک ہی ہے چادر پہن کر میں نماز پڑھنے آجاتا ہوں اور اسی چادر کو پہن کر میری بیوی نے نماز ادا کرنی ہوتی ہے اس لیے جلدی چلا جاتا ہوں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشمان مبارک سے آنسو بہنے لگے ارشاد فرمایا اس صحابی رضی اللہ عنہ کو بیت المال سے ایک اونٹ سامان لدا ہوا دیا جائے۔ صحابی رضی اللہ عنہ سامان لے کر جب گھر پہنچے بیوی نے پوچھا کہاں سے لائے ہو۔ ارشاد فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے عطا فرمایا ہے کہنے لگی آپ نے شکایت کی ہوگی اسی لئے عطا کیا ہوگا۔ ارشاد فرمانے لگے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا تو بتلانا پڑا۔ عرض کرنے لگی یہ سامان واپس لے جاؤ اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں جو دولتِ ایمان عطا کردی ہے ہمارے لئے وہی کافی ہے ہمیں یہ سامان نہیں چاہیے۔

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہماری اسلامی بہنوں کو بھی ایسا صبر نصیب ہوجائے۔

بے پردہ عورتیں

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے کچھ عورتیں دیکھیں جو اپنے بالوں سے لٹکی ہوئی ہیں اور عذاب میں مبتلا ہیں۔ فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو بے پردہ گھوما کرتی تھیں اور پردے کی جگہ غیر مردوں سے چھپاتی نہیں تھیں۔

اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو شرم وحیاء کی چادر نصیب فرمائے۔ آمین

زانی کی سزا

ایک گروپ دوزخ میں ایسا دیکھا جن کے پاس اچھا گوشت کھانے کے لئے موجود ہے اور وہ گلا سڑا اور خراب کھا رہے ہیں۔ فرمایا یہ وہ افراد ہیں جن کے پاس حلال ذرائع موجود تھے پھر بھی بدکاری کرتے تھے۔

بے عمل عالم

ایک ایسا گروہ کہ جن کی انتڑیاں شرمگاہ کے راستے نیچے نکل گئی ہیں اور وہ اُن کے گرد چکر لگا رہے ہیں جیسے کولہو کا گدھا۔ فرمایا یہ وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تھا اس کے قول وفعل

میں فرق تھا لوگوں کو نصیحت کرتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا۔ ایک گروہ جو قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے یہ وہ افراد جن کے قول وفعل میں تضاد تھا۔

سود خور

ایسے افراد جن کے پیٹ میں سانپ اور بچھو موجود تھے جب یہ چلنا چاہتے ہیں تو منہ کے بل گر پڑتے ہیں یہ سود خوروں کا انجام تھا۔

شراب خور کا انجام

قیامت کے روز دوزخ میں جب شراب خور کو ڈالا جائے گا تو دوزخی چلا اٹھیں گے کہ ان کے منہ سے اس قدر بدبو آرہی ہوگی کہ انکے عذاب میں کئی گنا اضافہ ہوجائے گا۔ لہذا پیارے اسلامی بھائیو! لرز اٹھو اور سچے دل سے توبہ کرلو اس لئے جو سچے دل سے توبہ کرلیتا ہے اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادیتا ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ .

ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں میں بدل دے گا۔ (سورۃ الفرقان۔70)

حدیث شریف میں آتا ہے اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ .

توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہ ہو

توبہ کا طریقہ اور شرائط

1۔ اعتراف جرم 2۔ احساس ندامت 3۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ

اگر حقوق العباد کا معاملہ ہے تو ان کو ادا کرے مثلاً کسی کی زمین پر قبضہ کیا ہے تو واپس کرے، قرض دبایا ہے تو واپس کرے۔ جب ان شرائط پر توبہ کریں گے تو اللہ عزوجل سے قوی امید ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

زبان کی حفاظت کس قدر ضروری ہے؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ .بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰہ

طلاق کے مسائل

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور ہم سب کو قبر کے عذاب سے بھی بچائے اور میدان محشر کی بے عزتی سے بھی بچائے رکھے۔ پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی بندے کا انتقال ہوجاتا ہے تو جو اس کے چاہنے والے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ایک تڑپ ہوتی ہے کہ ہمیں پتہ چلے کہ قبر میں اس کے ساتھ کیا معاملہ ہو رہا ہے۔ ایک اللہ کا بندہ تھا اس کا انتقال ہوگیا۔ اب اس کے چاہنے والوں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہمیں پتہ چلے کہ اس کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ ہو رہا ہے۔ چند دنوں کے بعد وہ بزرگ اپنے ساتھیوں کو خواب میں ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ بھائی تمہارے ساتھ قبر میں کیا معاملہ پیش آیا کہنے لگا کچھ نہ پوچھو۔ میرے ساتھ قبر میں بڑی سختی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قبر کی سختیوں سے بچائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ جو پہلی منزل میں کامیاب ہوگیا۔ اس کی آخرت کی منزلیں آسان ہوجائیں گی۔ اللہ نہ کرے جو پہلی منزل میں پھنس گیا۔ اس پر آخرت کی منزلیں اور مشکل ہوجائیں گی۔ کہنے لگا جب تم مجھے قبر میں دفن کرکے واپس آگئے تو دو فرشتے (منکر نکیر) میری قبر میں داخل ہوئے ان کی گرجدار آواز نے مجھے بیدار کر

دیا۔انھوں نے آتے ہی مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ کردی۔

1. مَنْ رَّبُّکَ 2. مَا دِیْنُکَ 3۔وَمَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَاالرَّجُلُ

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 24)

میں ان کے سوالات کے جوابات نہ دے پایا۔قریب تھا کہ میری قبر میں دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ۔اس لیے کہ جوان کے سوالات کے جوابات درست دے دیتا ہےاس کی قبر میں جنت کی طرف کی کھڑکی کھول دی جاتی ہےاور جنت کے مزے قبر میں لوٹتا ہے۔ اور جو سوالات کے جوابات درست نہ دے تو اس کی قبر میں دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔جیسے حدیث مبارکہ میں ہے کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے یا پھر دوزخ کے گھڑوں میں ایک گھڑا بن جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبر کے عذاب سے بچائے۔تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس بندے نے بتلایا کہ جب سوالات کا جواب نہ دے پایا تو قریب تھا کہ میری قبر میں دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ۔کہ اچانک میرے اور فرشتوں کے درمیان ایک نورانی شکل والے بزرگ حائل ہو گئے اور انھوں نے مجھے تمام سوالات کے جوابات بتلا دیئے۔میں نے وہ جوابات فرشتوں کو بتلائے تو فرشتوں نے مجھے کامیاب قرار دے دیا۔

درود وسلام کا وظیفہ قبر میں کام آگیا

جب نورانی شکل والے بزرگ واپس تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی جناب آپ کون ہیں؟ جو اس وقت میرے کام آئے جب میرے ماں باپ، بھائی بہن، دوست احباب یہاں تک کہ کوئی بھی میرے کام نہ آیا۔نورانی شکل والے بزرگ نے بتلایا کہ اے بندے تو دنیا میں پیارے آقا ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔اللہ عزوجل نے اس درود پاک کو میری نورانی شکل میں تبدیل کر کے قبر میں تیری مدد کے لئے بھیج دیا ہے۔پھر میں نے پوچھا آپ مجھے یہ بھی بتلائیں کہ کیا میں مسلمان نہ مرا تھا؟ کیا میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور دیگر نیک اعمال نہیں کیا کرتا تھا؟ نورانی شکل والے بزرگ ارشاد فرمانے لگے کہ بے شک تو مسلمان مرا تھا۔اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی کیا کرتا تھا لیکن تیرے اوپر قبر میں جو سختی آئی وہ صرف اس وجہ سے تھی کہ تو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کیا کرتا تھا۔لہٰذا قبر کے عذاب سے بچنے کے لیے زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔انسان کو بولنے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ میں زبان سے کیا الفاظ نکال رہا ہوں ۔جیسے مقولہ ہے کہ پہلے تولو پھر بولو۔(Think before you speak)

زبان کی حفاظت کتنی اہم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آپ خود اندازہ لگائیں کہ زبان کی حفاظت کس قدر ضروری ہے ہوسکتا ہے ۔کہ شیطان وسوسہ ڈالے کہ یہ تو ایک خواب ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں تو آیئے میں اس سلسلے میں ایک حدیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ۔حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ سواری پر سوار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہمراہ تشریف لے جارہے تھے ایک قبرستان کے قریب سے گزر ہوا۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری کو روکا اور نیچے تشریف لائے۔قبرستان میں دو قبروں کے درمیان جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ سبز شاخ لاؤ۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سبز ٹہنی پیش کی۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو درمیان میں سے چیرا ایک ٹکڑا ایک قبر پر اور دوسرا دوسری قبر پر رکھ دیا۔

سبز شاخ کی حمد وثناء

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں رکنے اور ٹہنیاں قبروں پر رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ! ان دو قبر والوں پر عذاب ہو رہا تھا جس کو دیکھ کر میری سواری نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ سبز شاخیں اس لیے رکھیں کہ جتنی دیر تک سرسبز رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتی رہیں گی۔ ان کی حمد وثنا سے قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ (بخاری شریف)

پیشاب کے چھینٹے اور غیبت عذاب قبر کا باعث ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قبر والوں پر عذاب کس وجہ سے ہو رہا تھا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان میں ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچا کرتا تھا اور دوسرا اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا تھا۔ یعنی غیبت، چغلی سے باز نہیں آتا تھا۔ (مفہوم حدیث مشکوٰۃ شریف، بخاری)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی عذاب قبر سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور زبان کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔

زبان کی بے احتیاطی سے کتنے مسائل جنم لیتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہی زبان ہے جس سے ہم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے ہیں۔ یعنی یہ زبان حرکت کرتی ہے تو انسان کفر سے اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح یاد رکھیں کہ یہی زبان حرکت کرے تو انسان اسلام سے کفر میں داخل ہو جاتا ہے اب آپ اندازہ لگائیں کہ زبان کی کتنی اہمیت ہے لہٰذا بہت سارے افراد زبان کی بے احتیاطی کی وجہ سے بڑے بڑے مسائل سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسی نے بیوی کو طلاق دے دی۔ پھر بعد میں پریشان ہو جاتا ہے اور آج کل تو یہ وبا عام ہے۔

لہٰذا اس سلسلے میں چند ایک واقعات اور ضروری مسائل عرض کرتا ہوں تاکہ زبان کی حفاظت کی اہمیت ہمارے دل میں اجاگر ہو جائے۔

چودھویں رات کے چاند سے زیادہ حسین

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میاں بیوی آپس میں محبت پیار کی باتیں کر رہے تھے میاں کہنے لگا تو مجھے بڑی پیاری لگتی ہے۔ بیوی کہنے لگی کیوں نہ پیاری لگوں میں تو چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ حسین ہوں۔ میاں چونک اٹھا اور کہنے لگا کہ تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ حسین نہیں ہو سکتی۔ بیوی کہنے لگی کہ میں تو چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ حسین ہوں تکرار شروع ہو گئی میاں نے کہا کہ اگر تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ حسین نہیں ہے تو پھر میری طرف سے تجھے تین طلاقیں ہیں۔ معاملہ بگڑ گیا عورت علم دین رکھنے والی تھی اور سمجھنے والی تھی کہ تین طلاقیں اگر مذاق یا غصے میں یا محبت میں بھی دی جائیں تو واقع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا بیوی اپنا سامان سمیٹ کر گھر سے روانہ ہونے لگی تو شوہر پریشان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے تو مذاق میں کہا تھا۔ اس کو تم سیریس (Serious) سمجھ بیٹھی ہو۔ لیکن بیوی نے اپنا سامان سمیٹا اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی۔ جب میاں کو جدائی کا زخم لگا تو پریشان ہو گیا کہ گھر ویران ہو گیا ہے اب ہوش آیا کہ کیا کر بیٹھا ہوں۔ اور ہوتا بھی ایسے ہی ہے پہلے غصے میں طلاق دے دیں گے اور پھر مسئلہ پوچھنے آتے ہیں کہ جی میں نے غصے میں طلاق دی تھی۔ اور غصہ اتنا آیا کہ مجھے ہوش ہی نہیں رہی کہ زبان سے کیا کہہ رہا ہوں۔ لہٰذا ایسی حالت میں طلاق تو واقع نہیں ہوگی ناں۔ تو علماء کرام فرماتے ہیں کہ بھائی طلاق تو غصے کی حالت میں دی جاتی ہے کبھی تو اپنی بیوی سے یہ تھوڑی کہے گا کہ تو مجھے بڑی پیاری لگتی ہے لہٰذا میں تجھے طلاق دے رہا ہوں۔ طلاق تو غصے کی حالت میں ہی دی جاتی ہے۔ اور جہاں تک تعلق ہے کہ تجھے غصے میں ہوش نہ رہا۔ تو کبھی غصے کی حالت میں ماں یا باپ بہن بھائی

سے لڑتے ہوئے کبھی ان کو طلاق دی ہے۔

غصے کی حالت میں ماں بہن کو طلاق

گھروں میں عموماً لڑائی جھگڑے ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن کبھی غصے کی حالت میں ماں بہن کو طلاق نہیں دیتا۔ اگر طلاق دیتا ہے تو بیوی کو ہی۔ لہٰذا تجھے اتنا تو ہوش ہے کہ جس سے میں لڑ رہا ہوں یہ میری بیوی ہے اس سے جان کی خلاصی کروانے کا یہی طریقہ ہے کہ اس کو طلاق دے دوں۔ پھر بے ہوش کا ہے کا ہوا اور پیارے اسلامی بھائیو! طلاق کا احسن طریقہ یہی ہے کہ عورت کو پاکیزگی کی حالت میں طلاق دے۔ لیکن اگر کوئی بندہ اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دے گا۔ تو پھر بھی طلاق ہو جائے گی۔ یہ طلاق بدعت ہے۔ یعنی کسی کو تکلیف دینے والی چیز کھنڈی چھری سے ذبح کرنے والی بات ہے۔ عورت اگر حاملہ ہے تو اس حالت میں طلاق دے دے تو طلاق ہو جائے گی۔ خدارا! ایک بات ذہن نشین کر لو کہ طلاق اگر مذاق کی حالت میں بھی دو گے تو پھر بھی ہو جائے گی۔ طلاق اگر کوئی بندہ غصے کی حالت میں دیتا ہے تو پھر بھی ہو جائے گی۔ اور اگر طلاق ڈرامے میں دے رہا ہے پھر بھی ہو جائے گی۔ طلاق ایسی چیز ہے کوئی گواہ ہو یا نہ ہو۔ پھر بھی ہو جائے گی۔ طلاق ایسی چیز ہے چاہے زبان سے دے چاہے تحریر کر کے دے۔ کوئی سنے یا نہ سنے۔ عورت اس کو وصول کرے یا نہ کرے طلاق ہو جائے گی۔

اسلامی قوانین اور عائلی قوانین میں فرق

یہ ایک افسوس ناک بات ہے۔ ہمارے پاکستان میں جو عائلی قوانین ہیں ان میں اکثر قانون ہماری شریعت سے متصادم ہیں اس طرح کہ اگر بندے نے تین طلاقیں دے دی ہیں شریعت یہ کہتی ہے کہ اب وہ تمہاری زوجیت سے نکل گئی ہے۔ ہمارے عائلی قوانین بتلاتے ہیں کہ ناظم کے پاس جائے، کونسلر کے پاس جائے وہ بلا کر

آپس میں صلح کروا دے بات ختم ہو گئی۔ یہ غلط طریقہ ہے ہماری شریعت سے متصادم ہے۔ انسان کی زندگی میں سدا وقت ایک جیسا نہیں رہتا۔ کبھی طلاق کی نوبت آ جائے تو اشٹام فروش کے پاس مت لکھوایا کرو۔ اشٹام فروش کے پاس جاؤ گے تو وہ بچت کی کوئی صورت چھوڑتا ہی نہیں۔ باقاعدہ وہ لکھے گا۔ کہ میرے حواس خمسہ بالکل صحیح ہیں۔ میں اپنی بیوی کو طلاق دے رہا ہوں اور تین طلاقیں دے رہا ہوں جس کا آدھا ڈیڑھ ہوتا ہے۔ ہر طریقے سے قدغن لگا دیتا ہے۔ کوئی آپس میں ملاپ والی بات رہتی ہی نہیں۔ ایک بندہ کہتا ہے اس نے خود ہی طلاق لکھ دی اور طلاق ت سے لکھ دی اور ت سے طلاق ہوتی نہیں۔ تو اشٹام فروش سارے راستے ختم کر دیتا ہے۔ بچت کی کوئی صورت نہیں چھوڑتا۔

مذاق میں طلاق

پیارے اسلامی بھائیو! طلاق ایسی چیز ہے کہ ایک بندہ مذاق کی حالت میں دے دے طلاق ہو جاتی ہے۔ بلکہ شاید آپ میں سے کسی کو یاد ہو۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے ایک فلم یا ڈرامے میں ایک حقیقی میاں نے ایک کردار ادا کرتے ہوئے اپنی حقیقی بیوی کو طلاق دے دی انہوں نے تو ڈرامہ کا پارٹ ادا کرنے کیلئے طلاق کا لفظ کہنا تھا۔ علمائے کرام نے کہا کہ چاہے آپ نے ڈرامے میں طلاق دی۔ طلاق ہو گئی ہے۔ لہٰذا طلاق سے محتاط رہنا چاہئے۔ جب غصے میں آ کر طلاق دے دیتے ہیں پھر اس کی چند صورتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلے تو یہ ہوتا ہے کہ کسی مفتی کے پاس جائیں گے تو جھوٹ بولیں گے تو مفتی نے فتویٰ دینا ہے۔ بیان کے اوپر جبکہ وہ بیان تبدیل کر لے گا۔

تو فتویٰ بیان کے مطابق دیا جائے گا یہ خوش ہو جائے گا کہ طلاق نہیں ہوئی۔ اب پیارے اسلامی بھائیو! یہ گناہ مفتی صاحب پر نہیں کیونکہ مفتی صاحب نے تو تحریر شدہ سوال پر ہی جواب لکھنا ہے۔ گناہ اس پر ہے جس نے صحیح بات تحریر نہیں کی۔ ایک تو جھوٹ کا سہارا لیں گے۔

پتہ بھی ہوتا ہے کہ میں نے تین طلاقیں دی ہیں اس کے باوجود کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ہی طلاق دی ہے، مفتی نے تو اس کے بیان پر ہی فتویٰ دینا ہے یا دہ پھر ایسے مولوی سے رابطہ کرتا ہے۔ جو اس کے مسلک کے نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر غیر مقلدین جو کہتے ہیں۔ کہ ایک نشست میں اگر تین طلاقیں دی جائیں تو صرف ایک ہی واقع ہوتی ہے۔ اب وہ اس کام کی خاطر اپنے مسلک کو چھوڑتا ہے اور پھر اگر غلط تحریر یا غیر مسلک سے فتویٰ لے بھی لیں تو گھر میں لے آئے تو یہ حرام کاری ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! پہلے کیوں نہیں برداشت کیا۔ طلاق ایک بڑا نازک مسئلہ ہے اور یہ اگر مذاق سے بھی دی جائے تو بھی ہو جاتی ہے۔

انسان کا چاند سے زیادہ حسین ہونا

بہرحال اس نے بھاگ دوڑ شروع کر دی۔ علماء سے رابطے کرنے لگا نمازیوں کو اکٹھا کر کے کہنے لگا کہ کوئی طریقہ نکالو۔ میرا گھر برباد ہونے سے بچ جائے۔ کون یہ کہے کہ آپ کی بیوی چاند سے زیادہ حسین ہے۔ سب نے کہا جی طلاق ہو گئی۔ یہ بااثر تھا۔ جس کے حاکم وقت کے ساتھ کچھ روابط تھے۔ اس نے اس سے رابطہ کیا کہ میرا گھر برباد ہو رہا ہے آپ ایسے کریں کہ علماء کرام کو بلائیں اور وہ ایسا راستہ نکالیں جس سے ہمارا گھر بچ جائے۔ خیر اس نے علماء کرام کو اکٹھا کیا۔ ان کے سامنے مسئلہ رکھ دیا۔ اب جتنے علماء کرام موجود تھے۔ سب نے متفقہ طور پر کہا کہ یہ طلاق تو ہو گئی۔ کیونکہ اس کی بیوی چاند سے زیادہ خوبصورت نہیں، کہاں چودھویں رات کا چاند اور کہاں اس کی عورت۔ لیکن اس مجلس میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سادہ سے کپڑے پہنے ہوئے۔

جب فیصلہ لکھنے لگے۔ تو آپ کھڑے ہو گئے کہنے لگے۔ بادشاہ سلامت ذرا ٹھہرو یہ کہتے ہیں طلاق ہو گئی ہے۔ میں کہتا ہوں طلاق نہیں ہوئی۔ بادشاہ نے کہا کیا سارے علماء کرام غلط کہہ رہے ہیں۔ کہنے لگے بات غلط اور صحیح کی نہیں ہے بات یہ ہے کہ علم ایک سمندر ہے اس کے اندر ہر کوئی

اپنی ہمت کے مطابق غوطہ لگا کر موتی نکال کر لے آتا ہے۔ یہ بندہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں سارے ہی موتی نکال کے لے آیا ہوں انہوں نے غوطہ لگایا۔ اپنی حیثیت کے مطابق موتی لے کر آئے ہیں تو عین ممکن ہے کو جو میں نے غوطہ لگایا۔ ایسا موتی لے آیا ہوں جو ان کے پاس نہیں ہے۔ اس نے کہا اگر تم کہتے ہو طلاق نہیں ہوئی تو پھر اس کی دلیل دینی پڑے گی۔ کہنے لگے۔ دلیل دوں گا۔ قرآن مجید سے انہوں نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۔ (سورہ التین پارہ نمبر 30، رکوع 20)

ترجمہ کنزالایمان:۔ انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امن والے شہر کی، بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سورت میں تین زیتون، طور سینا، امن والے شہر کی قسمیں کھائیں پھر لام بھی تاکید اور قد بھی تاکید یہ قسم کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے تین اشیاء کی قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ ہم نے انسان کو سب سے زیادہ حسین بنایا۔ تو سب میں چاند بھی آ گیا لہٰذا عورت چاند سے زیادہ حسین ہے طلاق نہیں ہوئی۔

تمام علماء نے ہاتھ کھڑے کر دیئے کہ جی ہم نے قرآن مجید کو اس اینگل سے دیکھا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ غور و فکر کرنے کی دولت۔ فقہ کی دولت، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی۔ کم ہی ایسے افراد ہوں گے جن کو یہ دولت ملی۔

طلاق نہیں ہوئی

اس طرح ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان کوئی گڑبڑ ہو گئی میاں نے منع کر دیا۔ کہ تو نے اپنے باپ کے گھر نہیں جانا۔ اگر چلی گئی تو میری طرف سے تین طلاقیں بات آئی گئی ہو گئی میاں ملازمت کے لیے کسی دوسرے شہر میں چلا گیا پیچھے اس کا سسر بیمار

پڑ گیا۔اب رشتہ دار آئے انہوں نے کہا کہ تمہارا باپ بیمار ہے اس کی خبر لے آؤ۔وہ کہنے لگی کہ اگر
میں گئی تو مجھے طلاق ہو جائے گی۔لہٰذا وہ نہیں گئی یہاں تک کہ اس کا والد انتقال کر گیا۔تو اس سے
صبر نہ ہو سکا اور باپ کا منہ دیکھ کر واپس آ گئی۔جب کچھ عرصہ کے بعد اس کا شوہر واپس آیا تو مسئلہ
کھڑا ہو گیا کہ یہ طلاق ہو گئی اس لئے کہ منع کیا تھا کہ باپ کے گھر نہیں جانا۔یہ چلی گئی لہٰذا طلاق
ہو گئی۔بڑے بڑے علماء اکٹھے ہو گئے۔کہنے لگے کہ یہ طلاق ہو گئی۔جب یہ معاملہ امام اعظم ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوا۔

تو آپ نے فرمایا کہ طلاق نہیں ہوئی۔اس لئے کہ اس نے یہ کہا تھا کہ اگر تو باپ کے
گھر گئی تو طلاق ہو جائیگی۔جب باپ کا انتقال ہو گیا تو باپ کا گھر رہا ہی نہیں۔باپ کی جائیداد تو
ترکہ بن گئی۔یہ تو اپنے گھر گئی ہے۔باپ کے گھر تو گئی نہیں۔تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کچھ ایسے افراد
کو ایسا شعور اور عقل عطا فرما دیتا ہے۔کہ ایسے مسائل کا استخراج کرتے ہیں کہ انسان کی عقل دنگ
رہ جاتی ہے۔بہرحال اسلامی بھائیو! میں بھی عرض کرونگا۔کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اشرف
المخلوقات بنایا ہے اور انسان کو چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں ہر وقت سجدہ شکر ادا کرتا
رہے۔اس کی ناشکری نہ کرے۔کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کتنا اعلیٰ بنایا ہے۔اندازہ کریں کہ اللہ
تبارک وتعالیٰ نے ساری مخلوق کو کن کہہ کر بنا دیا۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورہ یٰسین،آیت 82،پارہ 23)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے،تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً
ہو جاتی ہے۔

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب ارادہ کیا۔کن کہا۔وہ چیز ہو گئی ارے فرشتوں کو کن کہہ کر
بنایا۔جنوں کو کن کہہ کر بنایا یہ پہاڑ یہ زمین،یہ چاند،یہ سورج،ستارے سب کو کن کہہ کر بنایا اور جب
انسان کی باری آئی۔تو فرمایا کہ میں نے اس کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے اور اتنا بڑا اکرم فرمایا۔

انسان کی تخلیق

اے انسان آج تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھولا بیٹھا ہے۔تو اپنی حقیقت کو دیکھ۔تیری ابتداء
کیا ہے تجھے ایک پانی کے قطرے سے بنایا۔اگر وہ قطرہ کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا ناپاک ہو
جاتا ہے۔تیری ابتداء کیا ہے اور اب تو کس طرح نفاست والا بنا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ نے کس طرح
اہتمام کیا ہے۔ایک نطفہ ہے اور پھر کس طرح لوتھڑے میں تبدیل کیا،پھر ہڈی اور اس کے اوپر
گوشت چڑھایا اور اس کے اندر سارا نظام بنایا۔ماں کے پیٹ میں ہے وہاں اس کو روزی پہنچا رہا
ہے اور پھر جیسے ہی یہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو نہریں جاری
کر دیں۔ماں کے سینے میں اس کے لیے خوراک رکھ دی اور ایسی خوراک کہ دنیا کے تختے میں اس
کا کوئی نعم البدل نہیں۔

ارے بڑے بڑے سائنس دانوں نے ترقی کر لی۔بڑے بڑے اعلیٰ دودھ ایجاد کر
لیے اور آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ ماں کے دودھ کا نعم البدل کوئی نہیں ہے۔اے بندے جب تو پیدا
ہوا کس قدر کمزور تھا سر کو بھی نہیں سنبھال سکتا تھا فرمایا بندے میں نے تجھے کمزور بنایا بعد میں پھر
تجھے طاقت عطا کی۔پھر تو مجھے بھول گیا اور فرمایا گھبرا نہ میں تجھے پھر دوبارہ اس سٹیج پر لے آؤں گا۔
جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو پیشاب پاخانہ بھی خود نہیں کر سکتا۔سر کو بھی نہیں سنبھال سکتا۔پھر دوبارہ
اس سٹیج پر آ جاتا ہے۔فرمایا جس طرح میں تجھے دوبارہ اس سٹیج پر لے آیا ہوں۔جب تو مٹی میں چلا
جائیگا تو دوبارہ پھر پیدا فرماؤں گا۔کتنا بڑا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر کرم فرمایا۔کبھی اس بات پر غور
کیا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بے شمار اشیاء ہیں۔

آپ نے کبھی جانوروں کو دیکھا ہوگا۔ان کو بھوک لگتی ہے تو چارے کے آگے سر جھکا
لیتے ہیں۔پیاس لگتی ہے تو پانی کے آگے سر جھکا لیتے ہیں۔کتنا بڑا گھوڑا ہو یا ہاتھی ہو،شیر جنگل کا
بادشاہ ہے ارے بھوک لگے تو سر کو جھکا لے گا۔پیاس لگے گی تو پانی کے آگے سر کو جھکائے گا۔لیکن

انسان ہے اس کو بھوک لگتی ہے سر وہیں ہے کھانا اندر جا رہا ہے پیاس لگی ہے سر وہیں ہے۔ پانی اندر جا رہا ہے اس کا سر نہ کھانے کے آگے جھک رہا ہے نہ پانی کے آگے جھک رہا ہے فرمایا اے انسان تیرا سر ایسا بنایا ہے۔

کہ تیرا سر نہ کھانے کے آگے جھکے نہ پانی کے آگے جھکے۔ اے انسان تجھے اللہ تعالیٰ نے کتنی شان سے بنایا اور کتنا اہتمام تیرے لیے کیا اور تجھے دنیا میں بھیجا اور تیری ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔ اور ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہماری ہدایت کے لیے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دنیا میں بھیجا۔ یہ ہماری خوش بختی ہے میں کہتا ہوں کہ ہم جتنا بھی رب کا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ ہمارے سید ابو البرکات شاہ رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر مزید رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ آپ بیان کیا کرتے تھے کہ بعض بندے یہ کہتے ہیں یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے، تو نے ہمیں صحت و تندرستی دی۔ یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے تو نے ہمیں اچھا کاروبار دیا تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ بھائی ان باتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا درجہ کمال کا نہیں۔ کیونکہ رب تعالیٰ تو یہ چیزیں کافروں کو بھی عطا کرتا ہے۔ فرمایا اگر تو نے شکر ادا کرنا ہے تو یہ کہہ یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے تو نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا دیا۔ یقین جانو یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جن کا لقب کلیم اللہ ہے۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ مالک و مولا عزوجل میں تیرے ساتھ گفتگو کرتا ہوں تو بڑا مزا آتا ہے۔ تیرا دیدار کرنے میں کتنا مزہ آئے گا۔ تو عرض کر دی۔ یا اللہ عزوجل مجھے اپنا آپ دکھا۔

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (سورۃ الاعراف آیت 143)

ترجمہ کنزالایمان:۔ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار کرا کہ میں تجھے دیکھوں

جواب آیا لَنْ تَرٰىنِیْ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ عرض کرنے لگے یا اللہ مجھے ضرور دکھا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا۔ میں اپنے نور کی تجلی کوہ طور پر ڈالتا ہوں۔ اگر یہ اپنی جگہ قائم رہ گیا تو پھر تو بھی مجھے دیکھ لے گا۔ قرآن فرما رہا ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا (سورۃ اعراف، آیت 143، پارہ 9، رکوع 8)

ترجمہ کنزالایمان:۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرے، بے ہوش ہو گئے۔ اس نور کی تجلی کی تاب نہ لا سکے۔ جب ہوش آیا۔ تو کہنے لگے۔ اے مالک و مولا میں تیرے نور کی تجلی برداشت نہیں کر سکا۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام کیا میں تجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی شان نہ بتاؤں؟

نمازی پر ستر ہزار تجلیاں

حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرنے لگے یا اللہ عزوجل تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی کیا شان ہو گی؟ فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام جیسی ایک تجلی پہاڑی پر ڈالی یہ جل کر سرمہ بن گیا تو بے ہوش ہو گیا۔ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی پر ایسی ستر ہزار تجلیاں اس وقت ڈالوں گا جب وہ نماز ادا کر رہا ہو گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ امتی نبی سے افضل ہو گیا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام تو ایک تجلی برداشت نہ کر سکے اور امتی ستر ہزار تجلیاں برداشت کر رہا ہے ایسی بات ہرگز نہیں بلکہ اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ کہ سورج کو ہم (Direct) دیکھنا چاہیں، نہیں دیکھ پاتے لیکن اگر درمیان میں شیشہ یا ایکسرے رکھ دیا جائے تو دیکھنا آسان ہو جائے گا بالکل اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ڈائریکٹ دیکھنا چاہا برداشت نہ کر سکے۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی رُخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ میں دیکھ رہا ہے بے ہوش نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر، نبی اور رسول جن کا لقب کلیم اللہ ہے۔ دعا مانگتے ہیں یا اللہ عزوجل اس محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی مجھے بھی بنا دے۔ ہم کتنے

خوش نصیب ہیں۔ کہ نہ ہم نے کوئی دعا کی نہ کوئی ایسی درخواست دی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا کر بھیجا۔ کتنا بڑا احسان ہے۔ اللہ عزوجل کرے ہمارے دل میں اس احسان کی قدر آجائے۔ اللہ عزوجل کرے ہمارے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر کتنا احسان اور کرم فرمایا کتنی شان عطا کی۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(سورۃ ال عمران، آیت 110، پارہ 4 رکوع 3)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم بہترین امت ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

افضل امت ہونے کا تاج ہمارے سروں پر رکھ دیا۔ اس لیے کہ تمہارے ذمے وہ کام لگایا گیا جو نبیوں کے ذمے لگایا گیا۔ نیکی کی دعوت دو، برائی سے منع کرو۔ اللہ کرے ہمارے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے تو میں عرض کر رہا تھا کہ امتی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دیکھ رہا ہوتا ہے اس لیے برداشت کر لیتا ہے بیہوش نہیں ہو پاتا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظریں کہیں نیچی نہ ہو جائیں

میں ٰ پ کو ایک بڑی پیاری

مثال عرض کروں۔ ہمارے لاہور میں کچھ تاریخی مقامات ہیں۔ ہمارے قریب ہی شالا مار باغ ہے۔ شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر، مینار پاکستان ہے۔ ان کو ہم تاریخی مقامات (Historical Places) بولتے ہیں۔ بہت سارے افراد باہر کے ملکوں سے ان تاریخی مقامات کو دیکھنے اور سیر کرنے آتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی تاریخی مقامات ہیں۔ ایک انگریز جو عیسائی تھا وہ تاریخی مقامات کی سیر کرنے کے لیے آیا۔ اس نے ایک ہوٹل میں کمرہ کرایہ پر لے لیا۔ صبح کو

نکلتا سیر و تفریح کر کے رات کو اپنے کمرے میں آجاتا۔ آرام کرتا پھر صبح کسی اور طرف نکل جاتا۔ یعنی اس کا معمول بنا ہوا تھا۔

ایک دن وہ سیر کر کے واپس ہوٹل میں آیا تو جیب میں ہاتھ ڈالا تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ دیکھا کہ پرس غائب ہے پرس کے اندر پیسے بھی تھے اور ضروری کاغذات بھی، اب بڑا پریشان ہوا کیا کرے۔ ذہن میں آیا کہ جہاں جہاں آج میں گیا تھا صبح اٹھ کر وہیں جاؤں گا۔ شاید وہاں پڑا پرس مل جائے۔ لہٰذا صبح اپنے سابقہ روٹ پر واپس گیا اور ایک ایک جگہ جا کر تلاش کرنے کے انداز میں دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک ہیجڑا (جو ناچنے گانے والے ہوتے ہیں) وہ بھاگا بھاگا آیا کہنے لگا کیا تلاش کر رہے ہو وہ کہنے لگا میرا پرس گر گیا تھا میں وہ تلاش کر رہا ہوں۔ اس نے جیب سے نکالا اور کہا یہی پرس ہے آپکا اس نے جلدی سے پکڑا۔ اور کھولا پرس ویسے کا ویسے اور کاغذات بھی ویسے کے ویسے تھے۔ پیارے اسلامی بھائیو! کوئی داڑھی والا ہو۔ عمامہ شریف پہنا ہو، متقی پرہیزگار نظر آرہا ہو۔ وہ اگر ایسا ایمانداری والا کام کرے۔ بندہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے کہ یار بندہ ہی ایسا تھا اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔ لیکن اگر ایک بندہ جو دن رات گناہوں میں لتھڑا رہتا ہے۔ اگر وہ ایسا ایمانداری والا کام کرے تو بندہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

وہ انگریز کہنے لگا تو نے اتنا ایمان داری والا کام کیسے کیا یہ پیسے اور پرس تو ہڑپ کر سکتا تھا۔ اس ہیجڑے نے جواب دیا کہ صاحب جی میں شب و روز گناہ ہی کرتا رہتا ہوں۔ آپ کا پرس ہڑپ کرنا کوئی گناہ نہیں سمجھتا تھا۔ جہاں ہزاروں گناہ کیے وہاں ایک گناہ اور سہی۔ میں اس کو گناہ نہیں سمجھتا تھا۔ لیکن جب میں نے پرس کھولا۔ مجھے پتہ چلا یہ تو کسی عیسائی کا ہے تو میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ پرس میں نے ہڑپ کر لیا۔ قیامت کا دن ہوگا۔ یہی عیسائی جو پرس کا مالک ہے یہ اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شکایت کرے گا کہ یا نبی اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے امتی نے میرا پرس ہڑپ کرلیا تھا۔ تو کہنے لگا جب حضرت عیسیٰ علیہ اسلام پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کریں گے تو میں نے سوچا کہ کہیں میری وجہ سے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظریں نیچی نہ ہو جائیں۔ مجھ سے یہ گوارا نہ ہو سکا۔ لہٰذا یہ پرس ویسے ہی واپس کر دیا۔

اللہ عزوجل کرے یہ احساس ہمارے اندر بھی بیدار ہو جائے۔ ہم سمجھنے لگ جائیں۔ اگر میں نے نماز ترک کر دی تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو تکلیف پہنچے گی۔ اگر میں نے جوا کھیلا، شراب پی، میں نے بدکاری کی، اگر میں نے عورتوں کے حقوق پامال کئے۔ ان پر ظلم وزیادتی کی۔ میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ ہوگا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوں گے۔ اگر میں نے سرکار کی سنت کو ترک کر دیا۔ اگر میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو کٹوا کر گندی نالی میں بہایا، پیارے آقا کو تکلیف ہوگی۔ ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو۔ اگر یہ احساس ہمارے دل میں پیدا ہو جائے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت باخبر ہیں اور جو میں کام کر رہا ہوں میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ہے اور اگر میں نے غلط کام کیا تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہوگی۔ اور میں ان کا امتی ہو کر ان کو تکلیف پہنچاؤں اللہ عزوجل کرے یہ احساس ہمارے دل میں پیدا ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنا احسان کیا۔ اتنا کرم فرمایا۔ مجھے اشرف المخلوقات بنایا اور پھر میں اس رب ذوالجلال کی نافرمانی کر رہا ہوں۔ خدا کی قسم یہ سوچنے والی بات ہے۔

کتا فرماں بردار اور انسان

ایک کتا ہے اس کا مالک اس کو ایک ٹائم روٹی کھلا دے۔ وہ جب بھی آواز دیتا ہے بھاگا بھاگا آتا ہے ارے پاؤں تک چومتا ہے ایک وقت روٹی کھلائی ساری ساری رات پہرہ دے رہا ہے نہ بدن پر کپڑا ہے نہ اس کا کوئی مکان ہے اور پھر مالک اگر اس کو

جوتے مارے۔ ڈنڈے مارے۔ پکڑ کر اس کو دور چھوڑ آئے۔ پھر واپس پلٹ کے آجاتا ہے۔ اس کا در نہیں چھوڑتا اور ایک انسان ہے جس کو رب تعالیٰ کتنا نواز رہا ہے۔ ایک اللہ عزوجل کا نیک بندہ تھا۔ کتا اس کے پاس بیٹھ گیا۔ آنے والے نے سوال کیا۔ باباجی ہمیں بتاؤ کہ انسان افضل ہے یا کتا؟ ہم جیسے ہوتے تو جلال میں آجاتے تم انسان کو کتے سے ملا رہے ہو۔ لیکن اللہ عزوجل کے ولی کا جواب سنو۔ دل ہلا دینے والا جواب تھا۔ فرمانے لگے اگر انسان اپنے مالک کا فرمانبردار ہے تو کتے سے کروڑ درجے افضل ہے اور اگر اپنے مالک کا نافرمان ہے تو کتے سے کروڑ درجے بدتر۔ کتے کے اندر وفاداری ہے۔ وہ فرمانبردار ہے۔ اس کا مالک اس کو روٹی کھلا دے جب بھی آواز دے بھاگا بھاگا آتا ہے اور انسان کا مالک اس کو کتنی نعمتیں دے رہا ہے۔ فرمان رب العلمین ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا. (سورۃ نمل 18)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے۔

یعنی تمہاری گنتی ختم ہو جائے گی۔ نعمتیں ختم نہیں ہوں گی۔ اتنی نعمتیں کھانے کے باوجود رب تعالیٰ کی طرف سے پیغام آتا ہے حی علی الصلوٰۃ آؤ نماز کے لیے تو کہتا ہے میرے پاس ٹائم نہیں ہے میں فارغ نہیں۔ میں مصروف ہوں۔ حکم ہوتا ہے

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. (سورۃ البقرہ۔43)

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"۔ او جی زکوٰۃ دی تو پیسے کم ہو جائیں گے۔ حالانکہ رب کے دیئے میں سے بھی نہیں دے رہا۔ بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا۔

راتیں جاگیں شیخ سداویں، راتیں جاگن کتے تیں تھیں اُتے

مالک دے گھر راکھی کردے۔ صابر بھکے ننگے

مالک دا در مکھوں چھڈے بھاویں مارن سو سو جتے تیں تھیں اتے

نہ بدن پر کپڑا ہے بھوکے بھی ہیں مالک کے گھر راکھی کر رہے ہیں۔ اس کا در چھوڑ کر
نہیں جا رہے آخر میں کہتے ہیں۔ کہ

اُٹھ بلھیا چل یار منا لے۔ نہیں تے بازی لے گئے کتے تیں تھیں اُتے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے دل میں یہ احساس پیدا کرنا چاہیے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق میں اس کے شاہکار ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں افضلیت عطا فرمائی۔ اشرف المخلوقات بنایا اور پھر کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنادیا ہم کو یقین مانو اس کا ہمیشہ شکر ادا کرتے رہنا چاہیے ہم تو ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔ ارے کم از کم اتنا تو ہو جائے کہ جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ کام کرنے والے بن جائیں اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز آجائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور آپ سب کو جو کچھ بیان کیا ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆ بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے

☆ بری بات سے خاموشی بہتر ہے اور اچھی بات کہنا چپ رہنے سے بہتر ہے

☆ تین افراد کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں ہیں۔ 1- والدین کی دعا اولاد کے حق میں 2- مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں 3- مسافر کی دعا مقیم کے حق میں

☆ جس نے عقیدت واحترام سے اپنے والدین کے چہرے کو دیکھا اللہ عزوجل اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا

مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اس رسالے کو خرید کر عام کریں سنا کر لوگوں میں دین کا جذبہ پیدا کریں۔ آپ کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے گا اس سلسلے میں ہم آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

رابطہ کریں۔ 0321-9226463، 0300,0321-9461943

صبر کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا نُوْرَ اللّٰه

پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرا امتی جمعہ کے دن اسی مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے گا۔ اللہ رب العزت اس بندے کے اسی سال کے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (سعادۃ الدارین صفحہ 82)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کے دوسرے پارے میں ہے ارشاد فرمایا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ . وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ.

(سورۃ البقرہ، آیت 153-154، پارہ 2، ع 3)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو مدد چاہو صبر اور نماز سے بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں خبر نہیں۔ جو آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حق کہنے۔ حق سننے اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. (سورۃ البقرۃ، آیت 153، پارہ 2)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! مدد چاہو صبر سے اور نماز سے۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں

کے ساتھ ہے اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم کو ان کی زندگیوں کا شعور نہیں ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شہداء کرام کا ذکر فرمایا اور شہداء کرام کا ذکر کرنے سے پہلے رب تعالیٰ نے ایمان والوں کو تلقین کی۔ اے ایمان والو! مدد چاہو صبر سے اور نماز سے حالانکہ پیارے اسلامی بھائیو احدیث مبارک میں آتا ہے قیامت کے روز مسلمان سے پہلے سوال نماز کا ہوگا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ پہلے نماز کا ذکر آتا۔ پھر صبر کا جبکہ قرآن مجید میں پہلے صبر کا ذکر آیا ہے اور نماز کا بعد میں علماء کرام نے اس کی حکمت یہ بتلائی۔ کہ صبر پہلے ہوگا۔ تو تمہاری نماز بھی قبول ہوگی۔ صبر تمام عبادات کے لئے بنیاد ہے۔

بے صبری کا انجام

اگر آپ نماز پڑھیں بے صبری کے عالم میں۔ بے صبری سے کیا مراد ہے۔ اذان ہوگئی نماز کے لیے بلایا ہے۔ لیکن وہ بیٹھا ہوا ہے کہ پڑھ لیں گے جی بڑا وقت ہے یہاں تک کہ وقت قلیل رہ جاتا ہے، بہت تھوڑا وقت رہتا ہے اب وضو کرتا ہے وضو کر کے جلدی جلدی نماز پڑھتا ہے نہ رکوع نہ سجدہ نہ قومہ نہ جلسہ صحیح طریقے سے ادا کرتا ہے۔ بس فٹافٹ نماز پڑھتا ہے جیسے ٹھونگے مارتے ہیں اس طرح ٹھونگے مار کر بھاگنے کی کرتا ہے بے صبری کے ساتھ نماز تو پڑھ رہا ہے لیکن قیامت کے روز یہ نماز ان کے منہ پر ماردی جائے گی۔ اسی طرح ایک بندہ روزہ رکھتا ہے روزہ بھی بہت بڑی عبادت ہے روزہ رکھا ہے اور صبر نہیں کر رہا۔ روزہ تو رکھ لیا ہے مگر شور مچا رہا ہے ارے بڑی گرمی ہے یار۔ آج تو روزے نے کڑاکے نکلوا دیئے۔ آج تو حلق خشک ہو رہا ہے۔ پتہ نہیں آج کتنی پیاس لگ رہی ہے۔ میں تو روزہ رکھ کر پچھتاتا ہوں۔ مجھ سے تو چلا ہی نہیں جا سکتا یار میں تو بڑا پریشان ہوں۔ اب وہ روزہ تو رکھے ہوئے ہے۔ لیکن روزہ اس کے منہ پر ماردیا جائے گا۔ اس طریقے سے مال کی زکوٰۃ دے دی خیرات کر دی اب پریشان ہے۔ کہ بڑے پیسے دے دیئے اب میرا کیا بنے گا۔ میرے بچوں کا کیا بنے گا یعنی وہ زکوٰۃ بھی دے رہا ہے اور بے

صبری کا مظاہرہ بھی کر رہا ہے اور اس کی زکوٰۃ اس کے منہ پر ماردی جائے گی اور پھر حج کیا ہے۔ حج میں بڑے بڑے مشکل مواقع آتے ہیں اور جو بندہ حج کے دوران بے صبرا ہوگیا۔ دل چھوڑ گیا۔ دل برداشتہ ہوگیا۔ اس کا بھی حج نہیں اور اس طریقے سے شہادت کا ذکر ہے شہادت کا ذکر کرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نصیحت فرمائی۔ ایمان والو تم نے دو کام کرنے ہیں۔ ایک صبر، دوسرا نماز۔

یعنی صبر کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا اور نماز میں بھی سستی نہیں کرنی۔ دو باتوں کا ذکر پہلے کر دیا۔ کیونکہ یہ ذکر ایسا ذکر ہے جس سے بندہ آپے سے باہر ہوسکتا ہے۔ یہ ذکر ایسا ذکر ہے کہ جہاں واقع رونما ہوگا وہاں صبر کو اپنے ہاتھ میں رکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ کسی کا جوان بیٹا شہید ہو جائے، باپ فوت ہو جائے، شوہر فوت ہو جائے اور اس کی لاش آنکھوں کے سامنے ہو اور پھر وہ اپنے جذبات پر قابو رکھے۔ یہ بڑی مشکل بات ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے نماز سے بھی پہلے صبر کا ذکر کیا ہے اب پیارے اسلامی بھائیو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ .

ترجمہ کنزالایمان:۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

یقین جانو مجھے اس بات کا دکھ ہوتا ہے کہ ہم قرآن مجید چھوڑ کر ادھر ادھر کی باتیں سنتے ہیں جبکہ قرآن مجید وہ کتاب ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ. (البقرہ۔ آیت 2، پارہ 1)

ترجمہ: یہ وہ کتاب ہے، جس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

تاریخ میں بھی لکھ سکتا ہوں۔ آپ بھی لکھ سکتے ہیں اور ہم ناقص ہیں ہماری تحریر بھی ناقص ہوسکتی ہے۔ ہماری عقل ناقص ہے۔ ہماری عقل ناقص سے جو چیز نکلے گی نقص والی ہوگی اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے۔ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے ارے اس نے جو کلام ہمیں

دیا ہے اس میں کسی شک شبے کی گنجائش ہی نہیں ہے تو اپنے عقائد کی بنیاد قرآن پر رکھو۔ ادھر ادھر
کی باتوں پر مت توجہ دو۔ قرآن مجید میں آگے۔ ارشاد فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ بے شک
اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے یہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ رضا
الٰہی اس کو حاصل ہوگی جو صبر کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں جانے دے گا اور صبر کیا ہے صبر کس کو
کہتے ہیں صابر بندہ کون ہے اور اس کا میں جواب عرض کرتا ہوں۔

قرآن کی افضل تفسیر

قرآن مجید کی افضل تفسیر کون سی ہے سب سے افضل تفسیر وہ ہوگی جو قرآن کی تفسیر قرآن سے کی
جائے۔ قرآن کی ایک آیت کی تفسیر قرآن کی دوسری آیت سے کی جائے یہ سب سے افضل تفسیر
ہے دوسرے نمبر پر قرآن کی تفسیر حدیث سے کی جائے، تیسرے نمبر پر، قرآن کی تفسیر اقوال صحابہ و
تابعین سے کی جائے۔ اجماع سے کی جائے۔ لیکن قرآن کی سب افضل تفسیر سب سے اعلیٰ تفسیر
قرآن سے ہی کی جائے۔

صابر کون

اب ہر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ میں بڑا صابر ہوں۔ آیئے ہم رب تعالیٰ سے پوچھتے ہیں کہ
اے مالک و مولا عزوجل تو ہی ہماری راہنمائی فرما۔ صابر بندہ کون ہے صبر کرنے والے کی تعریف
کیا ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ خوش خبری سنادو صبر والوں کو۔
بے صبروں کے لئے خوش خبری نہیں ہے۔ صابر کون ہوگا فرمایا کہ
اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ (البقرہ، آیت 156.)
ترجمہ کنزالایمان:۔ اور جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی
کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جس کو کوئی مصیبت آئے۔ تو وہ زبان سے کہتا ہے (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ
رٰجِعُوْنَ) ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ ارے وہ

زبان سے بولے گا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے گا۔ لیکن اپنے ہاتھ سے کوئی حرکت نہیں
کرے گا۔ اپنے ہاتھ سے کوئی ایسی حرکت جس سے بے صبری کا مظاہرہ ہو رہا ہو۔ ایسا نہیں کرے
گا۔ اگر کوئی بندہ اپنے ہاتھوں سے ماتم کرتا ہے۔ بال نوچتا ہے اپنے گریبان کو پھاڑتا ہے۔ اپنے
سر پر خاک ڈالتا ہے تو وہ صابر نہیں ہے بالکل واضح طور پر آپ کو آیتیں سنا رہا ہوں۔ کوئی اشارہ یا
کنایہ والی بات نہیں ہے۔ یہ تو تسلیم کرو گے۔ دیکھو وقت سدا ایک سا نہیں رہتا۔ ایک بندے پر
خوشی کا وقت بھی آتا ہے۔ تو کبھی غم کا وقت بھی آجاتا ہے۔ اب آپ کا کوئی رشتہ دار ہے۔ آپ کا
بھائی ہے۔ آپ کی ماں ہے۔ آپ کا چچا ہے ان کے گھر فوتگی ہو جائے تو آپ افسوس کرنے
جاتے ہیں۔ تو آپ گلے لگ کے رونا شروع کر دیتے ہیں کچھ شور مچاتے ہیں کہ ہائے مارے گئے
لٹ گئے۔ ککھ نہیں رہا میرا بھائی مجھے چھوڑ گیا۔ ظلم ہو گیا سینہ کوبی کرتا ہے بال نوچتا ہے اب آپ
اس کو سینے لگا کر کہتے ہو کہ بھائی صبر کرو۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ جو وہ کر رہا ہے۔ یہ صبر نہیں جو
حرکتیں کر رہا ہے۔ یہ صبر نہیں۔ صابر بندہ وہ ہے جس کو قرآن مجید صابر کہہ رہا ہے۔ کہ جس کو کوئی
مصیبت آئے۔ اپنے ہاتھ سے کوئی حرکت نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ یہ کہے گا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ.

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتا ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیث
مبارک بیان کرتا جاؤں۔

تکالیف پر صبر کا انجام

حدیث قدسی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت عزرائیل علیہ السلام سے پوچھتا
ہے اے عزرائیل علیہ السلام تو نے ایک نوجوان کی روح قبض کر لی وہ عرض کرتا ہے ہاں مالک و
مولا عزوجل مزید رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تو نے ایک عورت کو بیوہ کر دیا عرض کرتا ہے ہاں
مالک و مولا عزوجل ایسا ہی ہوا تو نے بچوں کو یتیم کر دیا ہے یا اللہ عزوجل ایسا ہی ہوا تو نے بوڑھے
ماں باپ کا سہارا چھین لیا۔ عرض کرتا ہے یا اللہ عزوجل ایسا ہی ہوا تو نے بوڑھی ماں کی آنکھوں کا

تارا اور سہارا چھین لیا۔ تونے بھائی کا سہارا۔ بہن کا آسرا چھین لیا۔ عرض کرتا ہے مالک و مولاعزوجل ہاں ایسا ہی ہوا۔ رب تعالیٰ پوچھتا ہے اے عزرائیل علیہ السلام جب ایک عورت کا سہاگ لٹ گیا۔ بچے یتیم ہوگئے ان کے سروں سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ بوڑھے ماں باپ کا سہارا چھن گیا۔ ماں کی آنکھوں کا تارا چھن گیا پھر تونے ان کو کس حالت میں چھوڑا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں اے مالک و مولا وہ پھر بھی تیری حمد وثناء ہی بیان کررہے تھے۔ (جامع ترمذی صفحہ 166)

زبان پر شکوۂ رنج والم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کیسا کمال شعر لکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں

چپ کریں تے موتی مل سن صبر کریں تے ہیرے
پاگلاں وانگوں رولا پاویں نہ موتی نہ ہیرے

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے انعام سنو فرمایا، عزرائیل علیہ السلام ان پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹے۔ بچوں کے سروں سے باپ کا سایہ اٹھ گیا اس کے باوجود بھی انہوں نے صبر کیا اور میری حمد وثنا بیان کی۔ اے عزرائیل علیہ السلام ان کے لیے جنت میں ایک محل بنادے جس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھ دے۔ اب میں ان سب کا خود سہارا بنوں گا۔ (مفہوم حدیث مشکوۃ شریف) صابر کی تعریف کیا ہے۔ ارے قرآن مجید اٹھا کر دیکھو، اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ. (پارہ 2، رکوع 3)

جن کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ زبان سے کہتے ہیں ہاتھوں سے حرکت نہیں کرتا بلکہ زبان بھی کھولتا ہے تو ناشکری کے کلمات کفریہ کلمات زبان سے نہیں نکالتا۔ بلکہ اس وقت بھی۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہی بیان کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور پھر رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ. (البقرہ-157)

ترجمہ کنزالایمان:۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

اب پیارے اسلامی بھائیو! اپنے گردوپیش کا ذرا جائزہ لیں غور کریں شہدائے کرام کا ذکر صبر سے کون کررہا ہے اور بے صبری سے کون کررہا ہے شہدائے کرام کا ذکر کرتے ہوئے نمازوں کو کون قضا کررہا ہے اور نمازیں کون ادا کررہا ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ یہ وہ ہستی ہے جن کی آنکھوں کے سامنے کربلا کا سارا واقعہ ہوا۔ واقعہ کربلا کے بعد امام زین العابدین کی آنکھوں سے آنسو تو جاری ہوئے۔ ان کی زبان سے ناشکری کے کلمات ادا نہیں ہوئے صبر کیا۔ کوئی گھوڑا نہیں نکالا اور کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ جس سے بے صبری کا مظاہرہ ہوتا ہو۔ کوئی ماتم نہیں کیا، بلکہ کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ اتنا زیادہ روتے کیوں ہیں؟

چار افراد کا گریہ مشہور ہے

ایسے چار افراد ہیں جن کا گریہ بڑا مشہور ہے ایک حضرت آدم علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائے تو بڑے روئے اور ایک حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کی جدائی میں بہت زیادہ روئے اور ایک حضرت بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد بہت روئیں اور ایک حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ واقعہ کربلا کے بعد بہت روئے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا یہ صبر کے منافی نہیں ہے۔

بیٹے کے انتقال پر آنسو

سوہنے آقا صلی اللہ وآلہ وسلم اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور آنکھوں سے آنسو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا پیارا ارشاد فرمایا۔ (مشکوۃ صفحہ 150، ترمذی 321)

فرمایا۔ ہاں جو چیز بس سے باہر ہے۔ وہ نکلتی جا رہی ہے اور وہ جو چیز میرے بس میں ہے اسے قابو میں رکھا ہوا ہے یعنی انسان کو کوئی دکھ تکلیف پہنچے تو آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا یہ فطری بات ہے انسان اپنے آنسوؤں کو ضبط نہیں کر سکتا لہٰذا یہ نکل رہے ہیں ان کے نکلنے پر میرے اسلامی بھائیو! مواخذہ نہیں آنسوؤں کا نکل آنا بے صبری کی علامت نہیں۔ فرمایا جو چیز کنٹرول کر سکتا ہوں وہ کنٹرول میں ہے یعنی اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھا ہوا ہے اپنے ہاتھوں کو کنٹرول میں رکھا ہوا ہے اپنی زبان سے کوئی کلمہ ناشکری ادا نہیں کیا۔ اپنے ہاتھوں سے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ جس سے بے صبری کا مظاہرہ ہوتا ہو پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے صبر اسی لئے، قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱ پارہ ۲۱).

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں غم بھی آئے ہیں۔ خوشیاں بھی آئیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غم کو کیسے نبھایا ہے۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو تو جاری ہوئے تھے لیکن زبان سے کوئی ناشکری کا کلمہ ادا نہیں کیا۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ واقعہ کربلا کے بعد بہت روئے۔ کسی نے پوچھا آپ اتنا کیوں روتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم اپنی آنکھوں سے واقعہ کربلا دیکھ لیتے۔ تو تم خون کے آنسوؤں روتے۔ میری آنکھوں سے صرف پانی بہہ رہا ہے یہ تو میرے صبر کی انتہا ہے کہ میں ایسے واقعہ کو دیکھ کر صرف آنسو بہا رہا

ہوں۔ اگر تم اپنی آنکھوں سے وہ واقعہ دیکھ لیتے تمہاری آنکھوں سے خون کے آنسو بہتے۔ آنسوؤں کا نکل آنا۔ یہ بے صبری کی علامت نہیں ہے۔ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دور جاہلیت میں کوئی بہت بڑا آدمی سرمایہ دار، جاگیردار یا کوئی معزز بندہ جو ان کے نزدیک ہوتا تھا۔ وہ مر جاتا تو جنازے کے آگے آگے عورتیں اور مرد مقرر کرتے جو ماتم کرتے ہوئے نوحہ کرتے ہوئے جاتے تھے۔ تاکہ دیکھنے والوں کو پتہ چل جائے کہ کسی سرمایہ دار کا جنازہ جا رہا ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! یہ جہالت کی علامت ہے۔ ہمارا اسلام اس بات کی ہر گز اجازت نہیں دیتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆ بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے

☆ بری بات سے خاموشی بہتر ہے اور اچھی بات کہنا چپ رہنے سے بہتر ہے

☆ تین افراد کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں ہیں۔ 1- والدین کی دعا اولاد کے حق میں 2- مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں 3- مسافر کی دعا مقیم کے حق میں

☆ جس نے عقیدت واحترام سے اپنے والدین کے چہرے کو دیکھا اللہ عزوجل اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ .بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

میرے پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرا امتی روزانہ ایک ہزار مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے گا۔ تو وہ بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا۔ جب تک اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے۔ ایک مرتبہ پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان جلوہ افروز تھے کسی شاعر نے بڑے پیارے انداز میں لکھا ہے۔

ہے صحابہ کے جھرمٹ میں بدرالدجےٰ

نور ہی نور ہر سو مدینے میں ہے

اتنے میں ایک جنازہ قریب سے گزرا۔ آپس میں چہ گوئیاں شروع ہوئیں۔ یہ کس کا جنازہ جارہا ہے۔ جی فلاں کا جنازہ ہے۔ اچھا اچھا وہ بندہ جس کے اخلاق اچھے نہیں تھے۔ لوگوں سے اچھی گفتگو نہیں کرتا تھا۔ وہ جو ماں باپ کے حق میں اچھا نہیں تھا، بیوی بچوں کے حق میں اچھا نہیں تھا۔ یار پڑوسی بھی بڑے تنگ تھے۔ کسی سے قرض لے لیتا تو دینے کا نام نہیں لیتا تھا۔ کسی نے بھی مرنے والے کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار نہیں کیا سرور دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے یہ الفاظ نکلے۔ وَجَبَتْ۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور جنازہ

گزرا۔ پھر چہ گوئیاں شروع ہوگئیں۔ یار یہ کس کا جنازہ ہے۔ فلاں کا جنازہ ہے۔ اچھا اچھا جو بڑا متقی پرہیزگار تھا۔ وہ مسجد میں اذان کہا کرتا تھا۔ جماعت کروایا کرتا تھا۔ لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتا تھا۔ برائیوں سے منع کرتا تھا۔ یار اس کے اخلاق بڑے اچھے تھے۔ جو اس سے ایک مرتبہ ملاقات کر لیتا۔ وہ دوبارہ تڑپتا رہتا کہ مجھے دوبارہ موقع ملے جب دیکھو قرآن پاک کی تلاوت کرتا نظر آتا تھا جب دیکھو نماز پڑھ رہا ہوتا۔ یار اس کے دروازے سے کوئی بندہ خالی نہیں لوٹتا تھا اور وہ لوگوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا کرتا تھا سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے پھر نکلا۔ وَجَبَتْ اس پر واجب ہوگئی۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا واجب ہوگئی پیارے آقا صلی اللہ علی وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پہلے پر دوزخ اور دوسرے پر جنت واجب ہوگئی (مفہوم حدیث مشکوۃ شریف)

اب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمادینا ہی حرف آخر ہے۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

تو نے جو دن کو کہا رات تو رات ہو کے رہی

کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ — اسی سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — اور خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

بہرحال حکمت دریافت کرنے کے لئے صحابہ علیہم الرضوان عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں۔ پہلے پہ دوزخ اور دوسرے پہ جنت واجب کیسے ہوگئی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ پہلا جنازہ گزرا۔ تو لوگوں نے اس کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ جو مخلوق کے نزدیک برا ہو جائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی برا ہو جاتا ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ

واجب فرمادی اور محاورہ یہ ہے زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔

The voice of the people, is the voice of God. یعنی جو مخلوق
کی زبان پر بات عام ہو جائے۔ اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا
دوسرا جنازہ گذرا۔ لوگوں نے اس کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ تو اللہ تعالی کے
نزدیک بھی اچھا ہو گیا۔ اللہ تبارک وتعالی نے اس پر جنت واجب فرمادی۔

ہم بھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں

اب میرے اسلامی بھائیو! میری اس
بات کا برا نہ ماننا۔ آیئے تھوڑی دیر کے لیے ہم بھی اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ
میرے بارے میں لوگوں کے کیا تاثرات ہیں میرا یہ خیال ہے کہ ہر بندے کو پتہ ہوتا ہے لوگ
میرے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں اور خاندان کے اندر بھی پتہ ہوتا ہے کہ یہ بندہ بڑا فسادی
ہے۔ جہاں سے گزر جائے بس لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ فلاں بندہ بڑا فراڈیا ہے۔ اس سے
بچ کے رہنا۔ فلاں بندہ بڑی غیبتیں چغلیاں کرنے والا ہے۔ فلاں بندہ اس کو تو قرض بھول کے
بھی نہ دینا۔ وہ تو واپس ہی نہیں کرتا فلاں بندہ بڑا ہی متقی پرہیزگار ہے وہ تو قرضہ مانگے اس کو
آنکھیں بند کر کے دے دو۔ فلاں دوکاندار ایک نمبر مال بیچتا ہے۔ وہ فراڈ نہیں کرتا۔ ہیرا پھیری
نہیں کرتا۔ مارکیٹ کے اندر بھی پتہ ہوتا ہے فلاں دکاندار دو نمبر مال کو ایک نمبر کر کے بیچتا ہے اس کا
تول ٹھیک ہے اس کا اخلاق اچھا نہیں ہے۔ خاندان میں بھی پتہ ہوتا ہے۔ فلاں بندہ بیوی کے حق
میں اچھا نہیں ہے فلاں ماں باپ کے حق میں اچھا نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! میری آپ سے مدنی التجا ہے کہ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ میرے
بارے میں لوگوں کے تاثرات اچھے نہیں۔ تو اس بندے کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے ان تاثرات کو
تبدیل کروالے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ موت آجائے اور لوگ برے خیالات کا اظہار کریں۔ تو اللہ

تعالی کے نزدیک بھی وہ برا ہو جائے۔ اللہ عزوجل نہ کرے۔ کہیں دوزخ میں جلنا نہ پڑ جائے۔
ایک بزرگ بڑی کمال کی بات فرماتے ہیں کہ اے بندے تو اس دنیا میں آیا تھا تو روتا ہوا آیا
تھا۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے روئے نہ تو سمجھا جاتا ہے یہ بچہ مردہ ہے یہ مرا ہوا بچہ ہے اس کا رونا
اس کے زندہ ہونے کی دلیل ہوتا ہے نہ روئے تو اس کو رلایا جاتا ہے فرمایا بندے تو دنیا میں آیا
تھا تو روتا ہوا آیا تھا۔

نیک بندے کا انجام

اب دنیا میں آ کر کام ایسے کر کے جا کہ جب تو دنیا سے جائے تو مسکراتا ہوا
جائے اور لوگ تیرے پیچھے روتے ہوئے جائیں اور بات حقیقت پر مبنی ہے کہ جب کسی نیک
بندے کا انتقال ہو جائے تو دنیا والے اس کا چہرہ دیکھ کر کہتے ہیں یار کیا بات ہے یہ تو مرا ہوا نہیں
لگ رہا۔ یہ تو مسکراتا ہوا نظر آرہا ہے۔ اس کے چہرے پر تو مسکراہٹ نظر آرہی ہے۔ چہرہ کھلا کھلا
سا نظر آرہا ہے۔ فرمایا کہ تو دنیا میں روتا ہوا آیا۔ اب تو دنیا میں کام ایسے کر کے جا کہ تجھے موت
آئے دنیا روتی ہو اور تو مسکراتا ہوا جائے۔

بد کا انجام

کہیں ایسا نہ ہو کہ تو دنیا میں روتا ہوا آیا اور اب دنیا میں کام بھی ایسے کر کے
جا رہا ہے کہ جب تجھے موت آئی تو روتا ہوا جا رہا ہے اور لوگ پیچھے مسکراتے جا رہے ہیں اللہ
عزوجل کا شکر ادا کرتے جا رہے ہیں۔ ایک پاؤڈر پینے والے سے جان چھوٹ گئی۔ ایک
فراڈیے سے ہماری جان چھوٹی۔ شکر ہے ایک ظالم اور جابر سے یہ معاشرہ پاک ہوا خدا کا شکر ہے
ایک ڈکیتیاں کرنے والے ایک چوریاں کرنے والے لوگوں کی زمینوں پر قبضے کرنے والے
بندے سے ہمیں نجات ملی۔ پیارے اسلامی بھائیو! یہ انسان کا اخلاق، یہ انسان کا کردار بہت
بڑی چیز ہے۔ ایک انگریز لکھتا ہے۔ کہ

Wealth is gone nothing is gone. Health is gone Some thing is gone Character is gone every thing is gone.

وہ کہتا ہے اگر کسی بندے کی دولت چلی جائے تو سمجھ کچھ نہیں گیا۔ دولت ایک سایہ ہے آج ان کے سر پر ہے کل کو دوسرے کے سر پر ہے پرسوں کسی اور کے سر پر ہے۔ یہ ایسے پھرتی رہتی ہے آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں دولت آ کے رہے گی۔ دولت اگر چلی گئی ہے تو سمجھ کچھ نہیں گیا۔ اگر انسان کی صحت چلی گئی تو سمجھ کچھ گیا ہے اور اگر آپ کا کردار خراب ہو گیا ہے تو سمجھو سب کچھ ہی تباہ ہو گیا ہے انسان کا کردار بہت بڑی چیز ہے بعض ایسے افراد ہیں ان کے پاس پیسہ نہیں ہوتا۔ مارکیٹ میں چلے جاتے ہیں لاکھوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ لوگ اعتماد کرتے ہیں اور بعض ایسے بندے جن کے پاس لاکھوں روپیہ ہے کوئی ایک پیسے کا اعتبار کرنے کو تیار نہیں جس بندے کا کردار خراب ہو جائے۔ وہ کسی کام کا نہیں رہتا

جنتی اور دوزخی عورتیں

پیارے اسلامی بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے محلے میں ایک عورت رہتی ہے۔ بڑی نمازیں پڑھتی ہے بہت روزے رکھتی ہے یعنی پانچوں وقت نماز پڑھنے کے علاوہ تہجد بھی پڑھتی ہے۔ چاشت، اشراق بھی پڑھتی ہے اور رمضان شریف کے روزے رکھنے کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتی ہے لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا اخلاق اچھا نہیں ہے محلے دار اس سے تنگ ہیں۔ یعنی چڑ چڑا پن، اور ذرا سی غلطی ہو جائے۔ اس کے اوپر چڑھائی کر دینا اور مکان کے آگے سے کوئی گزر جائے تو اس کو گالیاں نکالنا شروع کر دینا۔ معاشرے کے اندر ایسے افراد بھی ہوتے ہیں۔ میں نے مکان لیا تو ہمارے سامنے ایک

پڑوسی جس نے مکان سے باہر ایک پانی کا نلکا لگوایا ہوا تھا۔ اینٹوں کی ترائی اور دیگر کاموں کے لئے۔ ایک بندہ گزر رہا تھا اس کو پیاس لگی۔ اس نے ٹونٹی سے پانی پی لیا اس بندے نے اس سے بڑی لڑائی کی کہ تو نے یہاں سے پانی کیوں پیا، تیری جرأت کیسے ہوئی۔ حالانکہ ایسے افراد بھی تو ہیں جو سبیلیں لگا دیتے ہیں، کولر لگا دیتے ہیں۔ اس نیت سے کہ ٹھنڈا پانی لوگ پئیں پتہ نہیں کس کا کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے اور ہمارے حق میں دعا نکلے۔ اور ہماری قبر ٹھنڈی ہوتی چلی جائے۔ ایسے ایسے افراد بھی ہیں تو میں عرض کر رہا تھا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ عورت بڑی تہجد گزار ہے اور بڑی نفلی عبادت کرنے والی ہے لیکن اس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے یہ الفاظ نکلے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ اگر وہ عورت اسی حالت میں مر گئی تو جہنم میں جائے گی۔ یعنی اسی حالت میں اگر مر گئی کہ لوگ اس سے تنگ ہیں۔ بے زار ہیں۔ بے شک وہ تہجد گزار ہے بے شک نفلی عبادت کرنے والی ہے۔ بے شک نفلی روزے رکھنے والی ہے۔ دوزخ کے اندر جائیگی۔ ایک عورت کے بارے میں تبصرہ ہوا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں عورت ہے وہ نفلی عبادت اتنی زیادہ نہیں کرتی۔ اور نہ نفلی روزے رکھتی ہے۔ بس پانچ وقت نماز پڑھتی ہے رمضان شریف کے روزے رکھتی ہے۔ لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا اخلاق بڑا اچھا ہے۔ اس کا کردار بڑا اچھا ہے لوگ اس سے بڑے خوش ہیں۔ اس کے پاس اگر کوئی جائے تو خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹتا۔ وہ جس سے گفتگو کرے۔ تو وہ تمنا کرتا ہے کہ مجھے دوبارہ موقع ملے وہ عورت ایسے اچھے اخلاق والی ہے کہ اس کے پڑوسی اس سے بڑے خوش ہیں۔ اس کے رشتے دار اس کے عزیز و اقرباء بڑے خوش ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے پھر نکلا۔ اگر وہ عورت اسی حالت میں مر گئی تو جنت میں جائے گی اب آپ اندازہ کریں کہ اخلاق اور کردار کے بارے میں کس قدر زور دیا گیا ہے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر حسن اخلاق کا کوئی وجود ہوتا۔ تو اس سے خوبصورت کوئی چیز

نہ ہوتی۔ میرے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے کردار کی طرف دیکھنا چاہیے۔ ہمیں اپنے اخلاق کی طرف دیکھنا چاہیے۔ کہ میرا کردار دوسروں کے ساتھ کیا ہے۔

نبوت کی دلیل میں معجزہ نہیں بلکہ کردار

آپ اندازہ کریں۔ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے۔ ان میں سے اکثریت ایسی تھی جنہوں نے اپنی نبوت کی دلیل میں معجزات دکھائے۔ کسی نے عصا زمین پر ڈال کر دکھایا اژدہا بن گیا۔ کسی نے مردوں کو زندہ کر کے دکھا دیا۔ کسی نے مادر زاد اندھے کو بینا کر کے دکھا دیا۔ کوڑھی کو شفایاب کر کے دکھا دیا۔ لوگوں نے کہا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں اللہ عزوجل کا سچا نبی ہوں۔ لیکن جب باری آئی۔ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو ایک معجزہ دیا کسی کو دو معجزے دیئے۔ کسی کو چار دیئے۔ لیکن جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی رب تعالیٰ نے آپ کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا۔ لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نبوت کی دلیل میں کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اگر دکھایا ہے تو کردار فرمایا اے لوگو! میں نے چالیس سال تمہارے درمیان گزارے تم نے مجھے کیسا پایا۔ اپنا کردار پیش کیا۔

سب کی زبانوں سے نکلا ہمیشہ صادق اور امین پایا ہے۔ یعنی اس حد تک سرکار علیہ السلام کی صداقت مشہور ہے سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ ابوقبیس کے اوپر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے ایک لشکر نکل کے تمہارے اوپر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم سچ مان لو گے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر تو چھوٹی چیز ہے۔ اگر آپ اس سے بڑی چیز کہو گے تو اس کو بھی ہم تسلیم کر لیں گے۔ کیونکہ ہم نے آج تک آپ کی زبان سے کوئی جھوٹ نہیں سنا۔

صادق اور امین

صداقت ہو تو ایسی ہو　　امانت ہو تو ایسی ہو

یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بہت بڑی بات ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کے دشمن ہیں۔ قتل کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن اپنی امانتیں حضور علیہ السلام کے پاس رکھوائی ہوئی ہیں یہ بات کر دینی آسان ہے۔ عملی جامہ پہنانا بڑا مشکل ہے کہ جو جان کے دشمن ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ مکان کا گھیراؤ کیا ہوا ہے۔ اور امانتیں کس کے پاس ہیں انہیں کے پاس ہیں۔ کروڑوں درود و کروڑوں سلام اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہوں نے یہ نہیں سوچا کہ جو میری جان کے دشمن ہیں میں ان کی امانتوں کو کیوں سنبھال کے رکھوں۔ جو مجھے مکہ معظمہ میں نہیں رہنے دیتے۔ میں ان کی امانتوں کی حفاظت کی فکر کیوں کروں۔ بلکہ فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ تو میرے بستر پر لیٹ جا اور تجھے میں چھوڑ کر کیوں جا رہا ہوں۔ اس لئے کہ میرے پاس ان کافروں کی امانتیں ہیں۔ جو میری جان کے دشمن ہیں۔ صبح ان کی امانتیں واپس کر کے تو بھی مدینہ شریف آ جانا۔ یہ کردار تھا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ میں ایک اور چھوٹی سی بات عرض کروں ناراض نہ ہونا۔

ظاہر اور باطن میں فرق

بعض ایسے افراد ہیں ان کا باہر اخلاق بڑا اچھا ہے۔ بڑے محبت اور پیار سے ملیں گے۔ بڑا جھک جھک کر ملیں گے لیکن گھر والوں کے لئے عذاب بن جائیں گے۔ بیوی کو گالیاں نکال رہے ہیں۔ بچوں کو گالیاں نکال رہے ہیں تھپڑ مار رہے ہیں۔ ڈنڈے مار رہے ہیں۔ اگر کسی سے چھوٹی سی غلطی ہو جائے اس کی پوری نسل کو نہیں چھوڑا باہر اچھا ہے اور اندر؟

لیکن کروڑوں درود و کروڑوں سلام اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے ظاہری اخلاق اچھے ہیں اور گھر والوں کے لئے بھی اخلاق

اچھے ہیں یعنی اس قدر اچھے۔اس قدر اچھے قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ-187)

ترجمہ کنزالایمان: "وہ تمہاری بیویاں یہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو"۔

لباس سے جسم دور نہیں ہے پوشیدہ نہیں ہے۔آپ کی نظروں سے میرا جسم پوشیدہ ہے لیکن لباس سے تو پوشیدہ نہیں ہے۔لباس تو جسم کے ساتھ لگا ہوا ہے اسی طرح مرد اور عورت کا پردہ ایک ہے۔عورت کو خاوند کی کمزوریوں کا علم ہوتا ہے عورت کو پتہ ہے اس کا اخلاق کیسا ہے۔کردار کیسا ہے۔لہٰذا باہر لوگ سلام کر رہے ہیں۔گھر میں کوئی عزت نہیں کوڑی کی ویلیو نہیں یہ صحیح کہہ رہا ہوں باہر لوگ سلیوٹ مار رہے ہیں اور گھر میں اس بے چارے کو خود سلیوٹ مارنا پڑتا ہے کیونکہ بیوی کو پتہ ہے کہ یہ فراڈیا ہے ہیرا پھیری کرنے والا ہے۔آپ باہر والوں کے لئے افسر بن جاؤ۔ ڈی ایس پی بن جاؤ گھر میں کچھ بھی نہیں۔گھر والے ایس پی ماننے کو تیار ہی نہیں۔

ازواج مطہرات سے حسن سلوک

پیارے اسلامی بھائیو! سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق کتنا بلند ہے۔کتنا ارفع و اعلیٰ ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا سب سے پہلے آپ کی بیوی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ہی تصدیق کی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے ایمان لائیں۔اچھا ایک اور بات میں آپ کو بتلاؤں جب کوئی دو معزز بندے جا رہے ہوں ان کے دل میں خواہش ہوتی ہے کہ کوئی لنگوٹیا نہ مل جائے۔کیونکہ لنگوٹیے کے ساتھ ہیرا پھیریاں پتہ نہیں کیا کیا کچھ کیا ہوتا ہے اب عوام بظاہر شکل وصورت دیکھ کر آپ کی عزت کر رہے ہیں لنگوٹیا جانتا ہے کہ یہ کیا ہے چاہے یہ منسٹر بن جائے لنگوٹیے کی نظر تو وہی ہے جو گلی ڈنڈا کھیلتا رہا ہے۔وزیر ہوگا تو اپنی جگہ۔ادھر تو لنگوٹیا ہے۔ادب واحترام نہیں کرتا۔لنگوٹیے کو ہماری کمزوریوں کا پتہ ہوتا ہے وہ ہم سے متاثر نہیں ہوتا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن بھی پاکیزہ ہے

لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی پاکیزہ ہے جب اعلان نبوت فرمایا تو سب سے پہلے مردوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو رہے ہیں۔بچپن بھی پاکیزہ جوانی بھی پاکیزہ دوستی بھی پاکیزہ ہے اور پھر اگر آپ کسی فیکٹری کے مالک ہیں۔آپ زمیندار ہیں تو آپ کے کوئی مزارع بھی ہوں گے اب ایک فیکٹری کے مالک کا اپنے ملازم کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔یا زمیندار کا مزارع کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ زمیندار کا مزارع سے برتاؤ کیسا ہوتا ہے ڈیلنگ کیسی ہوتی ہے۔آپ سب سمجھتے ہیں حالانکہ میں اگر ایک فیکٹری کا مالک ہوں تو میرے پاس جو ملازم ہیں۔مجھے پتہ ہے۔اگر میں نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو فیکٹری چھوڑ کہ کسی اور جگہ چلا جائے گا۔اس کے باوجود اس کے ساتھ میرا کردار اچھا نہیں ہے۔ایک زمین دار کو پتہ ہے کہ میرا مزارع اگر میں نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا۔تو یہ مجھے چھوڑ کر کسی اور کے پاس چلا جائیگا۔لیکن اس کے باوجود اس کے ساتھ اخلاق اچھا نہیں۔کیا ایک زمین دار مزارع کے ساتھ بیٹھ کر کھانا پسند کرتا ہے؟ کیا ایک ہی پلیٹ میں کھانا پسند کرتا ہے؟ کیا اپنے برابر بٹھانا پسند کرتا ہے؟ اپنے جیسے لباس دینا پسند کرتا ہے۔جس سواری میں وہ بیٹھے مزارع کو بٹھانا پسند کرتا ہے؟ مزارع ہمارا ملازم ہے۔ہمیں پتہ ہے۔اگر اچھا سلوک نہ کیا تو یہ چھوڑ کر کسی اور جگہ چلا جائے گا۔لیکن عرب میں تو بندے کو خریدا جاتا تھا۔زرخرید غلام اور جو زرخرید ملازم ہے۔اس کو کھلاؤ یا نہ کھلاؤ۔اس کو سونے دو یا جاگتے رکھو۔یعنی وہ آپ کو چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔اس کی قیمت دے دی گئی ہے۔

اسلام غلامی کی زنجیروں کو توڑنا چاہتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! عرب میں غلاموں کے

ساتھ کیا برتاؤ ہوتا تھا، کس قدر ظلم وتشدد ہوتا تھا۔ کس قدر ظلم وزیادتیاں ہوتی تھیں۔ اسلام ان
غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے آیا۔ لہٰذا آپ کبھی قرآن مجید کا مطالعہ کر کے دیکھیں فرمایا اگر
تم نے ایک قسم کھا کر توڑ دی۔ تو ایک غلام آزاد کرو۔ یہ غلطی ہوگئی ہے۔ تو غلام آزاد کرو۔ وہ غلطی
ہوگئی۔ غلام آزاد کرو۔ تاکہ انسان غلامی کی زنجیروں سے باہر نکلے۔ آزادی سے جیئے۔ آزادی کا
سانس لے۔ عرب کے اندر غلاموں کی ساتھ برتاؤ کیسا کیا جاتا تھا۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ لیکن
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے غلام سے کیسا برتاؤ تھا۔ ایک محاورہ مشہور ہے سو چاچا ایک
پیو۔ سو چاچا مل کے اگر باپ کی محبت دینا چاہیں تو نہیں دے سکتے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ سو چاچا ہو
تو وہ پیار نہیں دے سکتے۔ جو باپ اپنی اولاد کو پیار دے سکتا ہے۔ سو چاچا ایک طرف ہو تو ایک باپ
ایک طرف ہے۔ لیکن کروڑوں درود و کروڑوں سلام پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ
کے کردار پر قربان جائیے۔

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام کے
ساتھ کیسا برتاؤ کیا۔ ارے ایسا برتاؤ کیا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے رشتے داروں کو پتہ چل گیا
کہ ہمارا بچہ زندہ ہے اس کو لینے کے لئے آگئے ایک طرف باپ کی شفقت ہے دوسری طرف سرکار
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت ہے میں کہتا ہوں کہ ہونا تو چاہیے تھا کہ بچہ روتے ہوئے باپ
سے چمٹ جاتا۔ لیکن حدیث گواہ ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں میں نے سرکار
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن چھوڑ کر کہیں نہیں جانا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے والد
سے فرمایا اگر تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہے۔ تو میں رکاوٹ نہیں ڈالوں گا۔ فی سبیل اللہ میری طرف
سے آزاد ہے لے جاؤ اور اگر یہ نہیں چاہتا تو میں زبردستی اپنے سے جدا نہیں کرونگا۔ حضرت زید
رضی اللہ عنہ باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر رہے ہیں اس لئے کہ ان کو پتہ ہے۔ جو شفقت

مجھے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے رہے ہیں میرا باپ بھی نہیں دے سکتا میری ماں بھی وہ شفقت
نہیں دے سکتی ارے جو باپ بھی وہ شفقت نہیں دے سکتا۔ وہ شفقت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔ تو غلاموں
میں سب سے پہلے حضرت زید رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق بڑا
ارفع و اعلیٰ تھا۔

حسن اخلاق کے بے مثال نمونہ

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام
حبیبہ رضی اللہ عنھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں ہیں۔ آپ امہات المومنین میں سے
ہیں۔ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مکہ معظمہ سے مدینہ تشریف لائے تو
ابوسفیان رضی اللہ عنہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اپنی بیٹی سے ملاقات کرنے آئے۔ آپ
جانتے ہیں آپ اپنی بیٹی کی شادی لاہور میں کر دو اس کو چاہے بہترین قسم کی کوٹھی ملی ہو۔ بہترین قسم
کا کھانے پینے کا بندوست ہو۔ دنیا کی ہر آسائش اس کے پاس موجود ہو۔ لیکن باپ کی جدائی اس
کو ستائے گی اگر باپ دو تین سال کے بعد ملاقات کرنے آئے۔ بیٹی چاہے وہاں سونے کے
نوالے کھا رہی ہو۔ باپ کو دیکھتے ہی دوڑ کر اس کے دامن سے چمٹ کر رونا شروع کر دیگی۔
پیارے اسلامی بھائیو! ادھر دیکھو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ کو کیسا پیار
دیا ہوگا۔ کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اپنی بیٹی سے ملاقات کے لیے مکہ
معظمہ سے چلتے ہیں۔ مدینہ شریف پہنچتے ہیں اور جا کر دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ اندر سے آواز آتی
ہے کون؟ باہر سے جواب آتا ہے۔ تمہارا باپ ابوسفیان آیا ہے۔ بیٹی اندر سے کہتی ہے ابا باہر ہی
کھڑے رہنا میں سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لوں کہ کیا مسلمان بیٹی کافر باپ سے

ملاقات کر سکتی ہے۔ یہ بات کرنا بڑا آسان ہے۔ عملی جامہ پہنانا بڑا ہی مشکل ہے اور بیٹی کو ملنے بچھڑا باپ آیا ہے اور بیٹی باپ سے ملاقات نہیں کر رہی ہے۔ باپ باہر کھڑا ہے اور بیٹی اجازت طلب کر رہی ہے کہ اگر اجازت ملی تو ملوں گی ورنہ باپ کو یہاں سے واپس جانا پڑے گا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ باہر کھڑے ہیں پیغام بھجوایا گیا ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی ہاں ملاقات کر سکتی ہو۔ بیٹی نے دروازہ کھولا باپ اندر آیا ہے بستر پر بیٹھنے لگا تو بیٹی کہتی ہے ابا جان ذرا ٹھہرو اور بستر کو تہہ کر کے ایک طرف کر دیا اور فرمانے لگیں کہ ابا اب بیٹھ جاؤ۔ باپ کہتا ہے تو نے اچھا کیا کہ بستر کو تہہ کر دیا۔ میں عرب کا سردار ہوں اور یہ بستر میرے شایان شان نہیں تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیٹی کو جلال آ گیا۔ کہنے لگی ابا ایسی بات نہیں۔ یہ بستر امام الانبیا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ یہ پاک بستر ہے تو بوجہ کفر و شرک ناپاک ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (التوبہ: ۲۸؛ پارہ ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: ''بے شک مشرکین پلید ہیں۔''

میں برداشت نہیں کر سکتی کہ تو اس پاک بستر پر بیٹھ جائے۔ کیسی محبت دی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسا پیار دیا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کرے ہمارے بھی اخلاق درست ہو جائیں۔ ہمارا بھی کردار اچھا ہو جائے۔ پیارے اسلامی بھائیو آپ کا کردار جب اچھا ہو جائے گا تو جس طرح ایک غلام ایمان لانے میں سب سے پہلے سبقت لے جا رہا ہے۔ اسی طرح دوسرے لوگ بھی ہمارے کردار کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوتے جائیں گے۔

زبان میں تاثیر کیسے پیدا ہو

ہمارا کردار اچھا ہو جائے گا تو لوگوں کو دین کی طرف لانا آسان ہو جائے گا آپ کی زبان سے نکلے گا بھائی نماز پڑھا کرو۔ لوگ نماز پڑھنا شروع کر دیں گے۔

آپ کی زبان سے نکلے گا بھائی جھوٹ نہ بولا کرو۔ لوگ جھوٹ بولنا چھوڑ دیں گے۔ بھائی گالی گلوچ نہ کیا کرو۔ لوگ گالی گلوچ چھوڑ دیں گے۔ ارے باعمل بندہ ہوگا۔ اس کی زبان میں تاثیر ہوگی اور اگر بندہ بے عمل ہوگا وہ کچھ بھی کرے اس کی بات میں اثر نہیں رہتا پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے کردار کو درست کرنا چاہئے۔ ہماری گفتگو ہمارا کردار ہماری گفتار اس کے اندر ایسی تبدیلی آنی چاہیے۔ کہ جو میرے اسلامی بھائی قافلے میں تشریف لائے ہیں جب وہ واپس جائیں ان کے کردار میں یکسر تبدیلی آئی ہو ایسی تبدیلی آئے کہ جو بھی دیکھے وہ کہے کہ مجھے بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں لے چلو۔ ہمارے گھر والوں کے اندر گفتگو میں ان کے ساتھ ڈیلنگ میں ایسی تبدیلی آ جائے۔ جو بھی دیکھے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

دعوت اسلامی کی ترقی کا راز

میرے پیارے اسلامی بھائیو! مولانا الیاس قادری جنہوں نے دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی اور آج تھوڑے سے عرصہ میں اتنی دور تک پھیل گئی یہ ان کے کردار اور ان کے اخلاق کا اثر ہے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق اور کردار کو بہتر بنانا چاہیے۔ اپنے اندر جو برائیاں ہیں ان کو ختم کرنا چاہیے۔

لوگوں کے تاثرات کیسے تبدیل ہوں

جو بندہ سمجھتا ہے کہ لوگوں کے میرے بارے میں اچھے خیالات نہیں ہیں۔ تاثرات اچھے نہیں ہیں۔ میں مر گیا تو لوگ مجھے برا ہی کہیں گے تو یہ تبدیلی کیسے ہو سکتی ہے۔ تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ وابستہ ہو جائے۔ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایک ایسی تبدیلی اسکے اندر پیدا کر دے گی۔ کہ جو بھی دیکھے گا۔ وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

مدنی قافلے کی برکتیں

ابھی یہ چند دن پہلے کی بات ہے۔ میرے ساتھ قافلے میں سفر کرنے والوں میں دو ڈاکو تھے۔ بڑے بدنام قسم کے ڈاکو بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئیں۔ دہشت گرد قسم کے۔ قافلہ مری جا رہا تھا۔ تو اسلامی بھائیوں نے ان کو دعوت دی۔ خود ہی تیار ہو گئے اس لئے کہ گرمی بڑی ہے مری کی سیر ہی کر آئیں۔ خیر وہاں گئے جتنے بھی اسلامی بھائی دیکھتے وہ کہتے حافظ صاحب یہ کون آ گئے میں نے کہا بھائی تم خاموش رہو۔ یقین جانیئے کہ تین دن قافلے میں رہے۔ اگلے دن خود ہی نائی کی دکان پر گئے مونچھیں کٹوا کر داڑھی کے خط بنوا لیے۔ سر پر عمامے کے تاج سجا لیے اور یقین جانو جب گاؤں پہنچے تو سارے گاؤں والے اس قدر متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نے ان کو پلایا کیا ہے یہ وہ بندے ہیں جن کے پیچھے ہر وقت پولیس لگی رہتی تھی۔ لیکن اب یہ مسجد سے نکلنے کا نام نہیں لے رہے کہنے لگے کپڑا پاس رکھتے ہیں جب نماز کا وقت آ جائے تو بچھا کر نماز شروع کر لیتے ہیں یعنی پورا گاؤں متاثر ہوا میرے اسلامی بھائیو! یہ کردار، دعوت اسلامی نے تبدیل کر کے رکھ دیا۔

اسمگلر متقی بن گیا

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میں اجتماع میں بیان کر رہا تھا بیان کے بعد جب ملاقات کا وقت آیا ایک بندہ بڑا رو رہا تھا۔ بہر حال میں نے ملاقات کی سلام دعا ہوئی۔ تو میں نے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہو۔ وہ تھوڑا سا خاموش ہو گیا۔ وہ کہنے لگا میں اسمگلنگ کیا کرتا تھا۔ چالیس پچاس ہزار کی روزانہ میری دیہاڑی لگتی تھی کہنے لگا جب سے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں آیا ہوں خوف خدا ایسا ہوا میں نے چالیس پچاس ہزار روپے کمانے والی حرام کی کمائی کو چھوڑا۔ اب ملازمت کرتا ہوں چار پانچ ہزار روپے مہینہ کا ملتا ہے۔ مجھے جو اس میں سکون ہے وہ مجھے چالیس پچاس ہزار میں نہ تھا، کہنے لگا پہلے میرا کردار اس قدر خراب تھا۔ لوگ میرے پاس

ڈرتے ہوئے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ جب پولیس والے چھاپہ ماریں گے ہمیں بھی ساتھ پکڑ لے جائیں گے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میرے پاس ایک دوست جو میرے ساتھ سمگلنگ کرتا تھا۔ گفتگو کر رہا تھا پولیس والوں نے چھاپہ مارا۔ اس کو پکڑ لیا میں نے ان سے کہا بھائی میں ذرا نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔ تو یہ بھی میرے ساتھ نماز پڑھتا ہے بعد میں اس کو لے جانا۔ میری شکل و صورت دیکھ کر کہنے لگا۔ اگر مولوی صاحب آپ اس کو لے جا رہے ہیں تو ہم آپ کی صورت دیکھ کر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ ایک بندہ جس نے ایک ہزار روپے ان کو دینا چاہا۔ کہنے لگے ہم نے یہ شکل و صورت دیکھ کر چھوڑا ہے۔ یہ پیسے تمہارے لیے حلال میرے لیے حرام دوسرے نے سو روپیہ دیا کہ جی یہ کرایہ وغیرہ پٹرول کے پیسے رکھ لو۔ کہنے لگا نہ نہ میں نے چہرہ دیکھ کر اس کو چھوڑا ہے بس لے جاؤ۔

کس ولی کا جنازہ جا رہا ہے

الحمد للہ دعوت اسلامی کا ماحول ایسا مدنی ماحول ہے۔ یقین جانو جب کسی اسلامی بھائی کا جنازہ جا رہا ہوتا ہے تو وہ شان دیکھنے والی ہوتی ہے تو لوگ روک کر پوچھتے ہیں کہ یہ کس اللہ کے ولی کا جنازہ جا رہا ہے۔ اس لیے پیارے اسلامی بھائیو! جو چاہتا ہے کہ میرے اندر تبدیلی آ جائے میرے اخلاق اچھے ہو جائیں لوگوں کے اندر جو تاثرات ہیں میرے بارے میں وہ بہتر ہو جائیں اس کو چاہیے کہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں آ جائے۔ دعا ہے کہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو جینا مرنا نصیب فرمائے اور دعوت اسلامی کا کام کرنے اور اس کے اجتماعات میں باقاعدگی سے شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بہترین ذریعہ ہے کہ مدنی قافلوں کے مسافر بنو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆

مختارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ـ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضائل درود شریف:

میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی آپ کو بائی روڈ سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہو یا بائی ٹرین۔ راستے میں ندی، نالے، دریا آتے ہیں ان کو عبور کرنے کے لئے پل بنائے جاتے ہیں۔ یہ پل جتنا زیادہ چوڑا ہوگا۔ اس پر بندہ اتنا بے خوف ہو کر گزرتا ہے اور جس کی جتنی چوڑائی کم ہوگی اتنا بندہ ڈرتا ڈرتا گزرتا ہے اور پھر دن کے وقت پل پر سے گزرنا آسان ہے رات کے وقت پل کے اوپر سے گزرنا مشکل ہوتا ہے خوف آتا ہے پل دریا کے اوپر بنا ہوتا ہے اور پل کے نیچے پانی بہہ رہا ہے کوئی نہر کے اوپر بنا ہوا ہے کوئی ویسے ہی بنایا گیا ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! ایک پل ہے جس کا نام پل صراط ہے جس طرح ہم دریا کو عبور کرنے کے لئے پل بناتے ہیں۔ دریا کو عبور کرنا ہو تو پل کے اوپر سے گزرنا پڑتا ہے نہر کو عبور کرنا ہو تو پل سے گزرنا پڑتا ہے

پل صراط کی حقیقت

لیکن پل صراط دوزخ کے اوپر بنایا گیا ہے جس کے نیچے آگ بھڑک رہی ہے اور پھر پل جتنا زیادہ چوڑا ہوگا اتنا بندہ بے خوف ہو کر گزرے گا۔ لیکن جس پل کی چوڑائی اور اس کی دھار تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہو اور اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریک ہو اس پل کو کراس کرنا کتنا مشکل ہوگا حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ کچھ ایسے افراد ہونگے جو اوپر قدم رکھیں گے کٹ کٹ کر دوزخ میں گرتے جا رہے ہونگے اور کچھ ایسے افراد بھی ہوں

گے کہ جو پلک جھپکنے سے پہلے ہی گزر جائیں گے اور کچھ ایسے بھی ہوں گے۔ جو گرتے پڑتے گزر رہے ہوں گے۔ میں آپ کو ایک نسخے کی بات بھی عرض کر دوں۔ جب بھی قرآن مجید پڑھو یا حدیث پڑھو۔ یا قرآن مجید سن رہے ہو یا کوئی بیان سن رہے ہو۔ تو جب بھی دوزخ کا ذکر آئے۔ تو یہ دعا کیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْھَا "یا اللہ مجھے اس سے محفوظ رکھنا، بچا کے رکھنا"۔ اور جب جنتوں کا ذکر آئے تو یہ دعا کیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ "یا اللہ ان میں میرا شمار کردے۔ یہ بڑے کام کی بات ہے"۔

سورہ رحمٰن کی تلاوت

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جلوہ افروز تھے اور سورہ الرحمٰن کی تلاوت فرما رہے تھے میں کہتا ہوں کہ وہ منظر کیسا ہوگا کہ کلام خدا عزوجل ہو اور زبان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سورہ الرحمٰن کی تلاوت فرمائی اور جب تلاوت سے فارغ ہوئے ارشاد فرمانے لگے اے میرے صحابہ تم سے تو جن اچھے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں کیا بات ہوگئی۔ فرمایا جب میں ان کے سامنے قرآن پڑھتا تھا اور جب یہ کہتا تھا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (سورۃ الرحمن۔13، پارہ 27)

ترجمہ کنزالایمان: "اور اے انسانو اور جنو تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"۔

تو وہ آگے سے جواب دیتے تھے کہ اے مالک و مولا عزوجل ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے یعنی قرآن چاہتا ہے اس کو جواب دیا جائے جب میں یہ پڑھتا تھا۔

اور تم خاموشی سے بیٹھے سن رہے تھے۔ جیسے دیکھو میں نے آپ سے عرض کی کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک ہے تلوار سے زیادہ تیز ہے اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریک ہے اور کچھ بندے اس پر قدم رکھیں گے کٹ کٹ کر دوزخ میں گرتے جا رہے ہوں گے۔ آپ کو چاہیے کہ اور کچھ

نہیں اپنے دل میں دعا مانگو۔ یااللہ مجھے اس سے محفوظ رکھنا۔ یااللہ مجھے اس سے بچا کے رکھنا۔ کہیں ایسے بندوں میں میرا شمار نہ ہو جائے۔ یہ دعا مانگی اور جو میں نے عرض کی کہ کچھ ایسے افراد بھی ہوں گے۔ جو پلک جھپکنے سے پہلے پار کر جائیں گے آپ بھی دعا کرو یا اللہ عزوجل میرا شمار بھی ایسے بندوں میں کردے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان میں کردے۔ اس کی رحمت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

دُعا کی قبولیت

بلکہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام جو مقبول بارگاہ ہیں وہ جب بھی دعا مانگیں قبول ہی قبول ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم جیسے بدکاروں سیاہ کاروں کے لئے چوبیس گھنٹوں میں ایک وقت ایسا رکھا ہوتا ہے کہ جو بھی زبان سے بات نکالیں فوری طور پر پوری ہو جاتی ہے اور بندہ کہتا ہے میں کچھ اور ہی مانگ لیتا۔ یعنی اس سے پتہ چلا کہ بندے کے اوپر ایک وقت آتا ہے جو زبان سے بات نکالے وہ پوری ہو جاتی ہے ہو سکتا ہے وہی قبولیت والی گھڑی ہو۔ بھائی اسی طرح کچھ افراد ہوں گے۔ جو پلک جھپکنے سے پہلے پل صراط پار کر جائیں گے آپ دعا مانگو یا اللہ عزوجل میرا شمار بھی ان میں کردے رب تعالیٰ شمار کر ہی دے جیسے۔ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔

اے میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قیامت کے روز میری امت میں ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے۔ جو بغیر حساب وکتاب جنت میں جائیں گے ایک صحابی رضی اللہ عنہ جلدی سے کھڑے ہو گئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا شمار بھی ان میں فرمادیں ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ تم بغیر حساب وکتاب کے جنت میں جاؤ گے۔ یہ ایسی واضح حدیثیں ہوتی ہیں کہ جن کو پڑھنے سے ہمارے ایمانوں کو تازگی نصیب ہوتی ہے اور یقین کی پختگی نصیب ہوتی ہے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختارِ کُل ہیں

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے کوئی مائی کا لعل یہ بتلا دے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو کہ جنت میں یا دوزخ میں رب تعالیٰ نے بھیجنا ہے میں کیا کر سکتا ہوں اور وہ عرض بھی دیکھو کیا کر رہا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا شمار ان میں فرمادیں۔ اس کا مطلب ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختار کل بنایا ہے وہ اختیار والا سمجھتے تھے تو عرض کی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے صحابی بیٹھ جاؤ۔ تم بغیر حساب و کتاب کے ہی جنت میں جاؤ گے ان کی طرف دیکھا۔ دیکھی اور بھی صحابی کھڑے ہو گئے عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا بھی شمار ان میں فرمادیں۔ فرمایا اب جو سبقت لینے والا تھا۔ لے گیا۔ اگر اس وقت تم سارے ہی کھڑے ہو جاتے تو میں نے سب کو شامل کر دینا تھا سبحان اللہ کیسے اختیار والے ہیں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حج ہر سال فرض ہو جاتا

اسی طرح سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے اوپر حج فرض کر دیا گیا ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا ہر سال حج فرض ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے اور فرمایا میرے صحابہ زیادہ سوال نہ کیا کرو۔ اگر میں جواب میں صرف ہاں کہہ دیتا۔ تو تمہارے اوپر ہر سال حج فرض ہو جاتا پھر تمہارے لیے مشکل ہو جاتا۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں   اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی   تو نے جو دن کو کہا رات تو رات ہو کے رہی

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو جنگ میں تیر لگا۔ ڈیلا باہر آ گیا۔ آنکھ کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر حاضر ہو جاتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذرا یہ آنکھ تو صحیح کر دیں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا میرے پاس اختیار نہیں ہے میں کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ دیکھو ہمارے عقائد کی کس قدر ترجمانی ہوتی ہے۔

آنکھ چاہیے کہ جنت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے قتادہ آنکھ صحیح کروانی ہے یا جنت لیتی ہے ایمانداری سے بتلاؤ یہ کون کہہ سکتا ہے۔ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اختیار دیا ہے وہی کہہ سکتا ہے۔ ارے کوئی ہمارے جیسا ہو تو ایسے عزت بنانے کے لئے جھوٹ کہہ سکتا ہے۔ بیان کر سکتا ہے لیکن سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے بارے میں کفار بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ صادق اور امین پایا ہے۔ اگر ہم جیسے ہوتے تو پریشان ہو جاتے آنکھ مانگیں کہ جنت مانگیں لیکن قربان جائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کیوں نہ ہو۔ ارے ان کو محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملی ہوئی ہے تربیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملی ہوئی ہے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت تو آپ کی قدموں کی خیرات میں مل ہی جانی ہے۔ ذرا آنکھ صحیح فرما دیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دہن لگایا اور آنکھ کو فٹ کر دیا ہے۔ آنکھ بالکل درست ہو گئی۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ تم سے تو جن اچھے تھے جب میں قرآن پڑھتا تھا تو وہ جواب بھی دے دیتے تو جب ہم پڑھ رہے ہوں۔ یا جب آپ قرآن سن رہے ہوں تو جب یہ آئے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القیمۃ پارہ 29۔ آیت 22-21، رکوع 18)

ترجمہ کنز الایمان: "کچھ منہ اُس دن تروتازہ ہونگے اپنے رب کا دیدار کر رہے ہونگے"۔

تو بندہ عرض کرے گا یا اللہ عزوجل میرا ان میں شمار کر دے۔ رب تعالیٰ اگر اس میں شمار

کر دے۔ اس کی رحمت میں کمی واقع نہیں ہوگی۔ وہ بڑا کریم ہے۔ (انوار محمدیہ صفحہ 297، مدارج النبوۃ جلد 1 صفحہ 239، شفا جلد 1 صفحہ 212)

اللہ عزوجل کے خزانوں کی وسعت

اس کے خزانے اتنے وسیع ہیں کہ فرمایا میری ساری مخلوق مجھ سے مانگے اور جو مانگے اور جتنا مانگے میں سب کو عطا کر دوں۔ میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی۔ جس طرح سمندر کے اندر سوئی ڈبو کر باہر نکال لیں۔ سمندر میں کیا کمی آئے گی۔ فرمایا اس میں جتنی کمی ہو سکتی ہے۔ میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی سبحان اللہ اس کے اتنے وسیع خزانے ہیں۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! کچھ ایسے افراد ہوں گے جو پلک جھپکنے سے پہلے ہی پار ہو جائیں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو گرتے پڑتے ہوئے گزر رہے ہونگے۔ میں کہتا ہوں خدا کی قسم ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جتنا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بھی بنا دیا۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یٰسین پارہ 23۔ آیت 82، ع 4)

ترجمہ کنز الایمان: "اس کا کام تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے"۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو کن کہہ کر بنایا۔ ارے فرشتوں کو کن کہہ کے بنایا۔ جنت کو کن کہہ کر بنایا۔ دوزخ کو کن کہہ کر بنایا ساتوں زمین اور آسمان کن کہہ کر بنا دیے یہ سمندر، یہ ہوائیں، فضائیں کن کہہ کے بنا دیں جب انسان کی باری آئی فرمایا۔ کہ اس کو میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا۔ اتنا بڑا احسان آپ تھوڑا سا غور کریں کہ ہماری شان کتنی ہے کہ معراج شریف کی رات سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے ہیں تو جبرئیل امین علیہ السلام عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب میں یہاں سے آگے نہیں جا

سکتا۔ اگر ایک بال کے برابر بھی آگے بڑھوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی انوار و تجلیات سے پر جل کر راکھ ہو جائیں گے۔

کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

محمد دے قدماں وچ سرنوں جھکا کے — عرض کیتی جبرئیل نے سدرۃ تے جا کے
میں آگے نہیں ایک پیر جا سکدا آقا — میرا آخری ایہہ مقام آ گیا اے

تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام جہاں تیری انتہا ہو رہی ہے وہاں سے میری ابتداء ہو رہی ہے اور پھر ارشاد فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام تو جب انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا تو انبیاء کرام سے کہتا تھا میں رب تعالیٰ کے پاس جا رہا ہوں کوئی سوال ہے تو بتلاؤ فرمایا آج میں رب عزوجل کے پاس جا رہا ہوں۔ اے جبرئیل تیرے دل میں کوئی تمنا ہے۔ تو بتاؤ کوئی خواہش ہے تو بتاؤ۔ عرض کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاں خواہش ہے۔ ایک تمنا ہے۔ خدا عزوجل کی قسم اپنی قسمت پر ناز کرو۔ جتنا ناز کرو کم ہے ارے جبرئیل علیہ السلام جو فرشتوں کے سردار ہیں عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے دل میں یہ خواہش ہے قیامت کے روز ہر ایک نے پل صراط سے گزرنا ہے میرا دل یہ چاہتا ہے جب آپ ﷺ کے امتیوں کی باری آئے تو ان کے قدموں کے نیچے مجھے اپنے نوری پر بچھانے کی اجازت مل جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی پل صراط پر سے نہیں بلکہ میرے پروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے آسانی سے پار ہو جائیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی ذرا شان دیکھو جس کے قدموں کے نیچے پر بچھانے کا جبرئیل علیہ السلام طلب گار ہے، جتنا ناز کیا جائے کم ہے لیکن اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ دیکھو کیسی کمال ہے وہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو — جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

جبرئیل علیہ السلام کے پر بچھے رہ جائیں۔ آپ کی نگاہ کرم ایسی ہو جائے کہ جبرئیل کو بھی پتہ نہ چلے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کیسے پار ہو گئے اور آپ کو ایک اور بڑی ایمان افروز بات سناؤں۔ میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر کتنا بڑا احسان فرمایا پل صراط جو بال سے زیادہ باریک ہے۔ تلوار سے زیادہ تیز ہے اندھیری رات سے بھی زیادہ اس کے اوپر اندھیرا ہے اب ظاہر بات ہے جو بال سے زیادہ باریک ہوگا۔ تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریک ہوگا اور اس کو جب کوئی کراس کرنے لگے گا کس قدر خوف زدہ ہوگا۔ کس قدر ڈر رہا ہوگا کس طرح کانپتا ہوا جائے گا۔

دیوانے پل صراط سے وجد کرتے گزریں گے

رضا پل سے اب وجد کرتے گذریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ آپ کیا فرما رہے ہیں فرماتے ہیں رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے۔ وجد کو دیکھا ہے وجد میں انسان کسی شے کی احتیاط نہیں کرتا۔ ادھر جا رہا ہے ادھر جا رہا ہے فرمایا رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے۔ اب ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے احتیاط کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وجد کرتے گزریئے۔ کیوں؟ فرماتے ہیں کہ ہے رب سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کروڑوں درود کروڑوں سلام۔ جن کی شان اتنی ارفع و اعلیٰ ہے، ایک تو یہ ہے کہ کوئی بندہ دعا مانگے اس کی دعا قبول ہو یا نہ ہو، اور ایک یہ ہے کہ دعا مانگی نہیں۔ التجا بھی نہیں کی صرف دل میں خیال آیا اور نماز کے دوران اپنا رخ انور آسمان کی طرف کیا ہے قرآن پاک میں آیت اتر آئی۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا. فَوَلِّ وَجْهَكَ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ . (سورۃ البقرہ۔آیت 144، پارہ 2ع 1)

ترجمہ کنزالایمان: "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمھارا آسمان کیطرف منہ کرنا۔تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف"۔

اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کا رخ انور آسمان کی طرف اٹھتا دیکھ لیا ہے اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تمہاری خاطر قبلے کا رخ تبدیل کر دیتے ہیں۔جدھر تیری رضا ہے ادھر ہی کعبہ کر دیتے ہیں تو جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا بھی نہیں مانگ رہے۔التجا بھی نہیں کر رہے صرف دل میں خیال آیا رب تعالی نے قبول فرما لیا اور خیال کے مطابق احکامات بھیج دیئے۔جب محبوب علیہ السلام دعا مانگ رہے ہوں گے۔

رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ. (صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 715) یا اللہ میری امت کو سلامتی سے گزار دے۔

تو فرمایا پھر ہمیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے کہ ہے رَبِّ سَلِّم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پیارے اسلامی بھائیو! پل صراط پر سے کچھ ایسے افراد ہوں گے۔جو پل صراط پر سے پلک جھپکنے سے پہلے پار ہو جائیں گے۔

پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزرنے کا نسخہ

ایک حدیث پاک میں آتا ہے، جو پنجگانہ نماز ادا کرنے کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرنا معمول بنالیتا ہے۔جیسے ہی فرض پڑھے۔آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے۔وہ قیامت کے روز بجلی کی سی تیزی کی طرح پل صراط پر سے گزر جائے گا۔اس سے پتہ چلا کہ ہمیں نماز کی پابندی بھی کرنی چاہیے اور آیت الکرسی پڑھنا بھی معمول بنالینا چاہیے اور حدیث مبارکہ میں آتا ہے ایک میرا ایسا بھی امتی ہوگا جو پل صراط سے گزرے گا گرتا پڑتا ہوا یہاں تک کہ جب وہ گزر رہا ہوگا اس کا پاؤں پھسلے گا دوزخ میں گرنے لگے گا۔کہ ایک نور آئے گا۔اس کو سہارا دے گا۔اس کو پل صراط پر سے پار کروا دے گا۔صحابہ کرام علیہم الرضوان

عرض کرنے لگے

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔وہ نور کا ہے کا ہوگا۔تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔وہ مجھ پر پڑھے ہوئے درود کا نور ہوگا۔جو تمہیں دوزخ میں گرنے سے بچالے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد ﷺ

بن مانگے عطا کیسے ہوگی

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ درود وسلام کے فضائل ارشاد فرما رہے ہیں ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان جائیں۔میں فرائض واجبات اور دیگر عبادات سے جب فارغ ہو جاتا ہوں تو میرے پاس کچھ وقت بچتا ہے۔جس میں درود وظائف کرتا ہوں اگر درود وسلام کی اتنی زیادہ فضیلت ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ میں کتنا وقت وظائف کے لئے رکھ لوں اور کتنا وقت درود وسلام کے لئے۔پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درود شریف کے لئے تو جتنا بھی زیادہ وقت رکھ لے گا۔تیرے لئے اتنا ہی بہتر ہوگا عرض کی اگر میں ایک چوتھائی وقت درود وسلام کے لئے رکھ لوں۔اور باقی 3/4 حصہ باقی وظائف کے لئے رکھ لوں یعنی یوں سمجھئے اگر اس کے پاس چار گھنٹے وقت ہے اس نے عرض کی میں ایک گھنٹہ درود وسلام کے لئے رکھ لیتا ہوں اور تین گھنٹے ورد وظائف کے لئے رکھ لیتا ہوں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے صحابی بڑی اچھی بات ہے اگر درود وسلام کو اور زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر میں آدھا وقت درود وسلام کے لئے اور آدھا وقت ورد وظائف کے لئے رکھتا ہوں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔بڑی اچھی بات ہے لیکن میرے صحابی اگر تو درود وسلام اور زیادہ پڑھے گا تو تیرے حق میں بہتر ہوگا۔

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر میں تین چوتھائی وقت درود وسلام کے لیے اور ایک چوتھائی ورد ووظائف کے لیے رکھ لیتا ہوں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت بہتر ہے لیکن اگر تو درود وسلام اور زیادہ پڑھے تو تیرے حق میں بہتر ہوگا۔ تو صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سارا وقت درود وسلام کے لئے رکھ لیتا ہوں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے صحابی اگر تو درود وسلام کو اپنا وظیفہ بنالے گا تو اللہ تعالیٰ تیری سب حاجات کو جانتا ہے تیرے بغیر مانگے درود شریف کی برکت سے خود ہی عطا فرمائے گا۔ (ترمذی شریف، مشکوۃ صفحہ 86، الزواجر صفحہ 117)

دُعا کی قبولیت کا نسخہ

پیارے اسلامی بھائیو! درود وسلام وظیفہ ہی ایسا ہے فرمایا جب بندہ بغیر درود شریف رب تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور دعا کے اول آخر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہیں کرتا۔ اس کی دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق کر دی جاتی ہے اس کو بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت کا درجہ نہیں ملتا۔ جتنی دیر دعا کے اول آخر درود شریف نہیں پڑھتا (مشکوۃ شریف) اور جب دعا کے اول آخر درود شریف پڑھتا ہے تو رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں اول حصے کو بھی اور آخر حصے کو بھی قبول کر لیتا ہوں اور درمیان والے حصے کو رد کرتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے میں اول آخر کے صدقے درمیان والے کو بھی قبول کر لیتا ہوں۔ بلکہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے مجھے اللہ عزوجل کے ایک نیک بندے کے پاس جانے کا اتفاق ہوا یہ کسی نے ایسے ہی نہیں کہہ دیا۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

بگڑے کام سنور جاتے ہیں

اللہ عزوجل کے ولی کی صحبت میں ایک پل گذارنا سو سالہ بے ریا عبادت سے افضل ہے اس لئے کہ جو یقین کی دولت آپ کو اللہ عزوجل کے ولی کی صحبت میں بیٹھنے سے ملتی ہے وہ کتابیں پڑھنے سے عبادتیں کرنے۔ ریاضتیں کرنے سے نہیں ملتی میں جب ان کی صحبت میں بیٹھا میں نے دیکھا کہ بہت لوگ آرہے ہیں ان کا بڑا فیض ہے عام درباروں میں میں نے دیکھا لنگر چلتا ہے دال روٹی کا اور ان کا لنگر چل رہا ہے چھوٹا گوشت، دیسی گھی، روغنی نان میں نے ان سے پوچھا باباجی آپ کرتے کیا ہیں یہ جو آپ کے اندر اللہ تعالیٰ نے کمال رکھ دیا ہے کہ اتنی دنیا آرہی ہے اتنا عظیم ہر وقت لنگر جاری ہے وہ مسکرانے لگے کہنے لگے کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جو بندہ جس مصیبت میں مبتلا ہو پریشانی میں مبتلا ہو یا جو اس کے دل میں حاجت ہے وہ اللہ عزوجل کے ولی کے پاس جاتا ہے وہ ولی اللہ اس کو وظیفہ بتلا دیتا ہے کہ یہ پڑھ لیا کرو اور اس کے اول آخر درود پاک پڑھ لیا کرو۔ کہنے لگے میں نے سوچا جب اول بھی درود ہے اور آخر میں بھی درود ہے۔ تو درمیان میں بھی کیوں نہ درود رکھ لیا جائے۔ کہنے لگے بس میرے پاس جو بھی آتا ہے میں کہتا ہوں۔

درود شریف ہی پڑھتے رہو۔ جو بھی آئے میں کہتا ہوں درود ہی پڑھتے رہا کرو پھر میں ساتھ ہی ایک اور بات کہہ دیتا ہوں۔ میں نے کہا جی اور کیا بات کہتے ہیں؟ کہنے لگے میں دیکھ لیتا ہوں یہ بندہ کیسا ہے۔ بے نمازی ہے تو اس کو کہتا ہوں یار تم نماز بھی شروع کر دو اور اگر دیکھا نمازی تو ہے لیکن داڑھی نہیں رکھی ہوئی میں کہتا ہوں یار تم داڑھی بھی رکھ لو اور یہ میں آپکو بڑی پیاری بات بتلاؤں اپنا اپنا ایک طریقہ علاج ہوتا ہے۔ ہمارے بزرگ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی کامل ان کے پاس اگر کوئی حاجت لے کر جاتا کہ مجھے یہ پریشانی ہے میرے اولاد نہیں ہو رہی۔ یہ کام نہیں ہو رہا تو وہ بھی اس کو یہی کہتے کہ تم نماز پڑھنی شروع کر دو اگر کام پھر بھی نہیں ہوا۔

بابا جی کام تو ہوا نہیں اچھا یار تہجد شروع کر دے۔ اچھا تہجد بھی شروع کر دی کام نہیں ہوا اچھا یار داڑھی رکھ لے۔ داڑھی بھی رکھ لی ہے اب بھی کام نہیں ہو رہا۔ اچھا بھائی اب عمامہ شریف پہن لو۔ میں نے کہا حضرت صاحب آپ کرتے کیا ہیں بندے کو پریشانی کچھ ہے لگا کدھر دیتے ہو۔ انہوں نے یقین جانو بڑا کمال جواب دیا۔ فرمایا غرض مند دیوانہ ہوتا ہے۔ اس کو جو کہو۔ وہ کرنے کو تیار ہو جائے گا۔ لہٰذا فرمایا اکثر لوگ کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس کو دنیاوی طور پر نقصان پہنچاتے ہیں یعنی اگر کسی نے کہا جی میرے اولاد نہیں ہو رہی یا فلاں کام نہیں ہو رہا اچھا کالا بکرا لے آؤ اتنے کپڑے لے آؤ۔ میں نے تمہارے لئے چلہ کرنا ہے۔ اگر تم دریا پر جا کر چلہ کر سکتے ہو تو کر لو ورنہ مجھے پیسے دے دو۔ میں خرچہ لے کر تیری جگہ چلہ کر دیتا ہوں۔ اب جناب جو بندہ مجبور ہے وہ پیسے بھی لا کر دیتا ہے۔ بکرا بھی لا کر دے دیتا ہے کپڑے بھی لا کر دے دیتا ہے کیونکہ وہ غرض مند ہے دیوانہ جو ہے اب کون دریا پر جا کر چلہ کرے گا۔ کھا پی کر ڈکار مار جاتے ہیں فرمایا لوگ کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس کو دنیاوی طور پر نقصان پہنچاتے ہیں اس کو مالی طور پر نقصان پہنچاتے ہیں ہم تو کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس کو دنیاوی اور مالی نقصان نہیں پہنچاتے ہیں بلکہ ہم کسی کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اس کی عاقبت درست کروا دیتے ہیں کسی کی مجبوری دیکھی اس کا کام نہیں ہو رہا بھائی تم نماز شروع کر دو مسجد کی صفائی کیا کرو۔ مسجد کی صفائی کرے گا نماز بھی پڑھے گا کام کس نے کرنا ہے رب ذوالجلال نے کرنا ہے اور ان شاء اللہ عزوجل کام ہو جاتا ہے اور اس بندے کے یقین کا مقام دیکھو۔ کہنے لگے میں اسے کہتا ہوں تم نماز شروع کر دو۔ تم داڑھی رکھ لو جس قسم کا بندہ ہے اس کو نیک کام میں لگا دیا اور اگر بالفرض کوئی کام اٹک ہی گیا نہ ہی ہوا تو پھر میں خود رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہوں کہ یا اللہ تو چاہتا ہے کہ یہ داڑھی منڈوا دے تو چاہتا ہے یہ نمازیں چھوڑ دے۔ نہیں چاہتا تو اس کا کام کر دے تو رب تعالیٰ کام کر ہی دیتا ہے یہ یقین کی دولت ہوتی ہے جیسے ایک بندہ خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر کھڑا ہے تو کہتا ہے یا اللہ عزوجل میری مان لے ورنہ میں جا رہا ہوں تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر تجھے

ماننا ہی پڑے گا جیسا تو نے خود فرمادیا ہے

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ (سورۃ النساء۔ آیت 64، پارہ 5، رکوع 6)

ترجمہ کنز الایمان: ''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کی شفاعت فرمادیں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پائیں گے''۔

مزید ارشاد فرمایا

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (سورۃ الضحیٰ: ۱۰ پارہ نمبر ۳۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور منگتے کو نہ جھڑکو

یعنی اس کا مطلب کہ میرے محبوب ﷺ تیری بارگاہ میں جو بھی سائل آئے اس کو جھڑکنے کی بجائے اس کی جھولیاں بھر کر واپس کیا جائے۔ کیونکہ تجھے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا۔

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
یہ تو کرم بس ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

یہ اپنے اپنے عشق اور محبت کی بات ہے۔ میرے پیارے اسلامی بھائیو! درود وسلام ایک ایسا وظیفہ ہے جو ہمارے لیے دنیا میں بھی کام آنے والا ہے قبر میں بھی کام آنے والا ہے۔ درود وسلام ہمیں میدان حشر میں بھی کام آنے والا ہے ارے درود وسلام پل صراط پر کام دینے والا ہے لہٰذا ہمیں درود وسلام کی کثرت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ سب کی اور میری حاضری قبول ومنظور فرمائے۔ اور ہم سب کو کثرت کے ساتھ بارگاہ رسالت میں درود وسلام پڑھنا نصیب فرمادے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆

ایصال ثواب

فضائل درود شریف

نفاق اور دوزخ سے نجات

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

میرے میٹھے میٹھے پیارے اسلامی بھائیو! آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرا امتی ایک مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے رب تعالیٰ 10 مرتبہ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو 10 مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ رب العزت اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو 100 مرتبہ پڑھتا ہے اللہ رب العزت اس کو 2 انعامات عطا فرماتا ہے پہلا انعام یہ کہ اس کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے کہ بندہ نفاق سے بری ہے۔ دوسرا انعام یہ کہ اس کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے کہ یہ بندہ دوزخ کی آگ سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (مفہوم حدیث الترغیب والترھیب) اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (القول البدیع صفحہ 103، الرغیب والترھیب جلد 2 صفحہ 495)

صلو ا علی الحبیب

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک بڑھیا نے ایک سوال کیا یہ بڑی توجہ سے سننے والی باتیں ہیں اُس بڑھیا نے سوال یہ کیا کہ کہنے لگی کہ حافظ صاحب میں قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہوں۔ درود پاک پڑھتی ہوں ذکر اذکار کرتی ہوں اور اس کے بعد میں دعا مانگتی ہوں یااللہ عزوجل اس پڑھے ہوئے کا جو تو نے مجھے ثواب عطا کیا میں اپنے باپ کی روح کو پیش کرتی ہوں کبھی پڑھ کر میں نے اپنی ماں کی روح کو پیش کیا تو کہنے لگی کہ میرے ذہن میں ایک

سوال پیدا ہوا ہے کہ میں جو قرآن پاک پڑھتی ہوں جو ذکر اذکار کرتی ہوں میں دوسروں کو ایصال ثواب کر دیتی ہوں تو پتہ نہیں میرے مرنے کے بعد مجھے کوئی ایصال ثواب کرے نہ کرے تو کیا میں اپنی زندگی میں اپنے لئے کچھ پڑھ کر رکھ سکتی ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تقریباً بہت سارے ذہنوں میں سوال ہوتا ہے لیکن پوچھنے کا موقع نہیں ملتا ہمت نہیں پڑتی لہٰذا وہ سوال اندر ہی بس گھومتا رہتا ہے۔

یہی سوال تھا میں نے اسکا جواب دیا کہ اماں جی بات دراصل یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ جو سوال پیدا ہوا ہے یہ اس لیے آیا ہے کہ آپ کو ایصال ثواب کی حقیقت کا پتہ نہیں ایصال ثواب کیا ہوتا ہے اگر پتہ ہوتا تو یہ سوال پیدا نہ ہوتا میں نے کہا ہم ایصال ثواب کو سمجھتے ہیں جیسے میرے پاس 100 روپے کا نوٹ ہے میں نے کسی کو دے دیا اب میرے پاس تو کچھ نہ رہا۔ ہم ایصال ثواب کو ایسا ہی سمجھتے ہیں حالانکہ ایصال ثواب کو ایسا نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ ایصال ثواب کو یوں سمجھو جیسے ایک بندہ حافظِ قرآن ہے اس کے سینے میں ایک ہی قرآن ہے اب ہزاروں کو قرآن پاک حفظ کروا رہا ہے ہزاروں کے سینے میں قرآن منتقل کر رہا ہے۔ کیا خود بھول جاتا ہے۔ نہیں بلکہ اس کو اور پختہ ہو جاتا ہے بالکل ایسے ہی سمجھو کہ جب بندے نے قرآن پاک پڑھا قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب کر دیا تو اللہ رب العزت اس کو بھی پورا ثواب عطا کرے گا اور پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں کئی گناہ ثواب عطا کرے گا۔ جیسے ''توضیح العقائد'' کتاب کا نام ہے شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کتاب تحریر فرمائی ہے ان کی بڑی مشہور کتاب ''رکن دین'' نماز کے بارے میں ہے سوالاً جواباً لکھی ہے۔ آپ توضیح العقائد میں ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں۔

ایصال ثواب میں بخل نہ کرو

کہ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بارگاہ بے کس پناہ میں ایک مرتبہ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبرستان سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم قبروں پر کیوں جاتے ہو قبروں پہ جانا منع ہے۔ یا شرک ہے ایسا نہ کرو آپ نے منع نہیں فرمایا حالانکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان ہے کہ آپکے سامنے کوئی غلط کام ہو تو منع فرمادیں گے اگر منع نہیں فرماتے تو وہ کام حجت بن جائے گا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نے قبرستان میں جاکر کیا کیا؟ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) پڑھی اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ) شریف پڑھی۔ قبرستان میں جتنے مومنین مومنات دفن تھے سب کو اس کا ثواب ایصال کردیا۔

اب اگر یہ عمل غلط ہوتا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمادیتے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا بلکہ بڑا کمال جواب دیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے پڑھے ہوئے قرآن پاک کے ٹکڑے نہیں کیے۔ ٹکڑے سے کیا مراد ہے؟ اگر میرے پاس 100 روپیہ ہے میں 100 بندوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہوں تو ٹکڑے ہی کرونگا۔ ایک ایک روپیہ سب کو دے دیا جائے گا۔ فرمایا اللہ عزوجل نے تیرے پڑھے ہوئے قرآن پاک کے ثواب کے ٹکڑے نہیں کیے کہ ایک ایک ٹکڑا سب کو دے دیا جائے بلکہ اللہ رب العزت نے ہر ایک کو پورے پورے قرآن مجید کا ثواب عطا فرمایا۔ ویسے تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو بندہ تین مرتبہ اخلاص پڑھ لیتا ہے رب تعالیٰ اُسے پورا قرآن پاک پڑھنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

پورے قرآن پاک کی تلاوت کا ثواب

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو بندہ تین مرتبہ سورۃ

اخلاص پڑھ لیتا ہے رب تعالیٰ اسے پورا قرآن پاک پڑھنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

لیکن میں سمجھانے کی خاطر عرض کرتا ہوں کہ اگر شیر خدا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک قرآن کا ثواب ملا اور وہاں جو مسلمان مرد اور عورتیں دفن تھیں ان کی تعداد اگر ایک ہزار تھی تو اللہ تعالیٰ نے ایک قرآن پاک کے ثواب کے ایک ہزار ٹکڑے نہیں کئے بلکہ ہر ایک کے نامۂ اعمال میں پورے پورے قرآن پاک کا ثواب درج کردیا۔ اور پڑھنے والے کو کیا ملا؟ فرمایا سب کے مجموعے کے برابر پڑھنے والے کو بھی ثواب عطا کردیا گیا۔ اب بتلاؤ کہ ایصال ثواب کرنے میں فائدہ ہے کہ نقصان؟

بے شک فائدہ ہی فائدہ ہے اور میں آپکو ایک اور بات بتلاتا ہوں شاید آپ کے ساتھ بھی ایسا واقعہ بھی پیش آیا ہو ہم جب چھوٹے ہوتے تھے تو ہمارا ذہن بنایا جاتا تھا کہ کسی کی شے سے روزہ نہیں افطار کرنا اگر ایسا کیا تو سارا ثواب افطار کروانے والے کو چلا جائے گا اور ہمارے پلے کچھ بھی نہیں رہے گا۔ یہ نادانی تھی حالانکہ ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ میرے محبوب ﷺ کے امتی کی خیر خواہی کرنے والا کون ہے؟

لہٰذا میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک شعر ہے۔

کر بھلا ہو بھلا   انت بھلے کا بھلا

کر بھلا ہو بھلا

جب تم دوسروں کا بھلا کرو گے تمہارا بھلا خود ہی ہوتا چلا جائے گا جیسے یہ ایک ہاتھ ہے اور اس پر سیاہی لگ جائے تو یہ سیاہی خود ہی نہیں اتار سکتا جب تک یہ دوسرا ہاتھ ساتھ نہ ملے پہلے کی صفائی کرتے کرتے دوسرے کی صفائی خود بخود ہو جائے گی۔ بہرحال پیارے اسلامی بھائیو! ایصال ثواب میں کنجوسی نہیں کرنی چاہیے بخل نہیں کرنا چاہیے۔ یہ مت سوچو کہ میں نے قرآن پڑھ کر باپ کو بخش دیا میرے پلے کیا رہ جائیگا نہ بھئی اللہ تعالیٰ کی رحمت تو اتنی وسیع ہے۔

کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری ساری مخلوق مجھ سے دعا مانگے جو بھی مانگے میں ان کو عطا کر دوں۔ تو میرے خزانے میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی جتنا سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے۔

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایصال ثواب کی محافل جو ہیں یہ بندے کے لیے ذریعہ نجات بنتی ہیں۔ ان کا مقصد ہے کہ زندہ اپنے فوت شدگان کو فائدہ پہنچا سکے کیونکہ بعض افراد کہتے ہیں جو فوت ہو گیا۔ اس کو ہم کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ تو آیئے ایصال ثواب کے جواز کے حوالے سے چند احادیث مبارکہ سے دلائل پیش کرتا ہوں۔

1- پہلی دلیل سب سے پہلے: پیارے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار جاؤ اور وہاں سے دو بہترین چھترے لے کر آؤ۔ انہوں نے لا کر پیش کر دیئے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کی تو آپ نے قربانی کرنی ہے دوسرا کاہے کے لیے منگوایا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابی رضی اللہ عنہ! ایک بکرے کی تو میں اپنی طرف سے قربانی کرونگا اور ایک کی اپنی امت کی طرف سے قربانی کرونگا اب امت میں کون کون شامل ہیں۔ جو اس وقت موجود تھے وہ بھی شامل ہیں جو انتقال فرما گئے وہ بھی شامل ہیں اور قیامت تک آنے والے سب ہی شامل ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک قربانی میں اپنی طرف سے کرونگا ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے اور پھر فرمایا کہ میں اپنے امتیوں کو دیکھوں گا کہ اُن میں سے کون ہے جو میرے نام کی قربانی کرے گا۔ یقین جانو میں آپ کو سچی بات بتاتا ہوں کئی بندے ایسے ہیں جو حقیقت کو دیکھتے ہی نہیں بس مخالفت برائے مخالفت ان کو پتہ ہی نہیں کہ ایصال ثواب ہوتا کیا ہے؟ بس کسی نے ذہن میں ایسی بات ڈال دی نہ جی نہ یہ تو حرام ہو گیا ہے ہم تو کھاتے ہی نہیں۔ حالانکہ تھوڑی سی توجہ کریں تو

مسئلے حل ہو سکتے ہیں اسی طریقے سے اسلامی بھائیو! ایصال ثواب کا مقصد تو یہ ہے کہ جو زندہ ہے اپنے عمل سے فوت شدگان کو فائدہ پہنچائے۔ (بدائع الصنائع جلد 5 صفحہ 72، فتاوی امجدیہ جلد 3، صفحہ 324، فتاوی اجملیہ جلد 3 صفحہ 320، بہار شریعت جلد 15، صفحہ 83)

مخالفت برائے مخالفت

ایک مرتبہ کا واقع ہے کہ ہمارے ایک عزیز جو ایصال ثواب کے قائل نہ تھے ان کے سر میں بہت شدید درد شروع ہوا بہت علاج کروائے مگر آرام نہ آیا۔ مجھے دم کرنے کے لئے کہا شفاء دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے میں نے دم کیا۔ اللہ عزوجل نے اس کو شفاء عطا فرمادی وہ اب میرا پیچھا نہ چھوڑے اور مجھے واپس نہ آنے دے کہ اگر دوبارہ سر درد ہو گئی تو میرا کیا بنے گا۔ بہر حال دو تین دن کے بعد میں نے واپسی پر اصرار کیا تو اس کے بڑے بھائی نے کہا کہ آج نہ جائیں۔ اس لئے کہ میں سال کے بعد ایک چاول کی دیگ پکا کر تقسیم کرتا ہوں اپنی والدہ کے لئے تو میں نے کہا کہ تقسیم کرو مجھے کیوں روکتے ہو کہنے لگا کہ آپ ختم شریف پڑھ دینا میں نے کہا کہ تم تو ختم شریف کے مخالف ہو۔ کہنے لگا کہ آپ ختم شریف نہ پڑھیے گا قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کر دیجئے گا۔ میں نے کہا کہ ہم ختم شریف میں قرآن کی تلاوت ہی تو کرتے ہیں۔ کہنے لگا ہم تو سمجھتے تھے کہ ختم شریف میں نہ جانے کیا کچھ کرتے ہیں۔

2- دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ ماجدہ فوت ہو چکی ہیں تو میں اپنی فوت شدہ والدہ کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہوں؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں اس وقت وہاں پانی کی قلت تھی۔ اُنہوں نے کنواں خرید کر والدہ کے نام وقف کر دیا۔ وَھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ سعد کی ماں (کے نام) کا کنواں ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)
۔ فرمایا جتنی دیر تک لوگ پیاس بجھاتے رہیں گے تیری والدہ کی قبر ٹھنڈی ہوتی رہے گی۔ یہ ہے

ایصال ثواب تو ایصال ثواب میں کنجوسی نہ کرو۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 169، سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 53)

3۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے والد جو کہ فوت ہو چکے ہیں کیا میں ان کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہوں یعنی ان کے نام کا صدقہ کروں تو کیا یہ صدقہ انکو فائدہ پہنچائے گا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے والد کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے تو پھر تیرا ایصال ثواب اسکو فائدہ پہنچائے گا۔ (مسلم شریف)

بہرحال پیارے اسلامی بھائیو! ایصال ثواب کے حوالے سے آپ کو ایک بہت زبردست دلیل دوں کہ ہم جب نماز میں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ پھر درود پاک پڑھتے ہیں دعا پڑھتے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ. (آیت 39.40.41 سورۃ ابراہیم، پارہ 13، رکوع 18)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو۔ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔ اے ہمارے رب مجھے بخش اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دینا جس دن حساب قائم ہو۔

دیکھیں پیارے اسلامی بھائیو! جو بندہ کہتا ہے کہ جو فوت ہو گئے ان کو ہم فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو نماز کے اندر یہ دعا کیوں پڑھی جاتی ہے۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ اے میرے رب مجھے بخش دے ولوالدی میرے ماں باپ کو بھی بخش دے، اب ماں باپ سب کے زندہ تو نہیں۔ لیکن پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اعمال سے ہمارے ماں باپ باخبر ہوتے ہیں۔ اگر ہم نیکی کا کام کرتے ہیں تو ان کی روح خوش ہو جاتی ہے اور اگر ہم نافرمانی کرتے ہیں تو وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔

ایصال ثواب کی اور دلیل نماز جنارہ ہے۔ جس میں پڑھا جاتا ہے،

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا.

کہ اے ہمارے اللہ عزوجل ہمارے زندوں کو بھی بخش دے اور ہمارے مردوں کو بھی بخش دے۔

آپ خود اندازہ کریں کہ نماز جنازہ زندہ ہی پڑھتے ہیں اور جو انتقال کر جاتے ہیں انہی کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اگر ہماری دعا سے فائدہ نہیں ہوتا تو نماز جنازہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟ لہٰذا معلوم ہوا کہ ایصال ثواب جائز ہے اور اس کا فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

ایصال ثواب کی محافل کی خرابیاں

آج ہم نے ایصال ثواب کی محافل کو دعوت ولیمہ کا سا رنگ دے دیا ہے۔ یقین جانو کہ بڑی بری قباحتیں بیچ میں آچکی ہیں بعض ایسے افراد ہیں جو بے چارے بولتے نہیں۔ ورنہ اندر سے بڑے پریشان ہیں مثال کے طور پر ایک گاؤں میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا جہاں ایک بندہ فوت ہو گیا اب پورے گاؤں والوں کو روٹی کھلائی جا رہی ہے۔ اگر کوئی بندہ یہ کہے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ یہ نہیں کہ اس کی معاونت کی کرے بلکہ طعنے دیتے ہیں اسلامی بھائیو! جو کھانے والے ہوتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں کھایا پیا ڈکار مارا کوئی کہتا ہے۔ یار نمک صحیح نہیں تھا مرچیں صحیح نہیں یہ صحیح نہیں وہ صحیح نہیں بلکہ عیب نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ اس کے باپ نے کونسا روز روز مرنا تھا۔ کھانا تو اچھا کھلا دیتا۔

تو میرے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے میں عیب نہیں نکالنا یہ بھی صحیح نہیں حدیث پاک میں آتا ہے کہ تیرے سامنے کھانا لایا جاتا ہے تو اگر تیرا من چاہے تو کھا لے اگر نہیں چاہتا تو مت کھاؤ مگر کھانے میں عیب مت نکالو تو اصل کمائی وہ ہے جو ہم ساتھ لے کر جائیں گے۔ وگرنہ پیارے اسلامی بھائیو! پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا تو اصل کمائی کیا ہے کہ بندہ اپنی نیکیاں اپنے ساتھ ہی لیکر جائے اس امید پر کہ بعد میں کوئی پیچھے بھیجے گا نماز کو ترک کر دینا، روزے نہ رکھنا، اپنی آخرت کو برباد کر لینا سخت نا سمجھی ہے۔ بھائیو! ہمیں سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَّالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى" (سورۃ النساء۔ آیت 77، پارہ 5)

ترجمہ: تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔اور آخرت جو ہے وہ مومنین کیلئے ہے۔

جو بندہ آخرت کے لیے تیاری کرتا ہے وہ اس فانی دنیا کو اتنی اہمیت نہیں دیتا آخرت کو اہمیت دیتا ہے وہی کامیاب وکامران ہوتا ہے اور جو بندہ سمجھتا ہے کہ میں مرگیا تو پیچھے رشتہ دار مجھے پڑھ کر بخشوالیں گے تو اس سلسلے میں ایک بڑی ایمان افروز بات عرض کرتا ہوں دیکھو آپ کا کوئی عزیز امریکہ میں رہتا ہے کوئی انگلینڈ میں وہ آپ کو ایک ڈرافٹ بنا کر بھیج دیتا ہے یا چیک بھیج دیتا ہے یہاں جب پہنچتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ دستخط درست نہیں یا ڈیٹ غلط پڑ گئی۔

تو پیسے کیش ہو جائیں گے ہرگز نہیں۔ پیارے اسلامی بھائیو! ایسا نہ ہو کہ ہم مرجائیں پیچھے ہمارے گھر والے پڑھ کر بھیجیں وہاں دیکھا جائے کہ کس نیت سے پڑھ رہا تھا روٹی کھانے کی نیت سے یا بخشوانے کی نیت سے یا لوگوں کے دکھلاوے کیلئے کچھ کر رہا تھا یا کہ رب تعالیٰ کی رضا کے لیے۔ وہاں اعتراض لگ جائے کیش ہی نہ ہو اور ہم انتظار ہی کرتے رہیں اور پھر جو بندہ یہ کہتا ہے کہ میرے پیچھے پڑھ کر مجھے بخشوالیں گے۔ کئی ایسے واقعات رونما ہوئے کہ خاندان کا خاندان ہی تباہ و برباد ہو جاتا ہے پیچھے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے والا کوئی نہیں بچتا۔ خبردار

اس لئے پیارے اسلامی بھائیو! اصل کمائی وہی جو بندہ ساتھ لے کر جائے اور ایصال ثواب کی محافل میں یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ فوت ہو جائے تو سارے گاؤں کو روٹی کھلائی جائے اب اس کے پاس توفیق نہیں تو ادھار اٹھائیں گے کوئی ادھار نہ دے تو سود پر پیسہ لیں گے اب وہ سودی پیسے سے کھانا کھانے والے کا بھی بیڑہ غرق اور کھلانے والے کا بھی۔ اس سے یہ مطلب نہ سمجھنا کہ ہم ایصال ثواب کے مخالف ہیں نہ، نہ ایصال ثواب تو جائز ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ دیگیں پوری پکاؤ گے تو ایصال ثواب ہوگا بلکہ اگر تمہارے پاس توفیق نہیں تو تمہارے لئے کھانا

پک کر آتا ہے اسی پر ایک مرتبہ الحمد شریف پڑھو تین مرتبہ قل شریف پڑھو اور پڑھ کر خود ہی کھا جاؤ۔ ایصال ثواب تو پھر بھی ہو جائے گا۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! اصل کمائی وہی جو اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے ایصال ثواب کو یوں سمجھو جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا لہٰذا میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ سمجھاتے ہیں

لوئے لوئے بھر لے کڑیے جے توں بھانڈہ بھرنا

ڈیگر تے دن گیا محمد گھر جاندی نے ڈرنا

کہ تیرے لیے آج لو ہے جلدی جلدی اپنے نیکیوں والے برتن کو بھر لے کہیں ایسا نہ ہو کہ رات پڑ جائے تو قبر میں جائے تو تجھے پریشانی کا سامنا کرنا پڑ جائے۔

لہٰذا میرے اسلامی بھائیو! ایصال ثواب کو ایسے نہ سمجھو کہ میں نے ایک قرآن پاک پڑھا اور پڑھکر اپنے باپ کو بخش دیا تو میرے پلے کچھ نہیں رہے گا۔ ایسی بات نہیں ہے آپ ایک قرآن پاک پڑھ کر ایک لاکھ کو بھی بخشو گے تو اللہ رب العزت تمہارے ایک قرآن پاک کے ایک لاکھ ٹکڑے نہیں کرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک کو پورا پورا قرآن پاک کی تلاوت کا ثواب بھی عطا فرمائے گا۔ اور پڑھنے والے کو کیا ملے گا سب کے مجموعے کے برابر ثواب مل جائے گا۔ لہٰذا ایصال ثواب میں کنجوسی نہ کرو بخل نہ کرو۔

جس نے جنت میں جانا ہو میرے پیر کا دیدار کرے

بلکہ پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے ولی کامل تھے آپ نے اپنے مرید خاص کو ایک مرتبہ فرمایا کہ کل فلاں وقت ہمارے اوپر ایک کیفیت طاری ہونے والی ہے اس وقت جو بھی ہمیں دیکھے گا جنتی ہو جائے گا تم دیکھ لینا لیکن کسی اور کو نہ بتلانا جب وہ وقت آنے لگا تو انہوں نے گلے میں ڈھول ڈالا پورے شہر میں ڈھنڈورا پیٹ دیا کہ جس نے جنت میں جانا ہے میرے پیر کی

زیارت کرلے لہذا وہاں بہت رش لگ گیا سب نے پیر صاحب کی زیارت کرلی جب وہ کیفیت
سے باہر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ یہ تو رش لگا ہوا ہے مرید خاص سے پوچھا بھئی تونے یہ کیا؟
میں نے تو تمہیں منع کیا تھا کہ تم کسی کو نہ بتلانا مرید عرض کرنے لگا حضرت صاحب
میں نے سوچا کہ اگر میں اکیلا زیارت کرونگا تو اکیلا جنت میں جاؤنگا تو مجھے یہ اچھا نہ لگا میں نے
اعلان کروادیا تاکہ سارے بندے آکر زیارت کریں سارے جنت میں چلے جائیں اور پیر کی
نافرمانی کی وجہ سے اگر میں اکیلا دوزخ میں بھی چلا گیا تو میرے اکیلے دوزخ میں جانے کی وجہ
سے اگر اتنے جنتی بن جاتے ہیں تو مجھے یہ سودا قبول ہے۔فرمایا جا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ
مقام عطا کرے گا۔ کر بھلا ہو بھلا انت بھلے کا بھلا

کرو مہربانی تم اہل زمین پر خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

پیارے اسلامی بھائیو! تم ایصال ثواب کرو اللہ تعالیٰ تمہارے برتن کو خالی نہیں
رکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ تو دیکھنے والا ہے۔اگر آپ اچھی نیت سے یہ کام کروگے تو اللہ تعالیٰ
تمہارے برتن کو بھر دے گا اور سب کا بھلا ہوتا چلا جاتا ہے۔مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی
رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ روٹی بچوں کیلئے کماتے ہو یہ بھی نیکی کا کام ہے راستے میں جا
رہے ہو پتھر آجائے اسے اٹھا کر ایک طرف کردو یہ بھی نیکی کا کام ہے۔فرمایا یہ سب نیکی کے
کام ہیں یہ نیکی کے کام بھی کرو اور رات سونے سے پہلے ان کو ایصال ثواب بھی کر کے سویا
کرو اور ایصال ثواب میں جنوں کو بھی شامل کیا کرو۔کہ جنوں میں بھی مسلمان ہیں جنوں کو بھی
ایصال ثواب کیا کرو جنوں کی تعداد انسانوں سے کہیں زیادہ ہے۔تو جتنا ثواب اب آپ بانٹو
گے اتنا ہی ثواب آپ کو زیادہ ملتا چلا جائے گا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سمجھنے کی اور عمل
کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

اخلاص

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ .بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰہ

نویت سنت الاعتکاف

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حکایات میں آتا ہے کہ ایک تاجر جو
بڑا مالدار تھا اور امیر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تھا اسکے دو
بیٹے تھے جب اس تاجر کا انتقال ہوا تو اسکی جائیداد دو بیٹوں میں برابر تقسیم ہونی تھی اس تاجر نے
جہاں بہت سارا مال ترکے میں چھوڑا وہاں اس نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے
مبارک بھی ترکے میں چھوڑے اب دونوں بھائی بیٹھ کر جائیداد کی تقسیم کرنے لگے تو جائیداد آدھی
آدھی تقسیم ہوگئی۔چھوٹا بھائی بڑا ادب کرنے والا بڑا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
بڑا بھائی دولت کا طلب گار اس کے دل میں ادب واحترام اور عشق رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم والی
بات نہیں تھی بہر حال دونوں نے مل کر جب آدھا آدھا مال تقسیم کرلیا تو اب باری آئی موئے
مبارک تقسیم کرنے کی ایک چھوٹے نے رکھ لیا اور ایک بڑے نے رکھ لیا۔

باادب بامراد بے ادب بے مراد

اب جو تیسرا بچا بڑا بھائی کہنے لگا کہ اس کو آدھا آدھا کرلیں۔چھوٹے بھائی نے کہا یہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک ہیں میرا دل نہیں مانتا کہ تم نبی پاک صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کو کاٹو میرا ایمان یہ گوارہ نہیں کرتا بڑا بھائی کہنے لگا اگر تجھے

موئے مبارک سے اتنا پیار ہے تو اپنی ساری جائیداد مجھے دے اور یہ سارے موئے مبارک تو لے لے۔ چھوٹا جو کہ حقیقی معنوں میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا بڑا خوش ہوا کہنے لگا یہ تو بڑا سستا سودا ہے ۔اس نے ساری جائیداد اپنے بڑے بھائی کو دے دی اور اس سے تینوں موئے مبارک لے لیے اور معمول اسکا یہ تھا کہ باوضو ہو کر موئے مبارک کو سامنے رکھتا اور درود سلام پڑھتا رہتا۔ اللہ تبارک وتعالی جس کی شان ہے۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (ال عمران، آیت.25، پارہ3، رکوع11)

ترجمہ کنزالایمان: اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہتا ہے سلطنت دیدے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

اللہ رب العزت نے اس چھوٹے لڑکے کو درود وسلام کی برکت سے اور موئے مبارک کا ادب واحترام کرنے کے صدقے بڑا نوازا اور بڑا بھائی جو ادب نہیں کرتا تھا کچھ ہی دنوں تک وہ دولت ختم ہو گئی اور وہ کنگال ہو گیا یہاں تک کہ اس کو مجبوراً چھوٹے بھائی کے پاس ملازمت کرنا پڑی۔

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر سے خوشبو

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران پارہ4، آیت185 ع10)

(ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے) کے تحت جب اس چھوٹے لڑکے کو موت آئی تو فرماتے ہیں کہ اس کا جسم بڑا تر وتازہ چہرہ پھول کی طرح کھِل رہا تھا۔ اور جب اس کو لحد میں اتارا گیا تو قبر کے اندر سے خوشبو آرہی تھی اور جب اسکو دفن کر دیا گیا تو کسی اللہ والے کو خواب میں اشارہ ہوا کہ یہ

نوجوان لڑکا اللہ عزوجل کو اتنا محبوب ہے کہ جو بندہ اس کی قبر پر آ کر دعا مانگے گا رب تعالی اس کی دعا کو قبول کرے گا۔ یہ اس کو مقام ملا اس وجہ سے کہ یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کا ادب واحترام کرتا تھا جو موئے مبارک کا احترام کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو اتنا نوازتا ہے اور جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا جسم اطہر کا ادب کرے اور درود وسلام پڑھے۔ رب تعالی اس کو کتنا نوازے گا بہرحال اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حصول برکت کے لیے آپ بھی محبت سے جھوم جھوم کر تین مرتبہ درود وسلام پڑھ لیں۔

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ہمیں یہ بتلائیں کہ قیامت کب آئے گی؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے میرے صحابی رضی اللہ عنہ تو نے قیامت کے بارے میں سوال کیا ہے یہ تو بتلاؤ کہ تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیاری تو کچھ نہیں مگر اتنا ہے کہ میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں میرے دل میں آپ ﷺ کی محبت موجود ہے۔ (بخاری شریف)

اندازہ کرو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ خالی محبت کیا کرے گی۔ فرمایا میرے صحابہ خوش ہو جاؤ کہ ''جو بندہ دنیا میں جس سے محبت کرتا ہے کل بروز قیامت اُسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

جو بندہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اہل بیت اطہار سے

محبت کرتا ہے شہداء کربلا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے محبت کرتا ہے بس قیامت کے روز انہی کے گروہوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور جو بندہ غلط بندوں سے محبت کرتا ہے۔

مثال کے طور پر جوا کھیلنے والوں سے، پاؤڈر پینے والوں سے بدکاریاں کرنے والوں سے، بدمعاشیاں کرنے والوں سے فحاشیاں پھیلانے والوں سے، عیاشیاں کرنے والوں سے ، سودخوروں سے محبت کرتا ہے تو آپ اندازہ لگائیں کہ اب ان کا حشر کن کے ساتھ ہوگا جو بندہ یہ چاہتا ہے کہ کل بروز قیامت میں سوہنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب جنت میں پالوں تو اس کو چاہیے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کیا کرے اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک بندہ اپنے گھر سے چلتا ہے اور سمجھو جیسے مغلپورہ سے کسی کی ملاقات کے لیے راستے میں مصطفیٰ آباد میں ایک بندہ اس کو روک لیتا ہے کہ بھئی تمہارا نام کیا ہے کدھر جا رہے ہو؟

کہنے لگا میرا نام فلاں ہے جی میں فلاں بندے سے ملاقات کے لیے جا رہا ہوں پوچھا اس سے کوئی پیسوں کا لین دین ہے کہنے لگا کہ نہیں پیسوں کا لین دین نہیں ہے کوئی رشتہ داری ہے جی نہیں۔ کوئی اور دنیاوی کام بھی نہیں ہے تو پھر کیوں جا رہے ہو؟ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جا رہا ہوں میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

تو حدیث پاک کا مفہوم ہے وہ روکنے والا کہتا ہے اے بندے اصل میں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ ہوں جس کو لباس بشری میں تیرے سامنے کھڑا کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو تیرا یہ عمل اتنا پسند ہے اتنا پسند ہے کہ رب تعالیٰ نے تیری بھی بخشش فرما دی اور اس کی بھی بخشش فرما دی اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے محبت یہ بڑی مشکل بات ہے۔ " اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ لِلّٰهِ "
محبت ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ عزوجل کے لیے اور بغض وعداوت ہو تو وہ بھی اللہ عزوجل کیلئے

بندے کی اپنی ذاتی نہ کوئی دشمنی ہو نہ کوئی نفرت۔ جیسے آپ نے ایک مشہور واقعہ سنا ہو گا۔ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑے نامی گرامی کافر سے مقابلہ ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تھوڑی ہی دیر میں اس کو زیر کر لیا وہ زمین پر گر پڑا آپ اسکی چھاتی پر سوار ہو گئے۔ اُس کافر کو بڑی شرمندگی ہو رہی تھی۔ اپنے پرائے سب دیکھ رہے تھے کہ میدان میں گرا پڑا ہے اس ذلت سے بچنے کے لیے یہ سوچ کر کہ ایسی قبیح حرکت کروں جس سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غصہ آجائے اور یہ غصہ میں آکر مجھے فوراً قتل کر دیں۔

میں یہ ذلت آنکھوں سے نہ دیکھوں اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر تھوک دیا جب اُس کافر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مبارک پر تھوکا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کافر کو چھوڑ دیا اور ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ اب وہ کافر بڑا حیران ہوا کہنے لگا کہ جناب آپ نے مجھے قتل کے ارادے سے گرایا میں نے آپ پر تھوک دیا تو چاہیے یہ تھا کہ آپ کے اندر انتقام کی آگ اور زیادہ بڑھک جاتی آپ مجھے فوراً قتل کر دیتے مگر آپ نے مجھے چھوڑ دیا اس کی وجہ کیا ہے؟ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذرا جواب سنیئے اور اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھئے ہمارا کیا حال ہے حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

جب تو میرے مد مقابل آیا تو میرے دل میں رب تعالیٰ کی رضا تھی کہ میں اس کافر کو ڈھیر کرونگا مجھ سے رب تعالیٰ راضی ہو جائے گا۔ میری تیرے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی یہ دشمنی تھی تو رب تعالیٰ کی رضا کی خاطر تھی اس لیے جب میں تیرے اوپر حملہ آور ہوا تو زمین پر آگرا جب میں تیری گردن کاٹنے لگا تو نے میرے منہ پر تھوک دیا تیری اس حرکت سے مجھے غصہ آیا اب اس میں میرا ذاتی بدلہ بھی شامل ہو گیا۔ اور میری تلوار کبھی اپنی ذات کے لیے نہیں اُٹھی میری تلوار ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی اٹھتی ہے۔

آئیے اپنا محاسبہ کریں

میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میں معذرت کے ساتھ ایک بات عرض کروں تھوڑی دیر کے لیے ذرا گریبان میں جھانک کر دیکھیں آج ہماری جتنی لڑائیاں ہیں ہماری اپنی ذات کے لیے ہیں یا رب تعالیٰ کی رضا کے لیے ہیں جتنی لڑائیاں ہیں وہ رشتہ داروں میں، پڑوسیوں میں ہیں خاندان میں ہیں دفتری سلسلہ میں یا کاروباری سلسلہ میں، ملازمت پیشہ میں لے لو جتنی بھی لڑائیاں ہیں سب اپنی ذات کے لیے ہیں۔ اُس نے تجھے گالی نکال دی ،اُس نے میرا یہ کر دیا اس نے میرا وہ کر دیا۔ سب ذاتی تعصب بلکہ آپ نے شاید اسکی طرف توجہ نہیں دی کہ جب ہم عشاء کی نماز ادا کرتے ہیں تو وتروں میں ایک دعا پڑھتے ہیں جس کو نام دیتے ہیں" دُعائے قنوت "حالانکہ قنوت کا مطلب بھی دعا ہے تو ہم وتروں میں قنوت پڑھتے ہیں میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ ذرا اس کا ترجمہ پڑھ کر دیکھیں دعا تو ہم کرتے ہیں باادب کھڑے ہو کر۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. (اَللّٰهُمَّ اِنَّـا نَسْتَعِيْنُكَ)اس کا ترجمہ ہے اے اللہ تعالیٰ تجھ سے مدد چاہتا ہوں (وَنَسْتَغْفِرُكَ) اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں(وَ نُـؤْمِـنُ بِكَ) میں تیرے اوپر ایمان لاتا ہوں(وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ)اور میں تیرے اوپر توکل کرتا ہوں (وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرِ) اور میں تیری اچھی ثناء کرتا ہوں (وَ نَشْكُرُكَ وَلَانَكْفُرُكَ)اور میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں ناشکری نہیں کرتا (و نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ) اس کو چھوڑ دونگا اس سے کنارہ کش ہو جاؤنگا جو تیرا نافرمان ہوگا۔

قول وفعل میں فرق کیوں

کیا ہم نماز کے باہر اس پر عمل کرتے ہیں؟ ہم تو چھوڑتے اسکو ہیں جو ہمارا دنیا میں مطلب پورا نہ کرے جو ہمارے کام نہ آئے ہماری ہاں میں ہاں نہ ملائے ہماری تعریفوں کے پُل نہ باندھے ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بلکہ جو شریعت پر عمل کرتا ہے ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانبردار ہے نمازی ہے پرہیزگار ہے سنتوں پر عمل کرنے والا ہے تو کہتے ہیں چھوڑو جی اس کے ساتھ کیا رشتہ کرنا۔ ابھی بھی یقین جانو یہ ناسور ہمارے اندر موجود ہے کہ بھئی اس سے رشتہ نہیں کرنا جبکہ لڑکا پڑھا لکھا بھی ہے کیا اُس میں کوئی عیب ہے؟ نہیں جی اُس میں عیب بھی نہیں، اچھی پوسٹ پر بھی لگا ہوا ہے صرف اس لیے رشتہ نہیں کرنا کہ لڑکے نے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ عمامہ سر پر سجایا ہوا ہے۔ نماز کے اندر تو کہتے ہیں کہ میں اسکو چھوڑ دونگا جو تیرا نافرمان ہوگا نماز کے باہر آکر کیا کرتے ہیں جو فرمانبردار ہوتا ہے اسکو چھوڑ دیتے ہیں۔

یادرکھو میرے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت رکھنا بڑی سعادت کی بات ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک محفل میں تشریف فرما تھے چند صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی تشریف فرما تھے تو اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا نیک بندہ قریب سے گزرا تو کسی نے کہا حضرت صاحب یہ جو بندہ آپ کے قریب سے گزرا ہے یہ بڑا متقی پرہیزگار ہے اور یہ دوسرا بندہ اس سے بڑی محبت کرتا ہے لیکن تقویٰ میں بڑا فرق ہے۔

وہ بہت عبادت گزار ہے یوں سمجھو کہ نماز بھی پڑھتا ہے نفلی عبادت بھی کرتا ہے خیرات بھی کرتا ہے لیکن اس کے اندر تقویٰ نہیں پایا جاتا یہ فرض نماز پڑھ لیتا ہے اور روزے رکھ لیتا ہے اتنا زیادہ عبادت میں مصروف نہیں رہتا۔ مگر فرائض پورے کر لیتا ہے اس کا جواب سن کر آپ نے فرمایا کہ بے شک ان کے اندر تقویٰ میں بڑا فرق ہے نیکیوں میں فرق ہے لیکن یہ آپس میں محبت

کرتے ہیں قیامت کے روز رب تعالیٰ دونوں کو جنت میں اکٹھا کردے گا اور قرآن مجید کی آیت
مبارک سنو قرآن مجید میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيهِ (سورۃ عبس، آیت 35-34 پ30)

ترجمہ کنزالایمان: اس دن بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور جورو اور بیٹوں سے یعنی باپ بیٹے
سے دور بھاگ رہا ہوگا بھائی بھائی سے دور بھاگ رہا ہوگا ماں اکلوتے بیٹے کو چھوڑ کر بھاگ رہی
ہوگی ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِينَ (پارہ25 آیت66، رکوع12)

ترجمہ کنزالایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار۔
قیامت کے روز ہر بندہ ایک دوسرے کا دشمن بنا ہوگا۔ لیکن نیک بندوں کی دوستی وہاں بھی برقرار
رہے گی نیکوں کی یاری وہاں بھی برقرار رہے گی۔ لہٰذا نیک بندوں سے یاری لگاؤ اور نیک بندے
سے یاری لگانے کا مقصد یہ ہو کہ شاید اس کی صحبت میں بیٹھ کر میری بھی عاقبت سنور جائے۔ نیک
بندے سے یاری لگاؤں شاید اس کے بدلے میں رب تعالیٰ مجھ سے راضی ہوجائے میں اس کے
پیاروں سے پیار کرتا ہوں تو ہوسکتا ہے کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شمار ہوجاؤں۔

لہٰذا کسی سے محبت دولت یا دنیاوی آسائشوں یا دنیاوی مطلب کی وجہ سے نہ ہو بلکہ
محبت ہو تو رب تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہو یقین
جانو کہ یہ اخلاص پیدا کرنا بڑی مشکل بات ہے مگر قیامت کے روز میزان میں اس کا بڑا ہی وزن
ہوگا اور بڑے بڑے نیک عمل جن میں اخلاص نہیں ہوگا ان میں وزن نہیں ہوگا۔

اس لیے پیارے اسلامی بھائیو! نیک بندوں سے محبت کرو سرکار مدینہ راحت قلب و
سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جو بندہ جس سے محبت کرتا ہے قیامت کے روز
اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا "۔ جو اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے محبت کرنے والا ہے نیک بندوں سے
محبت کرتا ہے قیامت کے روز انہی کے زمرے میں اٹھایا جائے گا اور جو بندہ بدمعاشوں سے محبت

کرتا ہے، جوا کھیلنے والوں سے محبت کرتا ہے، شراب پینے والوں سے محبت کرتا ہے، بدکاریاں
کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، سود خوروں سے محبت کرتا ہے، رشوت کھانے والوں سے محبت
کرتا ہے بے حیائی کے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اب آپ خود ہی سوچیں کہ اس کا حشر
کس کے ساتھ ہوگا۔ ایک اور حدیث پاک کا مفہوم ہے۔

ہماری مشابہت کس کے ساتھ ہے

ذرا دل تھام کے سننے والی ہے کہ " جو بندہ جس قوم سے
مشابہت رکھنے والا ہوگا قیامت کے روز اسی قوم کے ساتھ اٹھایا جائے گا " اب ناراض نہ ہونا
آپ یہ سمجھتے ہونگے کہ دعوت اسلامی والوں کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے کہ یہ دعوت اسلامی والے
سختی کرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ جی داڑھی رکھو، عمامہ شریف پہنو، سنت کے مطابق لباس پہنو، لہٰذا
ان کے پاس ہی نہ بیٹھو، پیارے اسلامی بھائیو! حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو بندہ جس قوم کے
ساتھ مشابہت رکھنے والا ہے قیامت کے روز اسی قوم کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ آپ ذرا آئینے
کے سامنے کھڑے ہوجائیں صرف یہ دیکھیں کہ میرا چہرہ کس قوم کے ساتھ ملنے والا ہے، میرا
لباس کس قوم کے ساتھ ملنے والا ہے، میرا کھانے کا طریقہ کس قوم کے ساتھ ملنے والا ہے، میرے
اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ کس قوم سے ملنے والا ہے۔

اگر تو آپ کا طریقہ سوہنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ
سے ملنے والا ہے تو یقیناً آپ قیامت کو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ ہونگے۔
قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب، آیت 20، پارہ 21ع 19)

ترجمہ کنزالایمان: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ تمہارے لئے بہترین
نمونہ ہے۔ اب دیکھو کہ کیا میرا چہرہ اس نمونے کے مطابق ہے میرا لباس اُس نمونے کے مطابق

ہے میرے اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ اس نمونے کے مطابق ہے اگر ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور استقامت کی دعا کرو کہ یا اللہ عزوجل اسی پر میرا خاتمہ ہو جائے اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو ! خدارا اس پر غور کر لو کہیں ایسا نہ ہو ہمارا چہرہ یہودیوں سے ملتا ہے عیسائیوں سے ملتا ہے ہندوؤں سے مل رہا ہے قیامت کے روز اسی حال میں اٹھا کر دوزخ میں ڈال دیئے گئے تو کون پرسان حال ہوگا۔ ڈاکٹر اقبال ایسے ہی نہیں کہہ گیا کہ

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

خالی زبان سے لا الہ الا اللہ پڑھ لینے سے کمال حاصل نہیں ہوتا بلکہ مومن کی شان تو اس طرح ہونی چاہئے کہ جیسے اقبال نے کہا کہ

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا عملی نمونہ بننے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ انشاء اللہ عزوجل سنتیں سیکھنے کا موقع بھی ملے گا اور عمل کرنے کا جذبہ بھی حاصل ہوگا۔ دعوت اسلامی ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ وہ افراد جو مدنی ماحول سے وابستہ ہیں وہ ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے کیا تھے اور اب وہ کیا بن گئے۔ اللہ عزوجل ہمیں دعوت اسلامی کے مشک بار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور مدنی قافلوں کا مسافر بنائے۔

آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مرکز تجلیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نویت سنت الاعتکاف!

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے محدث، ایک بہت بڑے ولی کامل! آپ ایک مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ یہ سعادتیں ہمیں بھی زندگی میں بار بار عطا فرمائے۔

خانہ کعبہ کی زیارت کرنا، خانہ کعبہ کا طواف کرنا یہ ایک بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ خانہ کعبہ پر جب پہلی نگاہ پڑتی ہے تو بندہ جو دعا مانگتا ہے رب تعالیٰ قبول فرما لیتا ہے اور پھر خانہ کعبہ کی طرف آپ جتنی مرتبہ نظر اٹھا کر دیکھیں رب تعالیٰ آپ کو ایک حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

انوار و تجلیات کا مرکز

خانہ کعبہ وہ جگہ ہے جہاں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے انوار و تجلیات مسلسل اترتے رہتے ہیں۔ چوبیس گھنٹے براہ راست اللہ تبارک وتعالیٰ کے انوار و تجلیات کا نزول ہو رہا ہوتا ہے یہ وہی انوار و تجلیات ہیں جن کو نگاہ نبوت نے دیکھا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اپنی بیوی حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چھوٹے سے بچے حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کو جنگل بیابان میں جو بے آب و گیاہ تھا جہاں نہ پانی نہ کھانے کا بندوبست تھا اس جنگل بیابان میں چھوڑ کر

واپس آگئے اسی لئے کہ آپ نے اپنی نگاہ نبوت سے دیکھا کہ یہاں انوار وتجلیات اُتر رہے ہیں اور یہاں پر میری اولاد رہے گی تو ضائع نہیں ہوگی۔

آج اسی جگہ خانہ کعبہ بنا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خانہ کعبہ کی زیارت نصیب فرمائے، عمرے کی سعادتیں نصیب فرمائے یہ بہت بڑی سعادت ہے اصل میں ایک بات عرض کروں بہت سے ایسے افراد ہیں جو حج کی سعادت حاصل کرنے جاتے ہیں عمرے کی سعادت حاصل کرنے جاتے ہیں ان کے دلوں میں اہمیت نہیں ہوتی اس مقام کی وہ صحیح طور پر فائدہ بھی حاصل نہیں کرپاتے دیکھو اگر ایسے راہ چلتے ہوئے وقت کا صدر مل جائے مجھے اسکے عہدے کا ہی نہیں پتہ، اس کے رتبے کا بھی نہیں پتہ، اس کے اختیارات کا ہی نہیں پتہ تو میں اس سے کیا فائدہ اٹھاؤں گا۔

ایسے ہی ایک عام انسان کی طرح دیکھ کر چلتا بنوں گا اور اگر اس سے ملاقات کرنے سے پہلے مجھے اس کے اختیارات کا پتہ ہو اسکے رتبے کا اس کے منصب کا پتہ ہو پھر اس سے ملاقات ہو تو پھر میں اس سے بھرپور طریقے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرونگا۔ اسی طرح خانہ کعبہ کا جو مقام نہیں سمجھتا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کا مقام نہیں سمجھتا وہ بندہ وہاں چلا تو جاتا ہے ایک لاکھ سوا لاکھ خرچ کر کے چلا تو جاتا ہے مگر آگے کیا دیکھتا ہے کہ کالے کالے پتھر ہیں وہ سوچتا ہے کہ انہی پتھروں کی خاطر میں آیا تھا بس پھر دل ہی کالا ہوجاتا ہے یہ میں صحیح کہہ رہا ہوں اور جس کو پتہ لگ جائے کہ میری آنکھوں کے سامنے آج وہ مقام ہے جس کی طرف انبیاء کرام علیہم السلام منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے اور آج ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں اولیاء کرام، بزرگان دین اور تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور جہاں بھی نماز پڑھتے ہیں کہتے ہیں منہ طرف قبلہ شریف کے اور میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ آج وہی کعبہ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔

حجر اسود گناہ جذب کرتا ہے

خانہ کعبہ کے چار کونے ہیں ایک رکن یمانی ہے، دوسری طرف حجر اسود لگا ہوا ہے، اب حجر اسود کیا ہے؟ یہ جنت کا پتھر ہے حضرت آدم علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائے تو یہ پتھر ساتھ لے کر آئے تھے جب دنیا میں یہ پتھر لایا گیا تو اس میں روشنی بڑی تھی۔ مگر اب اس کا رنگ سیاہ ہوچکا ہے کیوں سیاہ ہوگیا ہے آپ نے ایک سیاہی چوس دیکھا ہوگا سیاہی چوس کا کیا کمال ہوتا ہے سیاہی کے اوپر رکھ دو تو وہ سیاہی کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے جس طرح سیاہی چوس سیاہی چوس لیتا ہے حجر اسود بندوں کے گناہوں کو چوس لیتا ہے۔ فرمایا یہ پتھر بڑا نورانی تھا مگر لوگوں کے گناہوں کو چوس چوس کر اس کا رنگ اب سیاہ ہوچکا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرماتے ہیں کہ جب بندہ مکہ معظمہ سے مدینہ شریف کی طرف جانے لگتا ہے تو یہ حجر اسود زبانِ حال سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ

کیا لک جبیں کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے
ارے مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

حجر اسود زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے بندے تو تو مدینہ شریف جا رہا ہے تیرے گناہوں کی سیاہی تو ڈھل جائے گی اے جانے والے مجھے بھی مدینہ شریف لے جاتا کہ میری بھی سیاہی ڈھل جائے۔ مدینہ شریف کا مقام اتنا ارفع و اعلیٰ ہے۔ حجر اسود وہ پتھر ہے جو بندہ اس کو بوسہ دے یا استلام کرے۔ استلام کا مطلب حجر اسود کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہیں جس طرح تکبیر تحریمہ کہتے وقت پھر یہ دعا پڑھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

یہ دعا پڑھ کر ہاتھ اس کی طرف کر دیتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے دیتے ہیں

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں عمل کئے ہیں حجر اسود کو بوسہ بھی دیا اور استلام بھی کیا۔اس لئے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں تھا کہ ایک وقت آئے گا میرے امتیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی ہر کوئی حجر اسود کو بوسہ نہیں دے سکے گا جو بوسہ نہ دے سکے جو بوسہ دینے میں اس کو فیوض و برکات ملتی ہیں وہی برکات استلام کرنے میں اسے مل جائینگی۔

حجر اسود کو بوسہ دینا سنت مگر لوگوں کو تکلیف دینا حرام

یہاں ایک بات عرض کرتا چلوں بعض بندے یہ ذہن بنا کر جاتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود کو بوسہ ضرور دینا ہے اور پھر وہ بوسہ دے کر آتے ہیں تو ایک دوسرے کو بتلاتے ہیں کہ میں نے اتنی دفعہ بوسہ دیا۔کبھی ان سے یہ پوچھو کتنوں کو دھکا دیکر بوسہ دیا۔اللہ تعالیٰ معاف فرمائے بس کیا کیا جائے عورتیں مرد گھتم گھتا ہو رہے ہوتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا، پیارے اسلامی بھائیو! حجر اسود کو بوسہ دینا فرض بھی نہیں ہے واجب بھی نہیں ہے یہ مستحب ہے لیکن ایک مستحب عمل کرنے کیلئے بندہ حرام کا مرتکب ہو اور مسجد حرام میں جہاں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے اور ایک گناہ لاکھ کے برابر ہے تو دھکا دینا، گھتم گھتا ہونا نامحرم مردوں عورتوں کا آپس میں گھتم گھتا ہونا شریعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی لوگ زخمی ہو جاتے ہیں بلکہ کئی لوگ ایسے ہیں جن کے دم گھٹ جاتے ہیں اگر بوسہ دے بھی دیا تو پھر نکلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے عورتوں کے دوپٹے اُتر جاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! کبھی ایسی جرأت نہ کرو آسانی سے بغیر کسی کی دل آزاری کے بغیر کسی کو دھکا دیئے موقع ملتا ہے تو بوسہ دو، سو بسم اللہ ورنہ بوسہ دینے کی ضرورت نہیں جو آپ کو بوسہ دینے میں فیوض و برکات ملتی ہیں وہ استلام کرنے میں بھی ویسے ہی ملیں گی۔

دعائیں قبول ہوتی ہیں

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان جو حصہ ہے یہ وہ حصہ ہے کہ یہاں جو دعا مانگو رب تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے۔اسی واسطے وہاں پر وہ دعا مانگی جاتی ہے جو بہت جامع دعا ہے۔ یعنی اگر آپ کے پاس وقت تھوڑا ہو اور آپ یہ سمجھیں کہ میرے لئے یہ قبولیت کی گھڑی ہے بلکہ بندے کو محسوس ہو جاتا ہے۔جیسے میں آپ کو کہوں کہ مانگو کیا مانگتے ہو۔آپ کہیں یار یہ موقع تو بڑا اچھا ہے لہذا اب میں کوئی ایسی چیز مانگوں جو سب سے بہتر ہو جس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہو جب تم یہ محسوس کرو کہ یہ موقع بھی قبولیت والا ہے اور وقت بھی مختصر ہے تو فرمایا سب سے بہترین دعا یہ ہے۔

سب سے بہترین دُعا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ، آیت 201 پ2)

ترجمہ کنزالایمان: ''اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا'' دنیا کی بھلائیاں بھی شامل ہو گئیں آخرت کی بھلائیوں بھی شامل ہو گئیں دوزخ کی آگ سے نجات بھی مل گئی تو اتنے حصے میں یہی دعا تھوڑے سے اضافے کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

ترجمہ کنزالایمان: ''یا اللہ! میری دنیا بھی بہتر کردے اور میری عقبٰی بھی بہتر کردے اور مجھے دوزخ کے عذاب سے بچا، یا اللہ جنت میں ہمیں نیک بندوں کیساتھ داخل کرنا۔'' کیسی جامع دعا اور بہترین دعا ہے اور اس کے بارے میں آپ کو عرض کروں اللہ تعالیٰ ہمیں اس جگہ بار بار حاضری نصیب فرمائے۔

مسجد حرام میں عشاق کی جگہ

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کا جو حصہ ہے بڑا بابرکت ہے
۔ویسے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف جدھر بھی منہ کر کے آپ نماز پڑھو آپ کی نماز ہو جائے گی
لیکن عشاق زیادہ تر اس حصے میں ملیں گے اس کی چند ایک وجوہات ہیں ایک وجہ تو یہ ہے کہ
جب آپ اس طرف کھڑے ہونگے تو آپ کے سامنے خانہ کعبہ ہوگا آپ کے بائیں طرف رکن
یمانی ہوگا اور دائیں طرف حجر اسود ہوگا جب آپ اس حالت میں کھڑے ہونگے آپ کا چہرہ کعبہ
کی طرف بھی ہوگا بیت المقدس کی طرف بھی ہوگا اور مدینہ منورہ کی طرف بھی ہوگا اب آپ یہ
دیکھیں جس بندے کو اس کیفیت کا پتہ ہی نہیں جو اُدھر کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا اس کو وہ سرور نہیں
آئے گا اور ایک اور بات عرض کروں کہ ہجرت سے پہلے نماز کیلئے بیت المقدس کی طرف منہ کیا
جاتا تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ شریف سے بڑا پیار تھا بیت المقدس سے بھی
پیار تھا مگر آپ کے قلب اطہر میں کعبہ کی بڑی محبت اور عظمت تھی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب مکہ معظمہ میں نماز ادا فرماتے تو اپنا رُخ اسی طرف فرماتے دائیں طرف حجر اسود بائیں طرف
رکن یمانی سامنے کعبہ بھی آجاتا ہے اور بیت المقدس بھی تو اگر آج کوئی بندہ اس نیت سے کہ سرکار
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح نماز ادا فرمائی تو اس کے دل میں وہ منظر آئے گا اور اس میں
پھر کتنا سرور آئے گا یہ بڑی پُر کیف گھڑی ہوتی ہے

جہاں میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹ مبارک لگے

جب بندہ حجر اسود کو بوسہ دینے لگتا ہے تو سوچتا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے آقا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹ مبارک لگے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یہ وہ پتھر ہے جس نے
سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارک کا بوسہ لیا ہے اور اسی جگہ ہمارے

ہونٹ لگے ہیں ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے انسان کو بے حد سرور آتا ہے
یعنی اس میں قطعاً شک وشبہ نہیں پتھر وہی ہے اور کسی جگہ کے بارے میں آپ حضرات
یہ سوچ سکتے ہیں کہ پتہ نہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک آیا ہے یا نہیں یعنی شک و
شبہ ہو سکتا ہے لیکن حجر اسود وہ پتھر ہے جسے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارک
لگے اُسی پتھر پر ہم گناہ گاروں کے لب لگ جائیں وہ کیا کیفیت ہوگی کیا سرور اور مزا انسان کو اس
وقت آ رہا ہوگا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر میں خانہ کعبہ کی کتنی اہمیت تھی۔
آپ اس سے اندازہ لگائیں۔ ہجرت سے پہلے نماز کیلئے وہ سمت اختیار کرتے کہ کعبہ کی طرف
بھی منہ ہو جائے اور بیت المقدس کی طرف بھی۔ لیکن جب مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لے
جاتے ہیں تو وہاں یہ کیفیت بن نہیں پاتی۔

دو قبلوں والی مسجد

جو حاجی حضرات وہاں گئے ہیں مدینہ منور میں مسجد قبلتین کی آپ نے
زیارت کی ہوگی۔ پہلے پہلے میں یہ سوچا کرتا تھا کہ جب تحویل قبلہ ہوا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نماز کی حالت میں جو اپنا رخ انور بیت المقدس سے ہٹا کر قبلے کی طرف کیا تو وہ ایسی
کیفیت ہوگی کہ نماز پڑھ رہے ہیں پیچھے مقتدی کھڑے ہیں آگے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو
تھوڑا سا رُخ تبدیل کیا ہوگا لیکن جب مسجد قبلتین دیکھی تو عقل دنگ رہ گئی وہاں تو بالکل ہی مخالف
سمت ہے یعنی اس طرف اگر قبلہ ہے تو بیت المقدس بالکل مخالف سمت میں۔ خانہ کعبہ میں تو یہ
کیفیت پائی جاتی تھی کہ سامنے کعبہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں نماز تو
بیت المقدس کی طرف رُخ انور کر کے ادا فرما رہے ہیں لیکن دل جو ہے وہ کعبہ کی طرف جا رہا ہے
۔اس سے علمائے کرام نے فرمایا کہ اگر انسان کا چہرہ کعبہ کی طرف ہے اور رخ دل کسی اور طرف
ہے تو یہ ناجائز نہیں اس لئے عشاق کہتے ہیں۔

میرا منہ کعبے کو ہے اور روئے دل روضے کی سمت
ارے میرا قبلہ اور ہے میرے دل کا قبلہ اور ہے

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی پر قبلہ تبدیل کر دیا

نبی پاک صاحب لولاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے ہیں اپنا رُخ انور بیت المقدس کی طرف ہے اور دل میں یہ ہے کہ ہمارا قبلہ کعبہ ہونا چاہئے اور عین نماز کے وقت اپنا رخ انور آسمان کی طرف اٹھایا ہے اللہ رب العزت نے آیتیں اُتار دیں۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ . (البقرہ، آیت 144، پارہ 2 رکوع 1)

ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلے کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔ اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا رُخِ انور ہم نے آسمان کی طرف اٹھتا دیکھ لیا ہے اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے چاہے دُعا نہیں مانگی صرف دل میں خیال کیا ہے۔ اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ جدھر چاہیں گے قبلہ ادھر بنا دیا جائے گا۔

تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت بیت المقدس کی طرف اور دو رکعت کعبہ کی طرف ادا کیں اور نماز کے دوران ہی اپنا رخ انور کعبے کی طرف فرما لیا۔ اور جن جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فوری طور پر اپنا چہرہ کعبہ کی طرف کر لیا سرکار صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی اتباع میں یہ نہیں سوچا کہ نماز کی حالت میں کیا ہو گیا ہے نماز تو پڑھ لیں بعد میں پوچھیں کہ کیا ہو گیا ہے نہ نہ دوران نماز ہی اپنا رخ پھیر لیا رب تعالیٰ نے ان صحابہ کرام کو دنیا میں ہی راضی ہونے کی بشارت سنادی اور آپ کو ایک عشق اور محبت کی بات عرض کروں قیامت کے روز ہر انسان کو پل صراط پر سے گزرنا ہو گا۔

جب پل کا ذکر آتا ہے تو تصور میں سوچتے ہیں کہ وہ پل کیسا ہو گا ہمارے ہاں بھی پل بنتے ہیں دریاؤں، ندی نالوں پر نیچے سے پانی بہہ رہا ہوتا ہے اور پل بنا ہوتا ہے پل صراط ایسا پل ہے جو دوزخ کے اوپر بنایا گیا ہے دوزخ نیچے بھڑک رہی ہو گی اوپر پل بنا ہوا ہے اور پل جتنا چوڑا ہو بندہ بے فکر ہو کر آسانی سے گزرتا ہے اور جتنی اسکی چوڑائی کم ہو گی اتنا گزرنا مشکل ہوتا ہے اور وہ پل صراط جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور اندھیری رات سے زیادہ اس پر اندھیرا ہے کل قیامت کے روز جب بندے وہاں سے گزریں گے کئی بندے ایسے ہونگے جو کٹ کٹ کے دوزخ میں گرتے جا رہے ہونگے اور کئی ایسے بھی ہونگے جو بڑے مزے مزے سے ٹہلتے ٹہلتے گزریں گے نیچے سے دوزخ دعا کرے گی یا اللہ اس کو جلدی گزار دے۔ پوچھا جائے گا دوزخ تو کیوں دعا کر رہی ہے وہ عرض کرے گی یا اللہ عزوجل اس کے نور ایمان سے میری آگ ٹھنڈی ہوتی جا رہی ہے مومن کا نور ایسا نور ہے۔

پُل صراط پر نور

جو دوزخ کی آگ ٹھنڈی کر دیتا ہے ایک ایسا بھی بندہ ہو گا جو پل صراط سے گزرے گا اسکا پاؤں پھسلے گا وہ دوزخ میں گرنے لگے گا تو ایک نور آئے گا سہارا دے گا اسے بچا کر پل صراط کے پار لے جائے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کاہے کا نور ہو گا؟ فرمایا وہ مجھ پر پڑھے ہوئے درود پاک کا نور ہو گا جو جہنم میں گرنے سے بچا لے گا۔ پل صراط جہاں سے بندے بڑے ڈرتے ڈرتے خوف زدہ ہو کر گزریں گے لیکن اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ

کی سوچ دیکھو کیسی کمال ہے ارشاد فرماتے ہیں

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے

کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

آپ فرماتے ہیں کہ ہم ڈرتے ڈرتے نہیں بلکہ وجد کرتے ہوئے پل صراط سے گزریں گے وجہ یہ بتائی کہ وہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعا بھی نہ مانگیں صرف دل میں خیال ہی آیا اور رخ انور آسمان کی طرف اٹھایا اللہ عزوجل نے قبلہ تبدیل فرما دیا۔ جب وہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگ رہے ہونگے کہ رب سلم امتی اے اللہ میری امت کو سلامتی سے گزار دے تو قبولیت میں شک کیسے ہوگا۔ لہذا ہم پل صراط سے وجد کرتے گزریں گے۔

دُعا کی جگہ درود وسلام

میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے دوران طواف آپ کے ہمراہ ایک نوجوان بھی طواف کر رہا تھا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ نوجوان دوران طواف دعائیں پڑھنے کی بجائے ہر مقام پر درود وسلام ہی پڑھتا جا رہا ہے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے پوچھا اے نوجوان کیا تجھے دعائیں یاد نہیں؟ نوجوان عرض کرنے لگا جناب آپ اپنا کام کریں مجھے اپنے کام میں مشغول رہنے دیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تجھے دعائیں یاد نہیں تو میں یاد کروا دیتا ہوں۔

نوجوان نے آپ کا نام پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا مجھے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

نوجوان نے جواب دیا کہ اگر آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز نہ بتلاتا۔ ماجرا کچھ یوں ہے! جو فضیلت مجھے درود وسلام میں نظر آئی کسی اور میں نظر نہیں آئی۔

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک قافلے میں شامل حج کے لئے آ رہا تھا راستے میں والد صاحب بیمار ہوگئے تیمارداری شروع ہوگئی لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں

دوا کی کے مصداق ان کے تندرست ہونے کے اثرات کم ہونے لگے۔ ادھر قافلے والوں نے سوچا اگر ہم ان کی تیمارداری میں مشغول ہوگئے تو کہیں حج کی سعادت سے محروم نہ رہ جائیں لہذا باپ بیٹے کو وہیں چھوڑا اور قافلہ روانہ ہوگیا۔ اتنے میں میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا میں بہت پریشان ہوگیا۔ لیکن میری پریشانی میں مزید اضافہ اس وقت ہوا جب میرے والد صاحب کا چہرہ سیاہ پڑ گیا۔

چہرہ سیاہ پڑ گیا

میں ان کا بیٹا ہونے کے باوجود خوف زدہ ہوگیا لہذا رونا شروع کر دیا۔ روتے روتے مجھے نیند آگئی۔ خواب میں میں نے نورانی شکل والے ایک بزرگ دیکھے جنہوں نے میرے والد ماجد کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جس کی برکت سے میرے والد صاحب کا چہرہ نہ صرف درست ہوگیا بلکہ روشن بھی ہوگیا میں نے عرض کیا کہ آپ کا تعارف! نورانی چہرے والے بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے میں وہی نبی تمہاری مدد کے لئے آیا ہوں تیرا والد بڑا گنہگار تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ تبدیل ہوگیا لیکن تیرے والد میں ایک خاصیت تھی کہ وہ روزانہ مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھا کرتا تھا آج اس کا درود پاک نہ پہنچا میں نے توجہ کی تو مجھے گوارہ نہ ہوا کہ درود پاک پڑھنے والا دنیا سے اس حالت میں جائے لہذا میں نے اس کا چہرہ بھی درست کر دیا ہے اور اس کے کفن دفن کا بندوبست بھی کر دیا ہے۔ نوجوان نے بتلایا کہ جب اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اس کے والد کا چہرہ بالکل درست ہو چکا ہے پھر تھوڑی دیر بعد چاروں طرف سے لوگ آئے انہوں نے کفن دفن کا بندوبست کیا پھر جنازہ پڑھا اور دفن کر دیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا انہوں نے بتلایا کہ صبح ایک بزرگ گزرے اور بتلا رہے تھے کہ جس نے بخشش کروانی ہو فلاں جنگل میں جنازہ پڑھ لے اس دن کے بعد میں دعاؤں کی جگہ درود پاک ہی زیادہ پڑھتا ہوں۔ اللہ عزوجل ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم .بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِی یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِی یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِی یَانُوْرَ اللّٰہ

پیارے اسلامی بھائیو! انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے ایک جسم اور دوسری روح جسم نظر آتا ہے جبکہ روح نظر نہیں آتی۔ جسم ظاہر ہے اور روح پوشیدہ ہے جب نظر نہیں آتی تو ہم مانتے کیوں ہیں؟ پیارے اسلامی بھائیو! روح نظر تو نہیں آتی مگر محسوس تو ہوتی ہے وہ کس طرح میں جو آپ کے سامنے گفتگو کر رہا ہوں میرا ہاتھ ہل رہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں آپ سن رہے ہیں آپ بیٹھے ہوئے ہیں یہ سب کمال ہے روح کا۔ جب بندے کے اندر سے روح نکل جاتی ہے جسم ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے مگر اب حرکت نہیں کرسکتا اس سے پتہ چلا کہ انسان کے جسم میں جو حرکت ہے وہ روح کی بدولت ہے اور پھر اگر انسان کے جسم سے روح کا تعلق ختم ہوجائے تو وہ مردہ (Dead Body) کہلاتا ہے کہتے ہیں کہ جی بندہ (Expire) ہوگیا ہے روح پرواز کرگئی ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ آپ کبھی یہ نہیں بتا سکتے کہ روح جسم کے اندر کس جگہ موجود ہے۔ روح پورے جسم میں موجود ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ پاؤں میں کانٹا چبھے تو پورے جسم کو تکلیف ہورہی ہے، ہاتھ میں چھری لگ جائے تو پورے بدن میں اس کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! پتہ چلا کہ روح پورے جسم میں ہے کہ ہاتھ کی تکلیف پورے جسم میں محسوس کی جارہی ہے پاؤں کی تکلیف پورے جسم میں محسوس کی جارہی ہے جیسے روح پورے جسم میں موجود ہے۔

اللہ عزوجل کی قدرت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے

پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے علم اور مشاہدے میں ہر چیز، ہر جگہ ہے۔ وہ نظر نہیں آرہا مگر اس کی قدرتوں سے اس کی ذات کے وجود کا پتہ چلتا ہے جس طرح ایک مردہ اور زندہ کہ مردہ حرکت نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے اندر سے روح نکل گئی ہے اور جو زندہ ہے روح کی موجودگی کی وجہ سے حرکت کررہا ہے لہٰذا یہ چیزیں پتہ دے رہی ہیں کہ انسان کے اندر ایک شے ہے جس کو روح کہتے ہیں جب روح کا تعلق جسم سے منقطع ہوجائے تو بندہ انتقال کرجاتا ہے اس کی موت واقع ہوجاتی ہے۔

سرکار ﷺ امتیوں کا درود خود سنتے اور جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ پیارے آقا نے ارشاد فرمایا کہ جب میرا امتی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ رب العزت میری روح کو میرے جسم میں لوٹا دیتا ہے میں اس کا درود سنتا ہوں اور اس کو جواب بھی دیتا ہوں (ابن ماجہ) بڑی توجہ سے سننے والی باتیں ہیں اب موت کی تعریف میں نے یہ بتائی تھی کہ جسم کا روح سے تعلق ختم ہوجائے تو بندہ مرجاتا ہے اور جب جسم میں روح لوٹ آئے تو بندہ زندہ ہوجاتا ہے تو حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب میرا اُمتی مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے میری روح رب تعالیٰ میرے جسم میں لوٹاتا ہے جب روح لوٹ آئی تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں اب میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ چوبیس گھنٹوں میں کوئی ایسی ساعت بتلاؤ کہ جس میں سرکار پر درود پاک نہ پڑھا جاتا ہو۔ آپ کا جواب یقیناً یہی ہوگا کہ جی ایسی کوئی ساعت نہیں جس میں درود پاک نہ پڑھا جاتا ہو اس سے پتہ چلا کہ سرکار زندہ ہیں۔ (سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۴۱، مسند امام احمد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۲۷)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

مقام سجّین اور مقام علّیین

اور دوسری دلیل سنو قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ دو مقامات ہیں ایک مقام سجین ہے اور ایک مقام علیین ہے۔فرمایا جب ایک بندہ گناہگار، بدکار، نافرمان کا انتقال ہوجاتا ہے اس کی روح نکالی جاتی ہے تو اس کی روح اس کے جسم سے بدتر مقام پر منتقل کی جاتی ہے یعنی مقام سجین جہاں اس کو تکلیف پہنچتی رہتی ہے اس کو سزا ملتی رہتی ہے اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے اور جو نیک بندہ متقی، پرہیزگار اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے جب اس کے جسم سے روح نکالی جاتی ہے۔

تو وہ اس کے جسم سے اعلیٰ مقام پر فائز کی جاتی ہے اور وہ مقام ہے علیین، اس مقام پر اس کو سکون ملتا ہے انعامات سے نوازا جاتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہوتی ہے لہذا اس کی روح وہاں پر لطف اندوز ہوتی ہے اور اسے وہاں فائدہ پہنچتا رہتا ہے تو یہ ایک اصول یاد رکھو کہ جو بندہ بدکار ہوگا اس کی روح کو اس کے جسم سے بدتر جگہ پر رکھا جائے تو اور جو نیک ہوگا اس کے جسم سے اعلیٰ مقام پر اس کی روح کو رکھا جائے گا۔اور پھر جب سرکار مدینہ کی روح مبارک قبض کی گی اب ان کی روح کو اس جگہ رکھنا ہے جو سرکار ﷺ کے جسم اطہر سے افضل و اعلیٰ ہو پوری کائنات میں دیکھا گیا کوئی ایسی جگہ نہ ملی جو آپ کے جسم اطہر سے افضل ہو رب تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ کی روح وہیں لوٹا دو سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات بعد از وصال کے بارے میں ایک اور دلیل سنو۔

شہید زندہ ہوتا ہے

دلیل نمبر 3 قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ (سورۃ بقرہ پارہ نمبر 2، رکوع 3)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔

یعنی جو اللہ کے راستے میں مارے گئے انہیں مردہ مت کہو اب ذہن میں ایک خیال آیا کہ ایک بم پھٹتا ہے انسان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے ہیں شاید ان کی عظمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے انہیں مردہ کہنے سے روک دیا لیکن ان کے مردہ ہونے کا خیال تو آسکتا ہے مگر رب تعالیٰ نے اس پر بھی پابندی لگادی اور ارشاد فرمایا

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ.

(سورۃ آل عمران 169، پارہ 4، رکوع 8)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! بڑے غور سے سننے والی بات ہے کہ جو نبی ﷺ کے دین کی خاطر مرے وہ زندہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر مرے وہ زندہ تو جس کے نام پر مرنے والا زندہ ہے تو اس نبی ﷺ کا اپنا مقام کیا ہوگا۔انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات شہداء کرام کی حیات سے اس لئے بھی افضل ہے کہ شہید کی بیوی سے نکاح جائز ہے جبکہ نبی علیہ اسلام کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ان کا نکاح برقرار رہتا ہے۔

اب چوتھی دلیل سنو!

غزوۂ احد ہے سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جارہے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہمیں سمجھ نہیں آئی چھوٹا جہاد کونسا ہے؟ بڑا جہاد کونسا ہے؟ ایک تو ہم نے ابھی کفار کے خلاف جہاد کیا جو ہم میں سے مارے گئے شہید ہوگئے، جو زندہ بچ گئے وہ غازی ہوئے ایک تو یہ جہاد ہے کوئی اس سے بڑا جہاد بھی ہے کہ ہم چھوٹے سے بڑے جہاد کی طرف جارہے ہیں۔

سرکار دو عالم نور مجسم نے ارشاد فرمایا ہاں اس سے بھی بڑا ایک جہاد ہے یہ جو کفار کے خلاف ہم نے لڑائی کی ہے یہ چھوٹا جہاد اور بڑا جہاد نفس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب)

نفس کے خلاف جہاد کرنا جہاد اکبر ہے اب میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرونگا کہ جو چھوٹے جہاد کا مرا ہوا ہو وہ تو زندہ ہے اور بڑے جہاد کا مرا ہوا زندہ کیونکر نہ ہوگا؟

دلیل نمبر پانچ

سیدھا راستہ انعام یافتہ افراد کا ہے

پانچویں دلیل سنو! نماز کے اندر ہاتھ باندھ کر ہم اس طرح رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (سورہ فاتحہ)

ترجمہ: چلا ہمیں سیدھے راستے پر، راستہ اُن کا جن پر تیرا انعام ہوا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یا رب یہ انعام یافتہ لوگ کون ہیں جن کے راستے پر چلا جائے تو ایک اصول یاد رکھو کہ قرآن پاک کی بہترین تفسیر وہی ہوگی جو تفسیر قرآن بالقرآن ہوگی یعنی ایک آیت کی تفسیر دوسری آیت سے کی جائے یہ سب سے افضل تفسیر ہے اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی تفسیر حدیث سے کی جائے لیکن قرآن پاک کی سب سے اعلیٰ و افضل تفسیر وہی ہوگی جو قرآن کی قرآن سے کی جائے گی اب ہم سوچ میں پڑ گئے کہ اے مالک و مولیٰ وہ انعام یافتہ کون لوگ ہیں لہذا رب ذوالجلال نے خود ہی کرم نوازی فرما کر انعام یافتہ لوگوں کی نشاندہی فرمادی ارشاد ہوتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا. (النساء پارہ 5 آیت 69، رکوع 6)

ترجمہ کنز الایمان: ''جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔''

یہ چار گروہ بتائے جو انعام یافتہ ہیں پہلے نمبر پر نبی ہیں دوسرے نمبر پر صدیقین، تیسرے نمبر پر شہداء اور چوتھے نمبر پر صالحین، اس ترتیب کا یاد رکھنا ایمان کی مضبوطی کے لئے بہت ضروری ہے ایمان جس شخص کا مضبوط ہوگا اس کے عمل میں اتنی ہی لذت و چاشنی آتی چلی جائے گی اس کا ہر نیک عمل بابرکت ہوگا تو میں نے عرض کیا کہ انعام یافتہ چار گروہ ہیں اب مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر تیسرے نمبر والا زندہ ہے تو پہلے نمبر والے کا مقام کیا ہوگا؟ اب شہداء تیسرے نمبر پر ہیں ان کو مردہ کہنے کی ممانعت ہے بلکہ انہیں مردہ گمان بھی نہیں کرنا تو انبیاء کی حیات میں شک کرنا کیسا ہوگا اور ایک اور دلیل عرض کروں کہ سورۂ فتح پارہ چھبیس کی آیت مبارکہ ہے کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ . (سورہ فتح، آیت 29، پارہ 26، رکوع 12)

ترجمہ کنز الایمان '' محمد اللہ کے رسول ہیں''

کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والا ہو اس سے کہو بھئی محمد رسول اللہ کا ترجمہ بتلا دو بس وہ ترجمہ بتائے گا اور مسئلہ حل ہو جائے گا رب تعالیٰ نے فرمایا محمد رسول اللہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور رسول ایک صفت ہے اگر صفت موجود ہے تو موصوف بھی موجود ہے۔ موصوف زندہ ہوگا تو صفت اس میں ہوگی اور جب موصوف نہیں ہے تو صفت بھی ختم ہوگئی۔ جیسے اب آپ حضرات یہ نہیں کہہ سکتے کہ جنرل ضیاء الحق صدر ہے کیوں کہ ضیاء الحق ختم ہو گیا تو اس کی صدارت بھی ختم ہوگئی۔ موصوف باقی نہ رہا تو صفت بھی ختم ہوئی۔ اب قرآن پاک کا ترجمہ دیکھو فرمایا محمد اللہ کے رسول ہیں یہ نہ کہا کہ محمد اللہ کے رسول تھے۔ لہذا جب رسالت ہے تو موصوف بھی زندہ ہے پتہ چلا کہ نبی اکرم زندہ ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

آیئے! اس سلسلے میں ایک اور دلیل رب تعالیٰ کے ارشاد سے آپ کے گوش گزار کروں۔ رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الحج۔آیت 107)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے حبیب ﷺ آقا کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

سارے جہانوں کیلئے رحمت

رب تعالیٰ رب العالمین ہے اور اس نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اب پیارے اسلامی بھائیو! سارے عالمین کے لیے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت ہیں اب سرکار رحمت کرنے والے ہیں اب ہم جس میں رہ رہے ہیں تو یہ بھی تو عالم میں شامل ہے اگر معاذ اللہ یہ سمجھو کہ سرکار زندہ نہیں ہیں تو رحمت نہیں کر سکتے اور رحمت نہیں کر سکتے تو ہمارے لیے رحمت نہ ہوئے تو پھر قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ میرا محبوب ﷺ تو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے تو ماننا پڑے گا کہ ہمارے آقا زندہ ہیں۔ ہمارے آقا زندہ بھی ہیں اور رحم کرنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ اختیار بھی موجود ہے کیونکہ اگر زندہ ہیں اور رحمت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے تو تب بھی ہمارے لئے رحمت نہیں ہو سکتے۔

دلیل نمبر 8

اور ایک بات اور سنو زندہ بھی ہیں رحم کرنے کی طاقت بھی ہے اختیار بھی ہے لیکن ہیں مدینہ آیئے اب آپکو ایک اور بڑی پیاری حدیث پاک سناؤں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میرا امتی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو میں اس کا درود سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں ایک صحابی عرض کرتے ہیں کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ انتقال کر جائیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قربان

جائیں سوال وہ کرتے ہیں اور عقائد ہمارے درست ہو رہے ہیں عرض کرتے ہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی تو آپ بظاہر زندہ ہیں ہمارا درود سنتے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں جب آپ وفات پا جائیں گے پھر کیا ہوگا؟ پھر درود پاک کون سنے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ غور سے سن لو۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ (مشکوۃ شریف، صفحہ 121، جلاء الافہام صفحہ 63، سنن ابی داؤد جلد 1 صفحہ 150، سنن ابن ماجہ صفحہ 77 جلد 1، الحاوی للفتاوی للسیوطی جلد 2 صفحہ 263، کنز العمال للمتقی جلد 1 صفحہ 499)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق بھی دیئے جاتے ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مزار پر انوار میں زندہ ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات کو ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ سے کوئی شے پوشیدہ نہیں اس کی دلیل کیا ہے؟ دلیل سنو

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

نَظْرَةُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعٍ کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ تِصَالِیُ (قصیدہ غوثیہ)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ تو

یہ شان ہے خدمت گاروں کی　　سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم کیا ہوگا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کائنات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر کروڑوں انوار کی بارش فرمائے اور آپ کے درجات میں مزید بلندیاں عطا فرمائے آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

کہ غیب کیا ہوتا ہے؟ غیب کی تعریف کیا ہے؟

حواس خمسہ

تو یہ بات ذہن نشین کرلو بندے کے پاس پانچ ذرائع ہیں جن کے ذریعے بندہ علم حاصل کرتا ہے ان کو حواس خمسہ کہا جاتا ہے۔

1۔ دیکھنے سے علم حاصل ہوتا ہے۔

2۔ سننے سے علم حاصل ہوتا ہے۔

3۔ سونگھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بدبودار چیز ہے یا خوشبودار۔

4۔ چکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ میٹھی چیز ہے یا ترش۔

5۔ چھونے سے علم حاصل ہوتا ہے۔

یہ پانچ حواس ہیں جنہیں حواس خمسہ کہا جاتا ہے۔ فرمایا جہاں پانچوں ذرائع جواب دے جائیں اور شے موجود یعنی حواس خمسہ جس کا ادراک نہ کرتے ہوں اور شے موجود ہو اس کو غیب کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے پاس کراماً کاتبین موجود ہیں قرآن پاک فرماتا ہے

کِرَاماً کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ

کراما کاتبین تمہارے ساتھ ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اس کو لکھتے جاتے ہیں کیا ہمارے حواس خمسہ اس کا ادراک کرتے ہیں پکڑ سکتے ہو، کیا ان کو دیکھ سکتے ہو۔ کیا ان کو سونگھ لینے سے یا چکھ لینے سے علم حاصل ہو جاتا ہے۔ پانچوں ذرائع فیل ہو گئے مگر کراماً کاتبین موجود ہیں حواس خمسہ انکا ادراک نہیں کررہے لہٰذا یہ غیب ہونگے۔ اسی طرح جنت دوزخ بھی غیب ہیں تقدیر بھی غیب ہے۔

سب سے بڑا غیب

سب سے بڑا غیب اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اس کی قدرت وذات کے جلوے موجود نہ ہوں۔ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ. (سورۃ ق، آیت 16، پارہ 26، رکوع 16)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم دل کی رگ سے بھی اور اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔

لیکن اس کے باوجود نظر نہیں آرہا۔ حواس خمسہ ادراک نہیں کررہے سب سے بڑا غیب ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود (حدائق بخشش)

جس کے سامنے رب موجود ہے اور وہ رب تعالیٰ کا دیدار کررہے ہیں اور دیدار بھی کیسے کررہے ہیں؟ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ. (مشکوٰۃ شریف صفحہ 70، ترمذی جلد 2 صفحہ 159)

ترجمہ: میں نے اپنے رب تعالیٰ کو ایسے حال میں دیکھا کہ بڑی اعلیٰ صورت میں تھا۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر ایک تجلی دیکھی وہ پہاڑ جل کر سرمہ ہوگیا۔ آپ بے ہوش ہوگئے جب آپ کو ہوش آیا تو آپ کی آنکھوں کی بینائی اتنی تیز ہوچکی تھی کہ کئی میل دور کالے پہاڑ پر کالی چیونٹی چل رہی ہوتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اس اندھیری رات میں بھی دیکھ لیتا تھا چیونٹی چل رہی ہو اور رات کا اندھیرا ہو اور چیونٹی بھی کئی میل دور ہو میں اس چیونٹی کو بھی دیکھ لیتا تھا۔ میں کہتا ہوں جس نے ایک تجلی دیکھی اس کی بینائی کا یہ عالم ہے اور جس نے رب تعالیٰ کو دیکھا اس کی بینائی کا عالم کیا ہوگا؟ سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے مزار پُر انوار میں زندہ ہیں اور ساری کائنات کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں

اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج بھی جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔

دیوانیو بیٹھے رہو محفل نوں سجا کے تے

شاید میرے آقا دا ایتھوں وی گزر ہووے

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تشریف لے جانا چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں عقیدہ ہے اللہ پاک کے بارے میں یہ عقیدہ نہیں رکھ سکتے اللہ تعالیٰ جہاں چاہے تو آ سکتا ہے۔ناں،ناں اس کی قدرت وعلم تو ہر جگہ کو گھیرے ہوئے ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔

دلیل نمبر 9

اور دلیل یہ بھی اس کی کہ جب معراج کی رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصیٰ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت فرمائی مقتدی کون تھے ؟انبیاء کرام علیہ السلام،مگر وہ تو پردہ فرما چکے تھے۔

خاتم النبیین

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخر میں تشریف لائے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح ایک مکان بناؤ مکان مکمل ہو جائے تو صرف ایک اینٹ کی گنجائش رہ جائے فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں ۔(مفہوم حدیث مشکوۃ شریف)اینٹ لگ گئی مکان مکمل ہو گیا۔اب کسی اور کی گنجائش نہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر میں تشریف لائے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد اقصیٰ تشریف لے جاتے ہیں تو انبیاء کرام علیہ السلام وہاں پہنچتے ہیں اور انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی بیلچہ یا دیگر اوزار لے کر وہاں پہنچا تھا کہ ان کو وہاں سے نکال کر جہاں جہاں ان کے مدفن ہیں وہاں سے مسجد اقصیٰ لے کر آئے ہرگز نہیں۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری جس راہ سے گزری

فرمایا مَرَرْتُ عَلٰی قَبْرِ مُوْسٰی هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ:جب میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے اوپر گزرا تو موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر اپنے مزار میں کھڑے نماز ادا فرما رہے ہیں۔

اور جب مسجد اقصیٰ میں پہنچے تو وہ وہاں پہلے پہنچے ہوئے ہیں اور جب آسمانوں پر تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی موجود ہوتے ہیں اور جب واپس تشریف لاتے ہیں تو وہاں بھی موجود ہیں پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور جہاں تشریف لے جانا چاہیں جا بھی سکتے ہیں جب مقتدیوں کی شان یہ ہے تو سردار کا عالم کیا ہوگا؟

دلیل نمبر 10

پیارے اسلامی بھائیو!یقین جانو کہ جو نبی کو زندہ نہیں مانتا اسکی نماز ہی نہیں ہوتی۔دیکھو میں یہاں ایک اور دلیل پیش کرتا ہوں کہ جیسے آپ مسجد میں داخل ہوتے ہیں یا آپ گھر میں داخل ہوں اب آپ کے والد صاحب وہاں موجود نہیں اور آپ کہتے ہیں ابا جی!السلام علیکم۔دیکھنے والے کہیں گے کہ پاگل ہے وہاں کوئی موجود نہیں ہے سلام کر رہا ہے؟میں آپ سے عرض کرتا ہوں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہیں تو پھر نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ کیوں کہتے ہیں؟اور جو اہل علم ہیں وہ اشارۃً میری بات سمجھ جائیں گے۔السلام علیک واحد حاضر کے لئے اور السلام علیکم جمع حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔جیسے نماز میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور دعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ یہ تمام حاضر کی ضمائر ہیں یعنی اے اللہ تعالیٰ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔تو جہاں (ک) آئے یہ حاضر کی ضمیر ہے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اے غیب کی خبریں بتانے والے آپ پر سلام ہو۔یعنی جب بندہ السلام علیک کہتا ہے تو اس کو یہ یقین کر لینا چاہیے کہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ بھی ہیں اور حاضر

بھی ہیں۔ میں ان کو سلام کر رہا ہوں میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام سن بھی رہے ہیں اور جواب بھی ارشاد فرما رہے ہیں۔ (مفہوم عبارت احیاء العلوم) اور یہ بھی میں قانون بتاتا جاؤں کہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے اگر میں آپ کو سلام نہیں کرتا تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے ثواب سے محروم رہوں گا عذاب کا مستحق نہیں۔ سنت کو حقارت کی نظر سے دیکھو گے تو ایمان ضائع ہوجائے گا اور اگر کوئی سستی کی وجہ سے سنت پر عمل نہیں کرتا تو وہ ثواب سے محروم ہے گنہگار نہیں۔

دلیل نمبر 11

سلام کرنا سنت اور جواب دینا واجب، لیکن اگر کوئی آپکو سلام کردے تو آپ جواب نہیں دو گے تو واجب ترک کرنے کی وجہ سے عذاب کے مستحق، اب میں زید کو سلام کروں وہ جواب نہ دے گا تو گنہگار ہوگا۔ بکر کو سلام کروں وہ جواب نہ دے گا تو گنہگار ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کروں اور وہ جواب نہ دیں یہ ان کے شایان شان نہیں بلکہ نبی علیہ السلام تو معصوم ہوتے ہیں۔ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو معصوموں کے بھی سردار ہیں اور جب ہم سلام کرتے ہیں تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں آپکو میں اپنی آپ بیتی سناؤں۔

ایک مرتبہ مسجد نبوی شریف میں ہم بیٹھے ہوئے تھے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے آپ سبز عمامہ شریف پہنے ہوئے ہوں تو دیوانے خود بخود اکٹھے ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ تو میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھا ہوا تھا تو کچھ محبت کرنے والے اکٹھے ہوگئے میں نے ان سے کہا کہ ہم یہاں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہیں آج ایسے واقعات سناؤ جس سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں آپ کی محبت میں اضافہ ہو۔ مختلف افراد نے اپنے مختلف واقعات سنائے۔ پھر کبھی موقع ملا تو تفصیلاً آپ کے گوش گزار کروں گا۔ بہر حال ہمارے

موضوع کے مطابق ایک واقعہ ایک اسلامی بھائی نے سنایا وہ آپ کو سنانے لگا ہوں۔ وہ اسلامی بھائی کہنے لگا کہ حافظ صاحب میری ایک عادت تھی کہ میں تہجد کے وقت مسجد نبوی شریف کے دروازے پر آکر کھڑا ہوجاتا۔ مسجد نبوی شریف صرف رمضان المبارک میں دن رات کھلی رہتی تھی۔ باقی گیارہ ماہ میں عشاء کی نماز کے فوراً بعد اسے بند کردیا جاتا تھا۔ لیکن اب سارا سال کھلی رہتی ہے۔

جاگتی آنکھوں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار

صبح جب تہجد کی اذان ہوتی تو مسجد نبوی شریف کو کھولتے ہیں کہنے لگا کہ میں تہجد کے وقت دروازے کے آگے کھڑا ہوجاتا جیسے ہی دروازہ کھلتا میں تہجد کی نماز ریاض الجنۃ میں ادا کرتا تھا۔ ایک دن رش بہت تھا جیسے ہی دروازہ کھلا لوگ دوڑ کر ریاض الجنۃ میں جگہ حاصل کرنے لگے اور میں نے دوڑنا ادب کے خلاف سمجھا۔ اور جب چل کر وہاں پہنچا تو ریاض الجنۃ میں جگہ نہ بچی۔ تو مجھے جو جگہ ملی وہ ایسی تھی کہ جب میں کھڑا ہوتا تو ریاض الجنۃ سے باہر اور جب سجدہ کرتا تو سر ریاض الجنۃ میں ہوتا تھا۔ کہنے لگے کہ میں نے نماز تو پڑھ لی مگر سکون نہ آیا اور میں نے رونا شروع کردیا۔ کہ مجھ سے کوئی ایسا عمل سرزد ہوگیا ہے جس کی وجہ سے مجھے ریاض الجنۃ میں جگہ نہیں ملی۔ اس نے مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے یہ واقعہ سنایا اور قسم کھا کر کہا کہ حافظ صاحب میں نے اپنی جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبز جالیوں کے قریب تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرمارہے ہیں۔

" کہ دیوانے پریشان نہیں ہوتے جہاں ہمارے دیوانے ہوتے ہیں وہاں ہم ہوتے ہیں اور جہاں ہم ہوتے ہیں وہیں ریاض الجنۃ ہوتا ہے"۔

اور ۵۵۵ھ میں حضرت امام رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے

میری روح آتی تھی آپ کی بارگاہ میں حاضری دیتی تھی آج میری روح بھی حاضر ہے اور جسم بھی۔ میں آپ کے دست اقدس کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

قبر سے ہاتھ باہر نکلا

جب انہوں نے یہ التجا کی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس مزار پُر انوار سے باہر نکالا انہوں نے بوسہ دیا۔ اور ہزاروں لوگ موجود تھے جنہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس کی زیارت کی۔ ان زیارت کرنے والوں میں حضور غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ اس لیے ہمارا یہ عقیدہ ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

اسی لیے میرے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اور ہمارے احوال سے واقف ہیں یہ ہمارا عقیدہ ہے یہی اسلامی عقیدہ ہے۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! آپ خود ہی بتلائیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز نہ پڑھتا دیکھتے ہونگے تو خوش ہوتے ہونگے یا پریشان ہم روزہ نہیں رکھتے۔ زکوٰۃ نہیں دیتے، جواء کھیلتے ہیں، فراڈ کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، شراب پیتے ہیں، بدکاریاں کرتے ہیں۔

اب ایمانداری سے بتاؤ کہ ہمارے ان کاموں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوتے ہیں یا ناراض ہوتے ہیں۔ یقیناً ناراض ہوتے ہونگے۔ ایمانداری سے بتاؤ کہ اس قدر عظمت والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنا چاہیے کہ ناراض کرنا چاہیے۔

یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنا چاہیے اسکے لیے شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور جو نیک بننا چاہتا ہے اس کے لیے نسخہ عرض ہے کہ بُروں کی دوستی چھوڑ کر نیکوں

کو اپنا دوست بنالے۔ نیک بندے کی صحبت بندے کو نیک بنادیتی ہے اور برے بندے کی صحبت برا بنادیتی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کا مدنی ماحول آپ کو نیکوکاروں کی صحبت فراہم کرے گا۔ یہ ماحول آپ کو بے نمازی سے نمازی بنادے گا۔ اگر تو ماں باپ کا نافرمان ہے تو یہ ماحول تجھے ماں باپ کا فرمانبردار بنادے گا۔ اگر تو چوک میں کھڑا ہو کر آوارہ گردی کرنے والا ہے تو مدنی ماحول تجھے چوک میں کھڑا کر کے فیضان سنت کا درس دینے والا بنادے گا۔ پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں جینا مرنا نصیب فرمائے۔

اور مدنی قافلوں کا مسافر بھی بنائے۔ مدنی قافلوں میں سفر کرنا اس لیے بھی ضروری ہے اگر میں عرض کروں کہ وہ خوش نصیب افراد جن کو چھ کلمے، نماز جنازہ، دعائے قنوت، وضو اور غسل کا طریقہ، نماز کی شرائط اور فرائض یاد ہیں ہاتھ کھڑا کریں۔ تو شاید ہی چند افراد کے ہاتھ کھڑے ہوسکیں۔ بلکہ کئی مرتبہ نکاح پڑھانے کا اتفاق ہوا۔

افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اکثر دلہے اور دلہن جن کو کلمے اور ایمان کی صفتیں یاد نہیں ہوتیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ چلو میں آگے آگے پڑھتا ہوں تم پیچھے پیچھے پڑھ لو۔ مگر کئی ایسے جو پیچھے پیچھے بھی نہیں پڑھ پاتے۔ اُس وقت میں سوچتا ہوں کہ جو زمین پر بیٹھ کر کلمے نہیں سنا سکتے قبر میں جا کر خاک سنائیں گے۔

انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ مدنی قافلوں کے مسافر بنیں گے تو یہ تمام مسائل یاد کرنا آسان ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت اسلامی کے مشک بار مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ المبین

محفل میلاد کی برکتیں

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں قرب حاصل کرنے کا نسخہ

درود پاک کی فضیلت میں

پیارے آقا نے ارشاد فرمایا کہ جو جو میرا امتی جتنا کثرت کے ساتھ دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھے گا کل بروز قیامت وہ مجھ سے اتنا ہی قریب ہوگا۔ (مفہوم حدیث ترمذی، کنزالعمال)

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا نور اللہ

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک شعر آپ نے سنا ہوگا کہ

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! پہلے وقتوں میں یہ سلسلہ عام ہوتا تھا کہ سرکار کا میلاد گھر گھر کروایا جاتا تھا مگر اب تو حالات ایسے ہوگئے ہیں کہ الامان والحفیظ گھر گھر گانے باجے، فلمیں، ڈرامے ان میں اس قدر مشغول ہوگئے کہ اب یہ محافل بہت کم ہوگئی ہیں۔ بہر حال ایک گاؤں تھا جس میں یہ سلسلہ رائج تھا کہ میلاد شریف کے مہینے میں روزانہ کسی نہ کسی گھر میں محفل میلاد ضرور ہوتی تھی ایک بندہ بے چارہ غریب تھا۔

اس کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں بھی میلاد کراؤں، مگر یہ شوق دل کے اندر ہی رہ جاتا تھا اس وجہ سے کہ اس کے مالی حالت اچھی نہ تھی دوسرا اس کا گھر بڑا چھوٹا تھا اس وجہ سے اس کے جذبات اندر ہی اندر دب جاتے۔ ایک مرتبہ ایک محفل میلاد میں شریک تھا محفل پر کچھ ایسا رنگ چھایا کہ اب اس سے برداشت نہ ہوسکا اس نے بھرے مجمع میں اعلان کر دیا کہ فلاح دن

میرے گھر میں بھی میلاد شریف ہوگی۔ لہذا لوگ اکٹھے ہونے شروع ہوگئے۔ پہلے کمرہ بھرا پھر برآمدہ پھر صحن اور لوگ اتنے جمع ہوگئے کہ باہر گلی میں کھڑے ہو کر عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میلاد شریف سن رہے ہیں۔

اس بے چارے کے پاس اتنا اہتمام نہیں تھا کہ دری کا بندوبست کرتا تا کہ وہ دری پر بیٹھ کر میلاد شریف سکون کے ساتھ سنتے اتفاق کی بات ہے کہ اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا یہودی کی بیوی نے دیکھا کہ لوگ باہر کھڑے ہیں اچھا نہیں لگتا۔ اس نے اپنی چادر دی کہ یہ بچھاؤ اور اس پر بیٹھ کر میلاد پاک سنو اور جب جانے لگو تو دروازہ کھٹکھٹا کر یہ چادر مجھے واپس دے دینا۔ بہر حال لوگ چادر بچھا کر بیٹھ گئے اور سرکار کا میلاد پاک سنا اور جب میلاد پاک کی محفل ختم ہوئی تو اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے تو اس یہودی کے گھر کے دروازے پر دستک دے کر چادر واپس کردی۔ یہودی کی بیوی سوگئی اور صبح جب اٹھی تو اپنے میکے کا سامان (جہیز) اکٹھا کرنے لگی یہودی کی آنکھ کھلی تو کہنے لگا کہ کیا وجہ ہے؟ خیر تو ہے؟ کہنے لگی کہ بس تیرا میرا رشتہ ختم میں اپنے والدین کے گھر جارہی ہوں۔ اس یہودی نے کہا کہ راتوں رات کیا ہوا ہے؟۔

میلاد پاک کی برکت سے یہودی مسلمان ہوگئے

اس عورت نے بتایا کہ رات محفل میلاد میں میں نے لوگوں کے بیٹھنے کیلئے اپنی چادر پیش کی رات جب سوئی تو میری قسمت کا ستارہ جاگ اٹھا ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کہ تو نے آج ہمارے میلاد کی محفل میں چادر پیش کی تو جو ہمارے میلاد پاک میں اتنا تعاون کرے اور جہنم میں جائے میں برداشت نہیں کرتا لہذا میں تجھے کلمہ پڑھانے کیلئے خود آگیا ہوں۔ کہنے لگی کہ میں تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی ہوں تو یہودی ہے اس لئے تیرا میرا ساتھ، رشتہ ختم ہوگیا۔ لہذا میں واپس جارہی ہوں۔

اس یہودی نے کہا کہ جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم رات تجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر گئے ہیں

وہی رات مجھے بھی کلمہ پڑھا کر مسلمان کر گئے ہیں تو جن کے پڑوس میں محفل میلاد ہو ان پر اتنا کرم ہو رہا ہے اور جن کے گھر میں محفل میلاد ہو انکا کیا مقام ہوگا۔ اس لئے پیارے اسلامی بھائیو! میری آپ سے مدنی التجا ہے کہ اپنے گھروں میں محافل میلاد کا اہتمام کرو ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جتنی دیر تک زمین پر ایک بھی اللہ عزوجل اللہ عزوجل کرنے والا ہوگا اتنی دیر تک قیامت نہیں آسکتی۔ تو یہ اللہ عزوجل اللہ عزوجل کرنے والوں کے صدقے عذاب ٹلا ہوا ہے اپنے گھروں میں محفل میلاد کراؤ، ذکر خدا ہو اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو پھر دیکھو کہ نحوستیں گھروں سے دور بھاگیں گی۔ جہاں سرکار کا ذکر ہوتا ہے وہاں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے وہاں سرکار کی جلوہ گری ہوتی ہے اور جب رحمتوں کا نزول ہوگا نحوستیں دور ہوں گی، پریشانیاں دور ہونگی اور جہاں پر ساری ساری رات فلمیں، ڈرامے چل رہے ہیں اور پھر صبح تاخیر سے بیدار ہونا، نماز فجر کا قضاء ہونے کا کوئی ملال نہ ہو تو پھر وہاں نحوستیں اور شیطانی وساوس اور پریشانیاں نہ آئیں تو پھر کیا ہو لہذا میری آپ سے مدنی التجا ہے کہ محافل میلاد ضرور بالضرور اپنے گھروں میں منعقد کرو۔ آمین بجاہ نبی الکریم الامین

وما علینا الا البلاغ المبین

بیماریوں سے بچنے کا نسخہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نُوْرَ اللّٰه

فضیلت درود شریف

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے گا۔ وہ اتنی دیر تک نہیں مرے گا جتنی دیر تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب صفحہ 501، القول البدیع صفحہ 126، جلاء افہام صفحہ 27، کشف الغمہ 271)

عوام کی رائے

پیارے اسلامی بھائیو! موجودہ دور میں اکثر اوقات جب کہیں اکٹھ ہوتا ہے تو یہ بات موضوع بحث رہتی ہے کہ سائنس بہت ترقی کر گئی۔ جدید قسم کی ادویات بھی ایجاد ہو چکی ہیں ہر مرض کے (Specialist) سپیشلسٹ ڈاکٹر بھی موجود ہیں اس کے باوجود روز بروز بیماریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ایسی ایسی بیماریاں جن کے نام اور تذکرے بھی نہیں سنتے تھے وہ بیماریاں بھی سننے میں آ رہی ہیں بلکہ ایسی بیماریاں جو کہ ڈاکٹروں کی سمجھ سے بالا ہیں وہ بیماریاں بھی پائی جا رہی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا (Medical Science) میڈیکل سائنس کی ترقی کے سامنے بیماریاں جڑ سے ختم ہو جانی چاہیے تھیں۔ مگر ایسا نظر نہیں آرہا۔ آخر اس کیا وجہ ہے؟

کوئی کہتا ہے کہ آج کل خوراک اصل نہیں کھاد کا استعمال اور پھر زہریلی زرعی ادویات کا استعمال جو کیڑے مکوڑوں کو ہلاک کرنے کا باعث بنتا ہے آخر انسان بھی تو یہی غذائیں کھا رہا

ہے ۔کوئی کہتا ہے کہ آجکل سانس لینے کے لئے پاکیزہ فضاء میسر نہیں گاڑیوں کا دھواں اور فیکٹریوں کے دھویں نے فضاء کو آلودہ کردیا ہے یہی ہوا سانس کے راستے جب انسان کے اندر جاتی ہے تو بیماری کا باعث بنتی ہے۔ کچھ کی رائے ہے کہ ایٹمی دھماکوں نے فضاء میں ایسے ذرات چھوڑے ہیں۔ جو بیماری کا باعث بنتے ہیں۔

کوئی یوں بھی کہتا ہے کہ آجکل مشینری کا دور ہے انسان کو جسمانی مشقت نہیں کرنی پڑتی۔ ہمارے بدن آرام طلب ہو چکے ہیں جو کہ بیماری کا باعث بن رہے ہیں۔

بہر حال کچھ اس طرح کے ملے جلے تاثرات عوام میں پائے جاتے ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھیں میری رائے غلط ہو سکتی ہے آپ کی رائے غلط ہو سکتی ہے لیکن سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان غلط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ (النجم، آیت 3-4، پارہ 28، رکوع 5)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرضی سے بولتے نہیں بلکہ اُن کا کلام کلام الٰہی عزوجل ہوتا ہے۔

کلام خدا عزوجل ہے کلام محمد ﷺ
اسی سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک وفد حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا یہ پیغام اُن تک پہنچا دو جو یہاں موجود نہیں۔

1۔ جب میری امت میں بے حیائی سر عام ہونے لگے گی تو اللہ عزوجل ان کو ایسی بیماریوں میں مبتلا فرمادے گا جن کے نام اور تذکرے بھی پہلوں نے نہ سنے ہونگے۔

2۔ جب میری امت مذہب اسلام کو چھوڑ کر کسی اور نظام حیات کو اپنائیں گے تو ان میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

3۔ جب میرے امتی زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے تو اللہ عزوجل اُن پر باران رحمت فرمانا چھوڑ دے گا۔ اگر چوپائیوں اور بہائم کا خیال نہ ہوتا تو اللہ عزوجل اُس پر بارش کا ایک قطرہ بھی نازل نہ فرماتا جو مال میں سے زکوٰۃ نہیں ادا کرتا۔

4۔ جب میرے امتی وعدہ خلافی شروع کردیں گے تو اُن پر غیر مسلم حکمران مسلط کردیئے جائیں گے۔

5۔ جب ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان کے ملک میں قحط مسلط کردیا جائے گا۔

(مفہوم حدیث مکاشفۃ القلوب)

بے حیائی کی تعریف

اللہ رب العزت نے جن چیزوں کے چھپانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اُن کی نمائش کرنا، فحش گوئی اور لغو قسم کی باتیں، اللہ عزوجل کی نافرمانی یہ سب بے حیائی میں آتی ہیں۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَقْرَبُو الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ۔ (الانعام، آیت 151، پارہ 8، رکوع 6)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی

اللہ عزوجل نے یہاں ہر قسم کے بے حیائی چاہے وہ علی الاعلان ہو یا چھپ کر ہو ان دونوں کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا ہے چہ جائیکہ اُن کو کرنا۔ جو بندہ چھپ کر تو گناہ کرتا ہے مگر ظاہر میں بچتا ہے۔ تو اس کا یہ عمل ریا کاری میں آجائے گا۔ اللہ عزوجل کے ہاں ثواب کا

باعث وہی عمل ہوگا جس میں اللہ عزوجل کی رضا پائی جائے کیونکہ اللہ عزوجل ہمارے ظاہر و باطن
ہر حال سے باخبر ہے

آجکل ہماری حالت

اللہ عزوجل نے جن چیزوں سے منع کیا آج ہم جان بوجھ کر اس کی مخالفت کر رہے ہیں مثلاً عورت کا مطلب چھپانے کی چیز ہے آج ہم نے عورت کا اشتہار بنا دیا ہے۔ اول تو بدن سے لباس تقریباً غائب ہے حالانکہ لباس پردے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اور آج لباس اس قسم کا ہے کہ لباس پہن کر بھی بدن ننگا معلوم ہو رہا ہے۔ عورت کو شوپیس بنایا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے ہم اللہ عزوجل کے حکم کی مخالفت پر کمربستہ ہو چکے ہیں۔

کوئی تو جواب دے

پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہمارے گھر کے سامنے عورت مرد چاہے وہ میاں بیوی ہی کیوں نہ ہوں آپس میں گلے ملیں ہم برداشت نہیں کرتے اور یہی کچھ ٹی وی سکرین پر ہو رہا ہوتا ہے اُس وقت ہماری غیرت کہاں ہوتی ہے۔

آج اگر میں کسی سے کہہ دوں کہ میں آپ کی جوان بیٹی کی تصویر اُتارنا چاہتا ہوں آپ چاہے میرا جتنا بھی ادب و احترام کرتے ہونگے ایک مرتبہ جوتا اُتار کر ضرور سر پر لگائیں گے لیکن مووی بنانے والا ہمارا کیا لگتا ہے جس کے سامنے اپنی بچیوں کو بنا سنوار کر سامنے لایا جاتا ہے اور فرمائش کی جاتی ہے ہماری طرف کیمرے کا منہ زیادہ دیر رکھنا۔

اب شرم ختم ہوگئی

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے ایک بندہ غربت کا رونا روتا رہتا تھا اُس کے گھر میں ڈش لگی ہوئی تھی جب پوچھا گیا کہ غریب ہونے کے باوجود ڈش کہنے لگا کہ پہلے ہمارے گھر میں VCR تھا فلمیں کرائے پر لانی پڑتی تھیں VCR فروخت کر کے چند پیسے ڈال کر ڈش لے

آئے اب فلموں کی کیسٹوں کا کرایہ بچ گیا ہے۔

جب پوچھا گیا کہ بھائی تیرے گھر میں تو جوان بیٹیاں ہیں اور کیبل اور ڈش میں تو بے حیائی کے سین دکھائے جاتے ہیں تو کیسے برداشت کرتا ہوگا۔ کہنے لگا سچ بتاؤں کہ جب نئی نئی ڈش لگوائی تو جب گندا سین آتا میں نگاہیں نیچی کر لیتا تھا لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ شرم ختم ہوگئی اب گندے سین دکھائے جاتے ہیں میں اور میرے گھر والے بیٹھے ہوتے ہیں کسی کے دل میں خیال تک نہیں آتا یہ کیا ہو رہا ہے۔

ایمان کی علامت

سرکار دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیسے پتہ چلے کہ ہمارے اندر ایمان کی دولت موجود ہے یا نہیں" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو ہدایت کے ستارے ہیں جو جس کے پیچھے لگے گا ہدایت یافتہ ہو جائیگا۔ (مفہوم حدیث مشکوٰۃ شریف)

اُن کا سوال کرنا اصل میں بدکاروں کیلئے تھا۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جب تمہیں نیکی اچھی لگنے لگے اور گناہ بُرا لگنے لگے تو سمجھ جاؤ کہ دولت ایمان موجود ہے۔

کیا آج ہمیں اللہ عزوجل کی نافرمانی بُری لگتی ہے کیا ہمیں نیکی کے کام اچھے لگتے ہیں۔

توبہ کا دروازہ بند

پہلی سٹیج تو یہ ہے کہ بندہ برائی کے قریب ہی نہ جائے۔

دوسری سٹیج گناہ ہو گیا اب پریشان ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندے سے گناہ ہو جائے اس پر ندامت محسوس کرے تو یہ ندامت بندے سے چمٹ جاتی ہے اتنی دیر تک اُس سے جدا نہیں ہوتی جتنی دیر تک اُس کو جنت میں داخل نہ کروا دے۔ لہذا

گناہ پر نادم ہونا بھی اللہ عزوجل کا انعام ہے۔

تیسری سٹیج: گناہ کرے اور اس پر نادم نہ ہو بلکہ گناہ کر کے خوش ہو ایسے بندے کے لئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اس لئے کہ توبہ وہ کرے گا جو سمجھے کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور جو غلطی تسلیم ہی نہیں کرتا وہ توبہ بھی نہیں کریگا۔لہذا اُس کیلئے توبہ کا دروازہ بند ہو گیا۔

چوتھی سٹیج: جو کہ بدترین سٹیج ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ گناہ کرے اور اُس پر فخر محسوس کرے جو گناہ کر کے فخر محسوس کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کے غضب کو دعوت دے رہا ہے۔ میں معذرت کیساتھ عرض کرونگا کہ آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ ہم کس سٹیج پر ہیں۔

شاید آپ کو یاد ہو

ایک وقت کے حکمران نے بھرے مجمع میں اعلان کیا تھا کیا ہوا اگر میں پیتا ہوں میں کام بھی تو زیادہ کرتا ہوں بس یہ بات اُس نے ندامت کی وجہ سے نہیں بلکہ فخریہ انداز میں کہی اللہ عزوجل کو یہ پسند نہ آیا۔تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ہمیں اُس کی گرفت سے بچنا چاہیے۔

آنکھوں کا پردہ

بے پردگی اور بے حیائی کے سیلاب میں آج تقریباً ہم سب ہی بہتے جا رہے ہیں۔لہذا کوئی کسی کی اصلاح کرنے کو تیار نہیں اور اگر کوئی پردے کی بات کرتا بھی ہے تو جواب ملتا ہے کہ جی بس آنکھوں کا پردہ کافی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ اللہ عزوجل نے جن چیزوں کے ظاہر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اُن کو ظاہر کریں تو بات بنے گی اور جن کو چھپانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اُن کو چھپائیں گے تو بات بنے گی۔

جس طرح فرض نماز کیلئے حکم ہے کہ اعلان کیا جائے یعنی اذان دی جائے لوگ چل کر مسجد میں آئیں پھر اقامت ہو اور مل کر نماز باجماعت ادا کی جائے۔ ان سب باتوں میں آپ

دیکھیں کہ اظہار کیا جا رہا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ نماز ہی ادا کرنی ہے اسے ظاہر نہ ہی کیا جائے لہذا وہ چھپ کر کسی کو گواہ بنائے بغیر نماز پڑھے گا اُن کی نماز ادا ہو گی ہی نہیں۔اسی طرح کلمہ شریف جو دل میں پڑھ لے اور اس کا اظہار کسی سے نہ کرے کسی کو گواہ بھی نہ بنائے مر جائے گا کافر ہی مرے گا۔اسی طرح پردے کے اظہار کا حکم ہے اس کا اظہار کریں گے تو بات بنے گی۔

فرض نماز کا اظہار

پیارے اسلامی بھائیو! نماز اللہ عزوجل کی عبادت ہے ارکان اسلام میں داخل ہے۔چھپ کر عبادت کرنا بڑا افضل ہے لیکن یہ نفل نماز کے لئے ہے۔فرض نماز کیلئے حکم ہے کہ اذان دی جائے یعنی اعلان کیا جائے۔ پھر چل کر مسجد میں جائے۔نماز باجماعت ادا کرے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر ایک بندہ جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے فرض نماز چھپ کر ادا کرتا ہے تو اُس کی نماز ادا نہ ہوگی۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۔ (سورۃ الاحزاب، آیت 59، پارہ 22، رکوع 5)

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو۔

اللہ عزوجل نے اس آیہ مبارکہ میں واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ جب عورتیں گھر سے نکلیں تو باپردہ ہو کر نکلیں۔

نابینے سے بھی پردے کا حکم

آج کل ہماری اکثر اسلامی بہنیں یہ کہتی ہیں کہ شرم و حیا دل میں ہونی چاہیے اس سلسلے میں میں عرض کروں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواج مطہرات کے درمیان جلوہ افروز ہیں اتنے میں ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پیارے آقا صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پردہ کرو۔ وہ عرض کرنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو نابینا ہیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی شریف)۔

معاذ اللہ عزوجل کیا ہماری اسلامی بہنوں کا ایمان اور شرم وحیا امہات المومنین رضوان اللہ علیہن اجمعین سے بھی زیادہ ہے جو اس قسم کی باتیں کرتی ہیں۔ اللہ عزوجل سمجھ عطا فرمائے۔

مگس کو باغ میں جانے نہ دو

مگس کہتے ہیں شہد کی مکھی کو شاعر کہتا ہے کہ شہد کی مکھی کو باغ میں نہ جانے دو اس لئے کہ پروانے کا ناحق خون ہوگا۔ مطلب دیکھیں بات کتنی دور کی کردی۔ کہ شہد کی مکھی باغ میں جائے گی۔ پھلوں اور پھولوں کا رس چوس کر اپنے چھتے میں اُگلے گی۔ اس سے شہد بنے گا۔ اور چھتے میں موم پیدا ہوگا۔ اس موم سے موم بتی بنے گی۔ جب یہ جلے گی تو پروانے آئیں گے۔ اس طرح پروانوں کا خون ہوگا۔ لہٰذا اگر مگس کو باغ میں جانے ہی نہ دو۔ پروانے کا خون ہوگا ہی نہیں۔ اسلام بھی پاکیزہ مذہب ہے جو برائی کا ابتداء میں ہی قلع قمع کرنا چاہتا ہے عورت بن سنور کر باہر نکلے گی۔ یہ بدنگاہی کا سامان مہیا ہوگا اور پھر کام بڑھتے بڑھتے کہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ اکثر اوقات اس کا انجام خودکشی تک پہنچ جاتا ہے اللہ عزوجل ہم سب کو حرام موت سے بچائے۔

نہر کی اقسام

ایک نہر زمین کھود کر چلائی جاتی ہے اور ایک نہر زمین پر دونوں طرف دیواریں کھڑی کر کے چلائی جاتی ہے۔ اگر اس کی دیوار میں سوراخ ہوجائے تو ابتداء میں بند کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس چھوٹے سوراخ کو نظرانداز کردیا جائے تو پانی آہستہ آہستہ رسنے کے ساتھ ساتھ مٹی بھی بہا کرلے جاتا ہے جس سے سوراخ بڑھتا جاتا ہے اور پھر ایک سٹیج آتی ہے کہ کنارہ ہی بہہ جاتا ہے۔ جس سے فصل تباہ ہوجاتی ہے مکانات گرجاتے ہیں اور پانی بھی ضائع ہو

جاتا ہے۔ اب نہر کو بند کردیا جائے پھر بھی جو پانی آگے جاچکا ہوتا ہے اور جو پیچھے ہوتا ہے سارا اسی ٹوٹے ہوئے راستے سے بہہ جاتا ہے اگر ابتداء ہی میں قابو پالیا جاتا تو اتنے بڑے نقصان سے بچ جاتے۔ اسی طرح ہمارا مذہب بھی یہی چاہتا ہے کہ برائی پر ابتداء میں ہی قابو پایا جائے ورنہ یہ جب بڑھ جائے گی تو قابو پانا مشکل ہوجائے گا۔ اور پھر نقصان بھی بہت زیادہ ہوگا۔

بوڑھے کی آنکھوں میں آنسو

ایک بزرگ کی بارگاہ میں ایک بوڑھا حاضر ہوتا ہے جو زاروقطار رورہا تھا۔ بزرگوں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا بتلانے سے قاصر ہوں۔ انھوں نے ارشاد فرمایا کہ بتلاؤ گے نہیں تو علاج کیسے کیا جائے گا۔ بہرحال روتے روتے عرض کرنے لگا کہ میری جوان بیٹی گھر سے بھاگ گئی ہے جس کی وجہ سے محلے میں اور برادری میں رسوا ہوا ہوں میرے لئے دعا کریں۔ بزرگوں نے دریافت کیا کیا تیرے گھر میں T.V اور V.C.R ہے بوڑھا خاموش ہوگیا۔ فرمایا بولتے نہیں کہنے لگا ہاں۔ فرمایا فلمیں ڈرامے دیکھتے ہو بوڑھا خاموش رہا۔ فرمایا بولتے نہیں کہنے لگا ہاں۔ فرمایا کیا بیٹی کو بھی دکھاتے تھے کہنے لگا کہ بیٹی کہاں جاتی وہ بھی وہیں بیٹھی دیکھتی رہتی تھی۔ فرمایا بیٹی کو گھر سے بھاگنے کا طریقہ پاس بٹھا کر دکھا دیا اگر اُس نے عملی جامہ پہنادیا میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایمانداری سے بتلائیں اگر آپ کوئی بے حیائی والا عمل دیکھتے ہیں یقیناً آپکے جذبات پر اثر ہوگا۔ اور شیطان بہت غالب آئے گا۔ خیالات منتشر ہوں گے۔ یاد رکھیں عورتوں کے اندر بھی جذبات ہوتے ہیں اگر وہ کوئی بے حیائی والا عمل دیکھیں گی تو یقیناً اُن کے جذبات متاثر ہونگے اور شیطانیت غالب آئے گی۔ تو پھر ایسے حالات پیش آتے رہیں گے جس سے دنیا میں اور آخرت میں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ عزوجل ہم سب کو محفوظ رکھے۔

نگاہوں کی حفاظت

سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نگاہوں کو نیچا رکھ کر چلا کرتے تھے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آپکی اس ادا پر بھی سلام بھیج رہے ہیں۔

نیچی نظروں کی شرم وحیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

کاش ہمیں بھی اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے ہم نگاہوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں۔یادرکھیں پہلے نگاہ بہکتی ہے دل بعد میں (قول اعلیٰ حضرت)۔لہٰذا اس پر ہی کنٹرول کیا جائے تو بے شمار برائیوں سے ہم بچ سکتے ہیں۔

پہلی نگاہ معاف ہے

اگر غیر ارادی طور پر نگاہ اٹھ گئی تو فوراً لوٹا لیں۔پہلی نگاہ معاف ہے اب اگر دوسری مرتبہ ارادۃً دیکھیں گے تو گناہ ہوگا۔لیکن اہل تقویٰ یہ کہتے ہیں کہ پہلی نگاہ اٹھانا ہی گناہ ہے اس لیے کہ پہلی اُٹھے گی تو دوسری کی خواہش پیدا ہوگی۔اور دل ودماغ منتشر ہونگے۔ نہ پہلی نگاہ اُٹھے نہ یہ تمام برائیاں جنم لیں۔

دعوت اسلامی کی بہاریں

الحمدللہ عزوجل اس پُر فتنہ دور میں (جبکہ بے حیائی سرعام ناچتی نظر آرہی ہے) دعوت اسلامی نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنے کا عہد کیا ہے اس بے حیائی کے سیلاب کو قابو کرنے کے لیے دعوت اسلامی کے زیر اہتمام سنتوں بھرے اجتماعات شروع کیے گئے ہیں جن کے نتائج ایسے برآمد ہوئے کہ وہ اسلامی بہنیں جو کہ پردہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں الحمدللہ آج ان کے سروں پر مدنی برقع (خیمہ نما) آگیا۔

ایک اسلامی بہن کو فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادت تھی بار بار سمجھانے کے باوجود باز نہیں آتی تھی اس کا شوہر کہنے لگا آپ مجھے کوئی وظیفہ بتلادیں۔میں نے عرض کی اپنی بیوی کو اسلامی بہنوں کے اجتماع میں بھیجا کرو۔چند دنوں کے بعد اس نے بتلایا آپکا نسخہ بہت کامیاب رہا۔میری بیوی نے ابھی چند اجتماعات اٹینڈ (Attend) کیے خود ہی T.V اٹھا کر رکھ دیا۔اب وہی وقت ذکر ودرود میں گزارتی ہے۔میری سب سے مدنی التجا ہے کہ وہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہردم وابستہ رہیں۔جو شاخ درخت سے لگی رہتی ہے اُسے کبھی نہ کبھی بہار نصیب ہو ہی جاتی ہے اور جو تنے سے جدا ہو جائے اُس کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خزاں ہے۔

پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

اللہ عزوجل ہم سب کو ظاہری اور باطنی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔تو بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے بے حیائی کو ترک کرنا ہوگا۔

اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ

ملک میں امن وسکون چاہتے ہو تو مذہب اسلام پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ۔ (البقرہ،آیت.208،پارہ2رکوع9)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔

اسلام ہمیں امن کا پیغام دیتا ہے ایسا نہ ہو کہ اسلام میں اپنی من پسندی کی باتوں پر تو عمل کیا جائے۔اور جو مزاج کے خلاف ہو یا دنیاوی نفع نظر نہ آتا ہو تو وہاں کسی اور مذہب کا سہارا لیا جائے۔

اپنے عہد کو پورا کرو

قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا . (بنی اسرائیل، آیت۔34، پارہ15)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

وعدہ خلافی انسان کے کردار کو مجروح کرتی ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے وعدہ کر لیتے تو اس کو پورا کیا کرتے تھے آج یہ مقولہ مشہور ہو چکا ہے کہ وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا۔ یعنی وعدہ خلافی کو برا نہیں سمجھا جاتا ہے جبکہ قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز تمھارے وعدوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔ اور خود ہی سوچیں جب زمین تانبے کی ہوگی سورج سوا میل کے فاصلے سے آگ برسا رہا ہوگا۔ اُس وقت اللہ عزوجل نہ کرے اگر حساب کے لیے روک لیا گیا تو کیا بنے گا۔ ایک طرف تو آخرت کا نقصان دوسری طرف ارشاد فرمایا کہ وعدہ خلافی کی نحوست سے تم پر غیر مسلمان حکمران مسلط کر دیے جائیں گے۔ آج ہمارے ملک پاکستان میں کیا ہو رہا ہے کیا موجودہ حکمران نام کے ہی حکمران نہیں رہ گئے جبکہ غیر مسلم ہم پر مسلط کر دیے گئے ہیں سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

ناپ تول میں کمی نہ کرو

اللہ عزوجل نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ۔ (الرحمٰن، آیت۔9، پارہ27)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ (سورۃ مطففین، 1-2، پارہ30)

ترجمہ کنزالایمان:۔ کم تولنے والوں کیلئے خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ کر لیں پورا لیں اور جب انھیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔

علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں وَیل دوزخ کی وادیوں میں سے ایک ایسی وادی ہے کہ جس کا عذاب اتنا شدید ہوگا کہ دوسرے طبقے اس سے پناہ مانگیں گے۔ انسان ایسی ہیرا پھیری اس لیے کرتا ہے کہ اسکو دنیا کی دولت زیادہ مل جائے جبکہ انسان کو وہی ملتا ہے جو اس کی قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے گا تو حلال طریقے سے مل جائے گا۔ بے صبرا ہو گیا تو وہی حرام طریقے سے ملے گا۔ اگر فرض کریں دنیا کی ذلیل دولت مل بھی گئی تو اس دولت کی وجہ سے اس پر کوئی وبال آ گیا تو کیا بنے گا۔ اگر مال میں سے برکت ہی اٹھ گئی تو کیا بنے گا۔ حلال طریقے سے اگر تھوڑا مال بھی مل گیا۔ اور اللہ عزوجل نے اس میں برکت ڈال دی تو ان شاء اللہ عزوجل یہی قطرہ سمندر بن جائے گا۔ اور بے برکتی آ گئی تو سمندر بھی ہوگا تو قطرے میں تبدیل ہو جائے گا۔ رازق اللہ عزوجل کی ذات ہے جس کو چاہتا ہے بغیر حساب رزق عطا فرما دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (سورۃ البقرہ، آیت 212، پارہ2 رکوع10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہودی

ایک یہودی نہایت غریب تھا حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس پر ترس آ گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ مگر کسی بہانے سے حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری اُس کو دی اور فرمایا کہ اِس کی حفاظت کرو میں جلد واپس آ جاؤں گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واپس آنے تک وہ صبر نہ کر سکا اور اُس یہودی نے زرہ اتار کر دو درہم میں فروخت کر دی۔ اتفاقاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی شخص کو راستے میں ملے اور اپنی زرہ کو پہچان لیا اور پوچھا کہ کہاں سے لی ہے اُس نے بتلایا

کہ فلاں یہودی سے خریدی ہے پوچھا کتنے میں بتلایا دو درہم میں۔ پوچھا کتنے میں فروخت کرو گے اُس نے بتلایا کہ اگر کوئی دو درہم بھی دے دے تو میں فروخت کردوں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو درہم دیئے اور زرہ حاصل کرلی۔ جب سواری کے پاس پہنچے تو یہودی کو بتلایا کہ دیکھ اللہ عزوجل نے تیری قسمت میں دو درہم لکھے ہوئے تھے۔ اگر تو صبر کرتا تو حلال طریقے سے تجھے مل جانے تھے۔ تو بے صبرا ہوگیا وہی تجھے حرام طریقے سے مل گئے۔ تو ناپ تول میں کمی کرکے ناجائز کاروبار اور ہیرا پھیری سے رزق بڑھتا نہیں بلکہ ملتا وہی ہے جو ہماری قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ "اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ. محنت مزدوری کرنیوالا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔

مزید ارشاد فرمایا کہ جو شخص حلال کی روزی کمانے کے لیے ذلت کی جگہ کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اُس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ ذلت کی جگہ سے مراد ہے کہ ایک بندہ ایم ۔اے پاس ہے نوکری نہیں ملتی۔ چوری ڈکیتی کرنے کی بجائے وہ محنت مزدوری کرتا ہے یا چھابڑی لگا کر حلال روزی کماتا ہے اتنا پڑھا لکھا مزدوری کرے یہ اُس کے لئے ذلت ہے۔ مگر وہ حرام طریقہ سے روزی کمانے کی بجائے اس ذلت کو برداشت کرتا ہے اللہ عزوجل اس کے بدلے اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے خزاں کے موسم میں درختوں سے پتے جھڑتے ہیں۔

زکوٰۃ ادا کرو

ارکان اسلام پانچ ہیں ۱۔ گواہی دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے رسول ہیں ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا ۴۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا ۵۔ حج کرنا (مفہوم حدیث مشکوٰۃ شریف)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ پانچ ارکان دین کے ستون ہیں جس طرح ایک چھت ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے اگر ستون گرجائے تو چھت برقرار نہیں رہ سکتی۔ انہی ستونوں میں زکوٰۃ

بھی ایک اہم ستون ہے۔ علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر جہاں نماز کا ذکر آیا ہے وہاں زکوٰۃ کا ذکر بھی آیا ہے۔ لہٰذا اُس بندے کی نماز درجہ کمال تک نہیں پہنچتی جب تک وہ مال میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا (اگر وہ صاحب نصاب ہے) صد افسوس آج ہماری اکثریت زکوٰۃ ادا نہیں کرتی۔ اگر تمام مسلمان صاحب نصاب زکوٰۃ ادا کرنا شروع کردیں تو ممکن ہے ہمارے ملک میں کوئی غریب نہ رہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت میں لوگ زکوٰۃ دینے کے لیے اعلان کرتے تھے۔ مگر لینے والا نہیں ملتا تھا۔ اکثر اسلامی بھائیوں کو علم نہیں کہ ہمارے اوپر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں پہلے تو یہ عرض کیا جائے کہ زکوٰۃ کن افراد پر فرض ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت

جب زکوٰۃ فرض ہوئی اُس وقت نصاب دو مقرر کیے گئے۔ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا۔ اتفاقاً اُس وقت دونوں کی قیمت برابر تھی۔ لیکن اب ان کی قیمتوں میں بہت زیادہ فرق ہے مثلاً ساڑھے باون تولہ چاندی تقریباً دس ہزار روپے کی بنتی ہے جبکہ ساڑھے سات تولہ سونا تقریباً ایک لاکھ روپے کے قریب بنتا ہوگا۔ علماء کرام فرماتے ہیں اب نصاب وہ مقرر کیا جائے گا جس کی قیمت کم ہوگی۔ تاکہ بندہ جلد اللہ عزوجل کے راستے میں خرچ کرنے والا بن جائے لہٰذا اب چاندی والا نصاب مقرر کیا جائے گا۔ تو جس مسلمان کے پاس سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت اور وہ رقم جو لوگوں سے قرض لینی ہے ان کو جمع کرے پھر جو لوگوں کا قرض دینا ہے وہ تفریق کرے۔ اگر باقی بچنے والی رقم سے ساڑھے باون تولہ چاندی خرید سکے تو وہ بندہ صاحب نصاب ہوگا۔ جس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اور قربانی بھی واجب ہے۔

زکوٰۃ کا حساب کیسے لگایا جائے

نصاب کے مال پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنی واجب

ہو جاتی ہے اب بندے کے لیے مشکل ہے کہ ہر مال کا حساب رکھے کیونکہ سارا سال مال میں کمی
بیشی ہوتی رہتی ہے لہٰذا اس کے لیے علما کرام نے آسانی کے لیے چند اصول بتلائے ہیں۔

1۔ سال میں ایک مہینہ مقرر کر لیا جائے چاہے وہ رجب شریف، شعبان یا رمضان
المبارک یا کوئی بھی مہینہ مقرر کر لیا جائے اُس مہینے حساب کر لیا جائے جو مال ایک دن پہلے بھی آیا
ہے یا خرچ ہوا ہے سب کو شامل کرو۔ اور پھر مندرجہ ذیل طریقے سے حساب لگایا جائے۔

جنس	وزن	مالیت
سونا اصلی (کھوٹ پر زکوٰۃ نہیں)		
چاندی		
نقدی		
مال تجارت (مکان، پلاٹ، سامانِ تجارت)		
قرض جو کہ لینے والا کمیٹی میں جو ذاتی مال جمع ہے		

مندرجہ بالا طریقے سے ٹوٹل مالیت نکال لی جائے اور پھر یہ دیکھیں کہ میں نے قرض
کتنا ادا کرنا ہے اس رقم کو اصل مالیت میں سے منفی (تفریق) کر دیا جائے۔ بقایا رقم جو بچے اگر
آپ اس رقم سے ساڑھے باون تولہ چاندی خرید سکتے ہیں تو آپ صاحبِ نصاب ٹھہرے۔ اب
اس رقم کا اڑھائی (2½%) یعنی ایک ہزار روپے میں 25 روپے زکوٰۃ کی مد میں ادا کرنی ہو
گی۔ اگر آپ پر زکوٰۃ ایک ہزار روپے بنتی ہے آپ نے ایک ہزار میں ایک روپیہ بھی کم دے دیا تو
زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ہاں اگر زیادہ دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور زائد رقم خیرات کے زمرے میں
آجائے گی۔ یعنی اتنے پیسے خیرات ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔ یا اگلی زکوٰۃ میں محسوب ہو جائیگا۔

توجہ طلب

اگر ایک بندے نے ایک لاکھ کی کمیٹی ڈالی ہے ایک ہزار روپے ماہوار کے

حساب سے اگر اُس نے 50 کمیٹیاں ادا کر دیں ہیں تو 50 ہزار اُس کا جمع ہے اُس پر زکوٰۃ ادا
کرنی ہوگی۔ اور اگر اُس نے 50 کمیٹیاں ادا کرنے کے بعد کمیٹی ایک لاکھ حاصل کر لی ہے۔ تو
اب اس کے ذمے 50 ہزار قرض ہے جو کہ ٹوٹل رقم میں منہا کر کے بقایا کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

اسلام کا فلسفہ زکوٰۃ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بندے کے پاس بیس لاکھ کی گاڑی
ہے ایک کروڑ کا مکان ہے۔ اس پر زکوٰۃ نہیں اور سونا، چاندی، جس کی مالیت بارہ ہزار روپے ہو اس
پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ گاڑی یا مکان خریدا دولت سرکل میں آگئی اب اس میں
غریبوں کا حصہ خود بخود نکلتا رہے گا۔ کیونکہ گاڑی چلے گی اس میں پٹرول ڈلے گا پٹرول پمپ والوں
کا روزگار چلے گا۔ پھر اس طرح پٹرول کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں گاڑیوں کا استعمال
ہوگا ان کا بھی رزق چلے گا۔ پھر گاڑی پنکچر ہوگی۔ انجن خراب ہوگا تو کتنے لوگوں کا روزگار چلے گا۔
اس طرح مکان جس میں رہائش ہے اس کی مرمت اور دیگر کاموں کے لیے افرادی قوت درکار ہوگی
اس سے غریبوں کا رزق چلے گا۔ لہٰذا اس پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ جبکہ سونے، چاندی سے دولت ایک جگہ
منجمد ہو گئی۔ اب اس سے غریبوں کو روزگار نہیں مل رہا ہے۔ لہٰذا سال کے بعد اس کا اڑھائی فیصد
راہِ خدا عزوجل میں دیا جائے تا کہ اس طرح غریبوں کا حصہ نکلتا رہے۔

صدقہ اور زکوٰۃ سید پر حرام ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دین کی خدمت
کی کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس میں کوئی ذاتی مفاد تھا۔ جس طرح آج مختلف تحریکیں شروع کی جاتی ہیں۔
پھر ان سے ذاتی مفادات حاصل کئے جاتے ہیں لیکن قربان جائیں سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر جنھوں نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ اور زکوٰۃ میرے اوپر اور میری آل پر حرام ہے۔
تا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اسلام کی خدمت کا مقصد ذاتی مفاد تھا۔ قرآن مجید میں ارشادِ رب العالمین

ہوتا ہے۔ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔ (شوریٰ 23پارہ25)

ترجمہ کنزالایمان:۔ تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت داروں کی محبت۔

زکوۃ بیک وقت حقوق العباد اور حقوق اللہ عزوجل

زکوۃ بیک وقت حقوق اللہ عزوجل بھی ہے اور حقوق العباد بھی۔ کیونکہ اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ مال میں سے زکوۃ ادا کرو۔ اگر نہیں کرے گا تو اللہ عزوجل کی نافرمانی اور زکوۃ حق ہے غرباء مساکین کا اگر یہ ادا نہیں کرے گا تو غریبوں کا حصہ کھا رہا ہے۔

زکوۃ مال کی مَیل ہے

مال میں سے مَیل نکل جائے باقی پاک ہو جاتا ہے اور اس کی قیمت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد رب العالمین ہے

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۔ (التوبہ 103، پ 11)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے محبوب ان کے مالوں میں سے زکوۃ وصول کرو۔ جس سے تم ان کو ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعا خیر کرو۔ اور اگر مَیل اندر ہی رہے تو بقایا مال کو بھی خراب کرتی جائے گی۔

گندا خون نکال دو

اس سلسلے میں ایک بڑی عمدہ مثال عرض کرتا ہوں اللہ عزوجل ہر مسلمان کو بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ اگر ایک بندے کے ہاتھ پر پھنسی نکل آئے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔ ڈاکٹر مشورہ دیتا ہے کہ چیرا دے کر چند قطرے خون کے نکل جائیں تو آپ تندرست ہو جائیں گے۔ لیکن مریض کہتا ہے کہ خون تو میرا ہے میں کیوں نکالوں۔ ڈاکٹر کے مشورے پر عمل

نہیں کرتا چند دنوں کے بعد یہی گندا خون مزید سرائیت کرتا ہے زخم بڑھ جاتا ہے پھر ڈاکٹر سے رجوع کیا جاتا ہے ڈاکٹر کہتا ہے کہ اب تو انگلی کاٹنی پڑے گی۔ مریض پھر کہتا ہے کہ انگلی تو میری ہے میں کیوں کٹواؤں مجھے آپ کے مشورے کی ضرورت نہیں آپ اپنا مشورہ اپنے پاس رکھیں۔

گندا خون پھر سرائیت کرتا ہے زخم مزید بڑھ جاتا ہے اب ڈاکٹر مشورہ دیتا ہے کہ اب تو ہاتھ ہی کاٹنا پڑے گا۔ لیکن مریض پھر وہی بات دھراتا ہے کہ میں اپنا ہاتھ کیوں کٹواؤں آخر کار یہی گندا خون پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ جس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ابتداء میں ہی خوش دلی سے چند قطرے گندے خون کے نکال دیئے جاتے تو اتنے بڑے حادثے سے بچ سکتے تھے۔ بالکل اسی طرح سمجھو کہ زکوۃ مال کی مَیل ہے۔ اگر پورے مال میں سے چند پیسے یعنی مال کا اڑھائی فیصد خوش دلی سے نکال دیں تو باقی مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر نہ نکالا تو یہ باقی مال بھی خراب کرے گا۔ جس سے بڑے بڑے حادثات کا شکار ہو سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل حفاظت کرتا ہے

ایک مرتبہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے درمیان جلوہ افروز ہیں۔ اور زکوۃ ادا کرنے کے فوائد بیان فرما رہے ہیں اس دوران ارشاد فرمایا کہ جس مال میں سے زکوۃ ادا کردی جائے وہ مال اللہ عزوجل کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ اب اس کو نہ پانی ضائع کرسکتا ہے نہ آگ بلکہ چوری سے بھی محفوظ رہے گا۔ اتفاقاً ایک یہودی بھی سن رہا تھا۔ اُس نے اپنا مال تجارت کی غرض سے بھیجا ہوا تھا اور اُس کو یقین تھا کہ جس راستے سے اُس کا مال آرہا ہے۔ راستے میں ڈاکو اِس کو لوٹ لیں گے۔ اِس نے جلدی سے گھر پہنچ کر حساب لگا کر سارے مال کی زکوۃ ادا کردی اُس کے ساتھی حیرت سے پوچھنے لگے کیا مسلمان ہو گیا ہے۔ اُس نے جواب دیا نہیں۔ بلکہ میں نے سودے

بازی کی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے کے مطابق زکوٰۃ ادا کر دی ہے میرا مال لُٹ جائے گا تو میں مال کی قیمت اور زکوٰۃ کی رقم دونوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وصول کروں گا۔ کیونکہ ان کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کر دی ہے۔

چند دن گزرنے کے بعد پیغام آ گیا کہ جس قافلے میں یہودی کا مال آ رہا تھا وہ لُٹ گیا ہے یہودی نے تلوار نکالی اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درِ دولت کی طرف روانہ ہوا۔ کہ اگر روپے مال نہ دیا تو تلوار کے زور سے رقم وصول کروں گا۔ ابھی راستے میں ہی تھا کہ پیچھے سے کسی نے صدا دی کہ تیرا مال حفاظت سے آ رہا ہے۔ یہ حیران ہو گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا پہلی اطلاع غلط تھی منادی نے جواب دیا کہ پہلی اطلاع بھی درست تھی اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ بھی درست ہے۔ معاملہ کچھ اس طرح ہوا کہ جس جگہ قافلہ لُٹا اس سے ایک منزل پہلے وہ اونٹ جس پر تیرا سامان لدا ہوا تھا۔ اُس کی ٹانگ میں نقص پیدا ہو گیا جس سے وہ لنگڑا کر چلنے لگا اِس کی رفتار بڑی سُست ہو گئی قافلے والوں نے فیصلہ کیا کہ اگر اِس سپیڈ سے چلے تو پھر ہم بہت لیٹ ہو جائیں گے۔ لہٰذا اس اونٹ کو چھوڑ دو۔ یہ خود ہی پہنچ جائے گا۔ باقی قافلہ تو وقت پر پہنچ جائے گا۔ لہٰذا ان قافلے والوں نے اِس اونٹ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ آگے قافلے کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اور تیرا مال بچ گیا۔ اور وہ پیچھے حفاظت سے آ رہا ہے۔

یہودی مسلمان ہو گیا

یہودی یہ واقع دیکھ کر بے حد متاثر ہوا۔ اور سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

تیرے منہ سے جو نکلی وُہ بات ہو کے رہی

تو نے جو دن کو کہا رات تو رات ہو کے رہی

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

کلامِ خدا ہے کلامِ محمد ﷺ

اِسی سے سمجھ تو مقامِ محمد ﷺ

زکوٰۃ پوری ادا کرو

پیارے اسلامی بھائیو!۔ ظہر کی نماز میں چار رکعت فرض ہیں۔ اگر کوئی تین ادا کرے تو نماز نہ ہوگی۔ بالکل اِسی طرح اگر ایک بندے پر ایک ہزار روپے زکوٰۃ بنتی ہے اور وہ نو سو روپے ادا کرتا ہے تو زکوٰۃ ہرگز ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا زکوٰۃ پوری ادا کرنی چاہیے۔ ہاں اگر زیادہ ادا کرے گا تو زائد مال صدقہ میں شمار کر لیا جائے گا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو

جب مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان اکٹھا تھا۔ جو کہ آج کل بنگلہ دیش کے نام سے ملک آباد ہے۔ تو عموماً مشرقی پاکستان میں سیلاب آتے تھے۔ تو سیلاب زدگان کی مدد کے لئے فنڈز اکٹھے کئے جاتے تھے۔ بلکہ گورنمنٹ ملازمین کی ایک ایک دن کی تنخواہ بھی کاٹ کر سیلاب زدگان کی مدد کے لیے دی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک ملازم کہنے لگا کہ ہماری تنخواہ کیوں کاٹی جاتی ہے وہاں تو اکثر ہی سیلاب آتے رہتے ہیں تو کیا ہر مرتبہ ہماری تنخواہ کاٹی جاتی رہے گی۔ ایک مردِ خدا نے جواب دیا کہ جاؤ اور سجدہ شکر ادا کرو کہ اللہ عزوجل نے تجھے دینے والوں میں رکھا کہ کہیں لینے والوں میں نہیں کر دیا۔ اور یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ اللہ عزوجل ایک پل میں چاہے بادشاہ کو فقیر بنا دے اور فقیر کو بادشاہ بنا دے۔ آج سے چند سال پہلے پاکستان

میں بہت زبردست زلزلہ آیا۔ جس سے بے شمار علاقے صفحۂ ہستی سے مِٹ گئے۔ بے شمار افراد ہلاک اور لاتعداد بے گھر ہوئے۔ متاثرین زلزلہ میں سے ایک فرد لائن میں لگ کر راشن لے رہا تھا اور زاروقطار رو رہا تھا۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو اُس نے بتلایا کہ میں ارب پتی تھا۔ اور میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے بھی ایک دن لائن میں لگ کر راشن لینا پڑے گا۔

1997ء میں جب منیٰ میں آگ لگی اتفاق سے میں بھی وہاں موجود تھا۔ چند لمحے پہلے میرے پاس مال و دولت موجود تھا مگر نماز ظہر سے پہلے وضو کے لیے جانے لگا تو تمام سامان اور نقدی کیمپ میں چھوڑ آیا۔ صرف احرام کی دو چادریں جسم پر تھیں۔ جب استنجاء خانے سے نکلا تو سامنے آگ نظر آئی۔ میں نے جلدی سے وضو کیا اتنے میں آگ سر پر آچکی تھی۔ پھر خیمے کی طرف جانے کی بجائے جان بچانے کے لیے دوسری سمت بھاگا۔ اتنے میں سامان اور نقدی جل گئی۔ جب آگ نے تباہی مچادی۔ ہر طرف لاشوں کے ڈھیر نظر آئے۔ مجھے یاد ہے کہ اُس وقت بھوک کی شدت اور پلّے کچھ نہیں اب کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا کتنا مشکل کام ہے۔ بے شک اللہ عزوجل ایک پَل میں جو چاہے کرسکتا ہے۔ تو ہمیں اللہ عزوجل نے دولت عطا کی اور اُس نے ہمیں دینے والوں میں کردیا۔ جو زکوٰۃ کے حقدار ہیں وہ بھی تو انسان ہی ہیں اور اللہ عزوجل ہمیں لینے والوں میں کردے تو ہم اُس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے دیئے میں سے دینا

ایک مرتبہ فیضان مدینہ کے لیے چندہ اکٹھا کرنے کے لیے ایک بزرگ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے انھوں نے دل کھول کر خدمت کی ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ فرمانے لگے کہ بھائی اس میں شکریہ ادا کرنے کی کیا ضرورت ہے اس میں میرا کیا کمال ہے اس لئے کہ میرے پاس جو کچھ بھی ہے اللہ عزوجل کا دیا ہوا ہے۔ جب میں دنیا میں آیا تھا خالی ہاتھ تھا۔ اللہ عزوجل کے دیئے میں سے اُس کے راستے میں خرچ کردیا تو اس میں

میرا کیا کمال ہے۔ اگر وہ مجھے نہ دیتا تو میں نے کہاں سے دینا تھا۔ پھر انھوں نے پنجابی میں ایک شعر کہا جو مجھے بڑا اچھا لگا۔ فرمایا کہ

رَباتوں دِتا تے میں دِتا — میں پلیوں کی دِتا

راہِ خدا میں خرچ کرنے والا کبھی غریب نہیں ہوتا

اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ. (البقرہ۔245، پارہ2، ع16)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لیے بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اس کی طرف پھرنا ہے

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ تم فقیر کی مدد کرنے کے بعد یہ مت سمجھنا کہ میرا مال ضائع ہوگیا یا کم ہوگیا۔ بلکہ یوں سمجھو تو تم اللہ عزوجل کو قرض دے دیتے ہو۔ اور اللہ عزوجل قرض کو بڑھا چڑھا کر واپس کرے گا۔ حالانکہ ارشاد رب العالمین ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ. (فاطر۔15، پارہ22، ع10)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج اور اللہ بے نیاز ہے خوبیاں سراہا۔

ہم سب محتاج ہیں اللہ عزوجل ہی غنی ہے اور کمال رحمت دیکھو اللہ عزوجل قرض مانگ رہا ہے۔

ایک امیر آدمی غریب سے کہنے لگا کہ ہماری شان زیادہ ہے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے ہم سے قرض مانگا ہے غریب نے جواب دیا کہ ہماری شان زیادہ ہے کہ ہمارے لئے مانگا ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اس سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ عزوجل محتاج ہے اس لیے مانگ رہا ہے۔ بلکہ اس کی شان ہے کہ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہوکر پھر بھی بتلا رہا ہے کہ تم فقیر کی مدد کرو تو تمھارا مال ضائع نہیں ہوگا۔ بلکہ میں اس میں اضافہ کرکے تمھیں عطا کروں گا۔

اب اضافہ کتنا فرمائے گا۔ ارشاد رب العالمین ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (البقرہ۔261، پارہ3ع4)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ان کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانے کی طرح ہے جس نے اوگائیں سات بالیں۔ ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اللہ عزوجل کے راستے میں خرچ کرنے والے کو ایک کے بدلے سات سو گنا اور اس سے زائد عطا کیا جائے گا۔ اس سے پتہ چلا کہ اللہ عزوجل کے راستے میں خرچ کرنے سے بندہ غریب نہیں ہوتا۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے لیے وعید

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۔ (سورۃ التوبہ:۳۵ پارہ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان:۔ اور وہ کہ جوڑ رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درد ناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

مفسرین کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بندے کو دولت سے پیار ہو جاتا ہے اس کو

اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے لیے تیار نہیں ہوتا ایسے میں اگر کوئی فقیر آ جائے تو اُس کو دیکھ کر چہرہ پھیر لیتا ہے۔ تا کہ اس سے سامنا نہ ہو جائے۔ فرمایا پیشانی کو پھیرتا تھا نفرت کی وجہ سے اسی پیشانی پر تیرا مال دوزخ میں گرم کر کے لگایا جائے گا۔ اور اسی طرح غریب کو دیکھ کر کروٹیں بدل لیتا تھا یا پیٹھ اُس کی طرف کر دیتا تھا۔ آج اسی کروٹ اور پیٹھ پر مال داغہ جائے گا۔ یہ وہی تیرا مال ہے جس کو تو گن گن کر رکھتا تھا اور اس میں سے غریبوں کا حصہ ادا نہیں کرتا تھا۔ اب چکھو اس دردناک عذاب کا مزہ۔

کرنسی تبدیل کروالو

پیارے اسلامی بھائیو!۔ جب ایک بندہ مرجاتا ہے اس کا مال و اسباب اُس کے ساتھ دفن نہیں کیا جاتا۔ بلکہ خالی ہاتھ ہی آیا تو خالی ہاتھ ہی جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسکا کمایا ہوا مال اس کے ساتھ دفن کیوں نہیں کیا جاتا۔ تو اس کا جواب ہے کہ جس جگہ یہ بندہ جا رہا ہے وہاں یہ کرنسی چلے گی نہیں۔ جس طرح ایک بندہ حج کرنے جاتا ہے وہاں پاکستان کی کرنسی نہیں چلتی اور وہاں بھی ضروریات پوری کرنی ہیں۔ لہٰذا وہاں جانے سے پہلے اپنی کرنسی تبدیل کروالی جائے تو ہماری دولت اس طرح سعودی عرب میں کام آ جائے گی۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا مال قبر و حشر میں ہمارے کام آ جائے تو پھر اس کرنسی کو تبدیل کروالو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرو۔ یہ مال قبر و حشر میں تمہارے کام آئے گا۔

دولت کے تین حصے دار

۱۔ تقدیر ۲۔ ورثاء ۳۔ بندہ خود

پیارے اسلامی بھائیو!۔ جب تقدیر لاگو ہو جاتی ہے تو اپنا حصہ زبردستی نکلوا لیتی ہے۔ مثلاً کوئی بیماری آ جائے یا مقدمہ یا کوئی اور ایمرجنسی واقعہ ہو جائے۔ تو تقدیر اپنا حصہ نکلوا لیتی ہے۔ جب

بندے کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کا مال ترکہ بن جاتا ہے جو کہ اس کے ورثاء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
اب ورثاء بھی حصہ لینے میں زبردستی کرتے ہیں لحاظ نہیں کرتے۔
تیسرا حصہ دار بندہ خود ہے یہ اُس مال کا حصہ دار ہوگا جو اس نے راہِ خدا میں خرچ کیا ہوگا۔
بزرگ فرماتے ہیں اے انسان دو حصے دار تو اپنا حصہ لینے میں زبردستی کر دیتے ہیں۔
اپنا حصہ لینے میں زبردستی کیوں نہیں کر رہا ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں مال میں زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم الامین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط (ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر)

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط (ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے)

اول کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط
(ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط
صلی اللہ علیہ وسلم
(ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں)

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ (ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے)

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ۔ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔
(ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کیلئے ہے بادشاہی اور اُسی کیلئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔
(ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا، اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے)

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ (ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں)

مکمل نماز مع نماز کا طریقہ

باوضو قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیں کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (Normal) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، نظر سجدہ کی جگہ پر ہو۔ اب جو نماز پڑھنا ہے اس کی نیت یعنی دل میں اُس کا پکا ارادہ کریں ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیں تو زیادہ اچھا ہے مثلاً نیت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رکعت فرض نماز کی اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ دیں پیچھے اس امام کے اب تکبیر تحریمہ یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیں اور ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ سیدھی ہتھیلی کی گدی اُلٹی ہتھیلی کے سرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اغل بغل۔ اب اس طرح ثناء پڑھیں۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

جَدُّکَ وَلَآاِلٰہَ غَیْرُکَ

(ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ اور آپ کی ہی حمد ہے اور بابرکت ہے نام آپ کا اور بلند ہے آپ کی شان اور نہیں کوئی عبادت کے لائق آپ کے سوا) پھر تعوذ پڑھیں یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (ترجمہ: اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے) پھر تسمیہ پڑھیں یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور بے حد رحمت فرمانے والا ہے) پھر مکمل سورہ فاتحہ پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ٥ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ٥ اِھْدِنَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ٥ (ترجمہ: ہر طرح کی تعریف اللہ کیلئے جو پالنے والا ہے تمام کائنات کا نہایت رحم والا بڑا مہربان، مالک ہے روز جزا کا، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھا راستہ دکھا، راستہ اُن کا جن پر تو نے انعام فرمایا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا) سورۃ فاتحہ ختم کرکے آہستہ سے آمین کہیں پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورہ مثلاً سورۂ اخلاص پڑھیں۔ سورۃ مکمل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیں کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور انگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو۔ اونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم تین بار رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہیں (پاک ہے میرا رب بزرگ) پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (سن لیا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی) کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں اس کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ اگر آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ (اے رب ہمارے اور آپ کیلئے ہے تعریف) کہیں پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے اس طرح سجدے میں جائیں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھیں پھر ہاتھ۔ پھر

دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح سر رکھیں کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھیں کہ ناک کی ہڈی اور پیشانی زمین پر جم جائے نظر ناک پر رکھیں بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں۔ (ہاں اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھیں) اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا رخ اس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر جمے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور انگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی نہ رکھیں اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط (پاک ہے رب میرا بہت بلند) پڑھیں پھر سر اس طرح اٹھائیں کہ پہلے پیشانی، پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کرکے اُس کی انگلیاں قبلہ رُخ کردیں اور اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیں۔ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی جانب ہوں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہُ کہنے کی مقدار ٹھہر کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کریں۔ اب اس طرح پہلے سر اٹھائیں، پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔ اٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک نہ لگائیں۔ یہ آپ کی ایک رکعت پوری ہوئی اب دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد اور سورہ پڑھیں اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدے کریں دوسرے سجدے سے جب سر اٹھائیں تو سیدھا قدم کھڑا کرکے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جائیں۔ دو رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا قعدہ کہلاتا ہے۔ اب قعدہ میں تشہد یعنی التحیات پڑھیے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ٥ (ترجمہ: سب درود و ظیفے اللہ کیلئے ہیں اور سب عجز و نیاز اور سب

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ (ترجمہ: سب درود وظیفے اللہ کیلئے ہیں اور سب عجز و نیاز اور سب
صدقے خیرات، سلام ہو تجھ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمت اللہ اور اسکی برکتیں سلام
ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں اقرار کرتا ہوں کہ نہیں لائق عبادت کے مگر اللہ اور اقرار کرتا
ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) جب تشہد میں کلمہ لا
کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی
اور بنصر یعنی اُس کے برابر والی انگلی کو ہتھیلی سے ملادیں اور لفظ لا پر کلمے کی انگلی اُٹھائیں مگر اس کو
ادھر اُدھر نہ ہلائیں اور لفظ اِلَّا پر گرادیں اور فوراً سب انگلیاں سیدھی کرلیں اب اگر دو سے
زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہوجائیں اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو
تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں بسم اللہ، الحمد شریف اور سورہ ملانے کی ضرورت نہیں۔ باقی
افعال اُسی طرح بجالائیں اور اگر سنت ونفل ہوں تو سورہ فاتحہ کے بعد سورہ بھی ملائیں ہاں اگر
امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رکعت کے قیام میں قرأت نہ کریں خاموش کھڑے
رہیں۔ پھر چار رکعتیں پوری کرکے قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد یہ درود ابراہیمی پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ
اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ (الٰہی! رحم فرما حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح کہ آپ نے رحم و کرم فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف کے
لائق اور بزرگی والے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے) پھر کوئی سی دعائے
ماثورہ پڑھیں چاہیں تو یہ دعا پڑھ لیں۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (اے ہمارے رب ہمیں عطا فرما دنیا میں تمام بھلائیاں اور
آخرت میں تمام بھلائیاں اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا) پھر نماز ختم کرنے کیلئے پہلے دائیں
کندھے کی طرف منہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہیں اور اسی طرح بائیں طرف
اب نماز ختم ہوگئی۔ یہ نماز کا طریقہ امام یا تنہا مرد کا ہے اسلامی بہنوں کیلئے چند باتوں میں فرق ہے
۔اسلامی بہنیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں اور کپڑے سے باہر نہ نکالیں، قیام
میں اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس اوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں، رکوع میں تھوڑا جھکیں یعنی
اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے
ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ سجدہ سمٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے،
پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملادیں اور دونوں پاؤں پیچھے کی
طرف نکال دیں اور قعدے میں دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں اور اُلٹی سرین پر بیٹھیں اور
سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں رکھیں باقی سب طریقہ اُسی
طرح ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ
الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ
نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی
عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ○ دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر
ہے۔ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ
سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی
تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور

چھوڑتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے) یا یہ پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اگر وتروں میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹیں بلکہ سجدہ سہو کرلیں۔

آیت الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْمٌ ۵ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ۵ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۵ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَاخَلْفَھُمْ ج وَلَایُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ ۵ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۵ وَلَایَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَاوَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ٥ (ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اللہ، زندہ ہے تھامنے والا، نہیں آتی ہے اُس پر اُونگھ اور نہ نیند، اُسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کون ہے وہ جو سفارش کر سکے اس کے ہاں مگر اُس کی اجازت سے، جانتا ہے سب جو اُن کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے کسی چیز کا اس کی معلوم چیزوں سے مگر جس قدر وہ چاہے چھائی ہوئی ہے اُس کی کرسی آسمانوں پر اور زمین پر، اور نہیں تھکا سکتی اُس کو حفاظت ان دونوں کی، اور وہ بلند ہے عظمت والا)

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بری الذمہ ہوگئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے اس کے لئے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہوگیا اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے اس کے دو رکن ہیں۔ چار بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا، قیام اس میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں ثناء، درود شریف، میت کیلئے دعا۔ نماز جنازہ

اس طرح پڑھیں مقتدی اس طرح نیت کرے: میں نیت کرتا ہوں اس جنازے کی نماز کے واسطے اللہ کے، دعا اس میت کیلئے پیچھے اس امام کے۔ اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔ اس میں وَتَعَالٰی جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُ کَ وَلَآاِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھیں۔ پھر ہاتھ اُٹھائے بغیر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں، پھر درود ابراہیمی پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور دعا پڑھیں۔ (امام تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ، باقی تمام اذکار امام و مقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور اب ہاتھ باندھنے کی بجائے لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نماز جنازہ کی دُعا بالغ مرد و عورت کیلئے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَاوَشَاھِدِنَاوَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَاوَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّافَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّافَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

(الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔)

نابالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًاوَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

(الٰہی اس لڑکے کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہوجائے۔)

نابالغ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً

(الٰہی اس لڑکی کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر کی موجب اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنیوالی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے)

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (بخاری، مشکوٰۃ صفحہ 208)

(الٰہی تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوں گا)

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری، مشکوٰۃ صفحہ 208)

(سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے زندہ کیا ہم کو بعد اس کے کہ مارا تھا ہمیں اور اس کی طرف جی اُٹھ کر جانا ہے)

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (مشکوٰۃ صفحہ 42)

(اے اللہ میں پناہ میں آتا ہوں آپ کی ناپاک جنوں اور جنیوں سے)

بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد کی دعا

غُفْرَانَکَ الٰہی میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں یا یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (بخاری، مشکوٰۃ صفحہ 44)

(حمد کے لائق ہے اللہ جس نے دور کیا مجھ سے دکھ اور آرام بخشا مجھے)

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (مشکوٰۃ صفحہ 215)

(اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بہتری کا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے رب پر ہی ہم بھروسہ کرتے ہیں)

گھر سے نکلتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ابوداؤد، ترمذی مشکوٰۃ صفحہ 215) (ترجمہ: اللہ کے نام سے اُسی پر توکل کیا نہیں ہے طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی مگر اللہ کے ساتھ)

ہدیہ لیتے وقت کی دعا

بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ (بخاری، ترمذی، نسائی، حصن حصین صفحہ 106)

(اللہ برکت دے تیرے اہل میں اور تیرے مال میں)

ادائے قرض کی دعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (ترمذی، بیہقی، مشکوٰۃ صفحہ 216) (الٰہی حاجتیں پوری کر میری حلال سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کردے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے)

تھکن کے وقت کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 33/33 بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ 34 بار متفق علیہ (ہر نماز کے بعد)

چھینک آنے پر دعا

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ یا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ
قریب کھڑا سننے والا کہے یَرْحَمُکَ اللّٰهُ (سب تعریفیں اللہ کیلئے جو تمام جہانوں کا رب ہے
یا سب تعریف اللہ کیلئے جو تمام جہانوں کا رب ہے ہر حال میں، اللہ تجھ پر رحم کرے)

جماہی روکنے کے وقت کی دعا

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ماخوذ از حدیث بخاری جلد 2 صفحہ 919)
(نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی اللہ کے سوا وہی بلند ہے عظیم)

علم میں اضافہ کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورۃ طٰہٰ آیت 114) اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما

آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (حصن حصین 104)
(الٰہی آپ نے جیسے میری صورت اچھی بنائی، میری سیرت بھی اچھا بنادے)

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ
لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ 214)
(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف
ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا بھلائی اُسی کے ہاتھ میں ہے اور
وہ ہر چیز پر قادر ہے)

مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ
(القول البدیع صفحہ 183)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 68)
(الٰہی کھول دے میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے)

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 68)
(الٰہی بیشک میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)

نفلی اعتکاف کی دعا

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ لِلّٰهِ تَعَالٰی نیت کی میں نے اعتکاف کی اللہ کیلئے

کھانے پینے کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ (حصن حصین صفحہ 68)
اللہ کا نام لے کر اُس کی برکت سے کھانا کھاتا ہوں

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (مشکوٰۃ 365)
اُس اللہ کی سب تعریف ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا

دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (مسلم جلد 2 صفحہ 184)
الٰہی کھلا اُس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اُس کو جس نے مجھے پلایا

دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ (ترمذی، مشکوٰۃ صفحہ 371)
اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ دے

لباس پہنتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ (ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ 375) سب تعریفیں اللہ کیلئے جس نے پہنائی مجھے وہ چیز جو چھپاؤں اس کے ساتھ اپنا ستر اور زینت حاصل کروں اس کے ساتھ اپنی زندگی میں۔

تمت بالخیر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

- میلاد کی حقیقت
- سرکار ﷺ کا ذکر کرنے کی حکمت
- اللہ عزوجل نے بھی خوشی منائی
- سب سے پہلے کس نے میلاد منایا؟
- درودِ تاج کی حقیقت
- الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے کا ثبوت
- میلاد منانا اللہ عزوجل اور بزرگوں رحمہم اللہ کی سنت ہے
- خزینہ برکات

ابوالمدنی

حافظ حفیظ الرحمٰن

قادری رضوی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

مولف
قادری رضوی

حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب

کی تحریر شدہ کتب کا مجموعہ

سنتوں بھرے اصلاحی بیانات

- ★ حصہ اول
- ★ حصہ دوئم
- ★ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں
- ★ شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت
- ★ کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟
- ★ اصلاحِ معاشرہ

ناشر: احمد رضا بک ڈپو
0321-4027626,0322-4198463

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

کیا تقدیر بدل سکتی ہے؟

- تقدیر کے بارے میں صحیح نظریہ
- بیماری کے علاج کا کمال نسخہ
- اللہ عزوجل کے دوست کی پہچان
- ایک اہم مناظرہ
- ڈبہ پیر کی حکایت
- ولی اللہ کی پہچان
- علم لدنی کی تعریف
- اللہ عزوجل کا فضل اور عدل
- انعقادِ بزمِ محشر کا سبب
- آیئے کچھ یاد بھی کر لیں

ابوالمدنی
حافظ حفیظ الرحمٰن
قادری رضوی